e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
اودھ نامہ روزنامہ
avadhnama

انڈمان اور نکوبار جزائر پر پھنسے امریکی جہاز سے عملے کے دو ارکان کو بچایا گیا

نئی دہلی، 11 جولائی (یو این آئی) انڈین کوسٹ گارڈ (آئی سی جی) نے 10 جولائی 2025 کو اندرا پوائنٹ، انڈمان اور نکوبار جزائر کے جنوب مشرق میں تقریباً 52 ناٹیکل میل کے فاصلے پر پھنسے ہوئے امریکی بحری جہاز 'سی اینجل' کے لیے ریسکیو آپریشن چلایا۔ یہ کشتی عملے کے دو ارکان کو لے کر جانے والی کشتی کے ساتھ انتہائی ناسازگار حالات کے درمیان پھنس گئی تھی۔ مشکل میں پھنسے ہونے کا الرٹ موصول ہونے پر، ایم آر سی سی پورٹ بلیئر نے تمام قریبی تجارتی جہازوں کو الرٹ کیا اور ریسکیو کوآرڈینیشن پروٹوکول شروع کیا۔ اس کے علاوہ آئی سی جی جہاز راجویر کو تعینات کیا گیا اور جہاز نے پھنسے عملے کے ساتھ رابطہ قائم کیا اور سائٹ کا جائزہ لیا۔ تیز ہواؤں اور مکینیکل مسائل کے باوجود عملہ محفوظ اور اچھی صحت میں پایا گیا۔ 11 جولائی 2025 کی صبح، کشتی کو کامیابی کے ساتھ کیمبل بندرگاہ پر لے جایا گیا۔

دہلی میں آدھار کے لیے سخت اصول اپنانے کی ہدایت

نئی دہلی، 11 جولائی (یو این آئی) لیفٹیننٹ گورنر ونے کمار سکسینہ کے پرنسپل سکریٹری نے دہلی حکومت کے چیف سکریٹری کو خط لکھ کر قومی راجدھانی میں آدھار کارڈ جاری کرنے کے لئے سخت اصولوں کو نافذ کرنے کو کہا ہے۔ مسٹر ونے کمار سکسینہ کے پرنسپل سکریٹری نے آج چیف سکریٹری کو خط لکھ کر کہا کہ سکیورٹی کی جائزہ میٹنگوں میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ بہت سارے باہر لوگ جعلی دستاویزات یا غلط معلومات کے ذریعہ آدھار کارڈ حاصل کر رہے ہیں۔ اس دستاویز کی بنیاد پر پاسپورٹ اور ووٹر کارڈ جیسے اہم دستاویزات بنائے جا رہے ہیں۔ آدھار کارڈ حاصل کرنے کے بعد غیر قانونی تارکین وطن کو مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی فلاحی اسکیموں کے تحت فائدہ بھی مل رہا ہے۔ اس کا مقامی باشندوں پر برا اثر پڑ رہا ہے۔ یہ صورتحال ملکی سلامتی کے لیے خطرہ بنتی جا رہی ہے۔

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 278 Saturday , July 12 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۲۷۸) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۱۲-جولائی ۲۰۲۵ء مطابق ۱۶/محرم الحرام -۱۴۴۷ھ صفحات-۸

بی جے پی نے اڈیشہ کے بڑے وسائل ارب پتیوں کے حوالے کئے

حزب اختلاف کے رہنما راہل گاندھی نے جمعہ کو اڈیشہ کی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا

بھونیشور، 11 جولائی (یو این آئی) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے رہنما اور کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے جمعہ کو اڈیشہ کی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ حکومت ریاست کے زمین، پانی، جنگل اور دیگر وسائل کو اڈانی اور امبانی جیسے مٹھی بھر ارب پتیوں کے حوالے کر رہی ہے۔ آج یہاں بارامنڈا میدان میں سمودھان بچاؤ ریلی سے خطاب کرتے ہوئے، مسٹر گاندھی نے کہا، "یہ حکومت عوام کی نہیں، بلکہ اڈانی جیسے صنعت کاروں اور کچھ دوسرے ارب پتیوں کی ہے، جو اب ریاستی حکومت کو چلا رہے ہیں۔ اس حکومت نے زمین، کانیں، جنگلات اور پانی کو صرف چار پانچ بڑے صنعتی گھرانوں کو سونپ دیا ہے۔ انہوں نے موجودہ بی جے پی اور سابقہ بیجو جنتا دل (بی جے ڈی) دونوں حکومتوں پر ریاست کے وسائل کا 5-6 نجی کمپنیوں کے ذریعہ استحصال کرنے کی اجازت دینے کا الزام لگایا۔ انہوں نے دعوی کیا کہ یہ واضح ہے کہ اوڈیشہ میں اڈانی ہی بی جے پی حکومت چلا رہے ہیں۔ انہوں نے پوری رتھ یاترا کے دوران اڈانی خاندان کے لئے بھگوان جگناتھ کے رتھ کو مبینہ طور پر روکنے کی مثال پیش کی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ترقی نہ صرف دو یا تین ارب پتیوں کے لئے ہے، بلکہ غریبوں، دلتوں اور پسماندہ برادریوں کے لئے بھی ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی پر فصل بیمہ یوجنا اور مرکزی حکومت کے پیسے کے نام پر غریب کسانوں سے ہزاروں کروڑ روپے لے کر انہیں بڑے کارپوریٹ گھرانوں کے حوالے کرنے کا الزام عائد کیا۔ کانگریس کے رہنما نے کہا، "اڈیشہ کی بی جے پی کی حکومت قبائلیوں کو ان کی زمین سے بے دخل کر رہی ہے اور انہیں زمین کے لیزوں سے محروم کر کے بڑی کمپنیوں کو الاٹ کر رہی ہے۔ پانی، جنگلات اور زمین قبائلیوں کی ہیں اور ان کے پاس ہی رہیں گی۔ انہوں نے یقین دلایا کہ اگر کانگریس ریاست میں اقتدار میں آجائے تو وہ زمین کو قبائلیوں کو واپس کر دے گی۔ انہوں نے کہا کہ آئین غریبوں، دلتوں، قبائلیوں اور پسماندہ برادریوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور اس میں کہیں بھی یہ نہیں لکھا ہے کہ یہ امبانی، اڈانی یا کسی دوسرے ارب پتی کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اوڈیشہ اور چھتیس گڑھ جہاں بھی جھاو، صرف اڈانی، اڈانی اور آدانی ہی نظر آتے ہیں۔

بھارت کا کوئی نقصان نہیں ہوا

آپریشن سندور پر این ایس اے اجیت ڈووال کا بڑا دعویٰ

چنئی: پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد ہندوستان کی جانب سے پاکستان میں قائم دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو تباہ کرنے کے لیے آپریشن سندور شروع کیا گیا تھا۔ آپریشن سندور کے دوران پاکستان کی جانب سے بھارت کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچانے کا دعویٰ کیا گیا۔ بین الاقوامی میڈیا نے پاکستان کے دعووں کو سرخیاں بنا دیں۔ اب بھارت کے قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈووال نے بین الاقوامی میڈیا کی بھارت کو نقصان سے متعلق خبروں کی تردید کی ہے۔ چنئی میں ایک پروگرام

سے خطاب کرتے ہوئے این ایس اے نے کہا کہ 'ہمیں اپنی دیسی ٹیکنالوجی کو تیار کرنا ہے۔ یہاں سندور کا ذکر کیا گیا تھا۔ ہمیں واقعی اس بات پر فخر ہے کہ وہاں کتنا دیسی مواد تھا... ہم نے پاکستان میں دہشت گردی کے 9 اہداف کو نشانہ بنانے کا فیصلہ کیا، یہ سرحدی علاقوں میں نہیں تھے۔ ہم نے کوئی بھی نہیں چھوڑا، ہم نے اس کے علاوہ کہیں بھی نشانہ نہیں بنایا۔ یہ بالکل ٹھیک تھا جہاں آپ نے 23 منٹ تک آپریشن کیا۔ اجیت ڈوول نے مزید کہا کہ، مجھے ایک تصویر بتائیں جس میں دکھایا گیا ہو کہ کوئی ہندوستانی نقصان ہوا ہے... انہوں نے چیزیں لکھی ہیں، نیویارک ٹائمز... لیکن تصاویر میں 10 مئی سے پہلے اور بعد میں پاکستان کے 13 فضائی اڈے دکھائے گئے..."

وزیر اعظم مودی 51 ہزار سے زیادہ تقرری نامے تقسیم کریں گے

نئی دہلی، 11 جولائی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی ہفتہ کے روز 16 ویں روزگار میلے میں ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے مختلف سرکاری محکموں اور تنظیموں میں 51 ہزار سے زیادہ نوجوانوں کو تقرری نامے تقسیم کریں گے وزیر اعظم کے دفتر نے آج بتایا کہ مسٹر مودی اس موقع پر نو منتخب ملازمین سے خطاب بھی کریں گے روزگار میلہ روزگار کے مواقع کو اولین ترجیح دینے کے حکومتی عزم کو پورا کرنے کی طرف ایک قدم ہے۔ روزگار میلہ نوجوانوں کو بااختیار بنانے میں اہم رول ادا کرے گا۔ ملک بھر میں روزگار میلوں کے ذریعے اب تک 10 لاکھ سے زائد تقرری نامے جاری کیے جا چکے ہیں۔ یہ روزگار میلہ ملک بھر میں 47 مقامات پر منعقد کیا جائے گا، یہ تقرریاں مرکزی حکومت کی مختلف وزارتوں اور محکموں میں کی جا رہی ہیں۔ ملک بھر سے منتخب ہونے والے نئے ملازمین وزارت ریلوے، وزارت داخلہ، محکمہ ڈاک، صحت اور خاندانی بہبود کی وزارت، محکمہ مالیاتی خدمات، محنت و روزگار کی وزارت اور دیگر محکموں اور وزارتوں میں شامل ہوں گے۔

ہریانہ، دہلی اور اتر پردیش کو مل کر جمنا کی صفائی کرنی چاہیے: امت شاہ

نئی دہلی، 11 جولائی (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے جمعہ کو جمنا کی صفائی سے متعلق ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ جمنا میں ہریانہ، دہلی اور اتر پردیش تینوں ریاستوں سے فضلہ اور کیمیکل آ رہا ہے، اس لیے تینوں ریاستوں کو مل کر اس کی صفائی اور بحالی کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ دہلی پلوشن کنٹرول کمیٹی کو آلودگی پر سختی سے قابو پانے کے لیے سرگرمی سے کام کرنا چاہیے، دہلی حکومت کو صنعتی آلودگی روکنے کے لیے موثر اور مستقل اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ دہلی کے علاوہ دیگر ریاستوں سے بھی کچرے کے ذریعے کیمیکل جمنا میں آ رہا ہے، اس لیے ان تمام ریاستوں کو مل کر ندی کی صفائی کے اقدامات پر کام کرنا چاہیے۔ وزیر داخلہ نے نجف گڑھ اور شاہدرہ کے اہم نالوں میں بائیو کیمیکل آکسیجن کی طلب کو بہتر بنانے کے لیے ایک ایکشن پلان پر کام کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے ان دونوں نالوں کا ڈرون سروے کرانے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی حکومت کی طرف سے ندیوں کو صاف کرنے کی کوششوں کے علاوہ نیشنل کلین گنگا مشن کے بجٹ میں اضافہ کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ انہوں نے جمنا کی صفائی کے ساتھ ساتھ سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ (ایس ٹی پی) کی صلاحیت بڑھانے پر زور دیا، اور کہا کہ 2028 تک ایس ٹی پی کی صلاحیت 1500 ایم جی ڈی تک بڑھائی جائے۔

سی بی آئی منشیات کیس کے ملزم کبہ والا مصطفیٰ کو متحدہ عرب امارات سے واپس لائی

نئی دہلی، 11 جولائی (یو این آئی) ایک کامیاب کارروائی میں، مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) جمعہ کو منشیات کے ایک معاملے میں مطلوب مجرم کبہ والا مصطفیٰ کو متحدہ عرب امارات (یو اے ای) سے واپس ہندوستان لائی۔ سی بی آئی نے کہا کہ اس نے کبہ والا مصطفیٰ کی واپسی انٹرپول چینلز کے کامیاب تال میل سے انجام دی ہے۔ کبہ والا مصطفیٰ ممبئی پولیس کو مطلوب مجرم ہے۔ سی بی آئی کے انٹرنیشنل پولیس کوآپریشن یونٹ این سی بی-ابوظہبی کے ساتھ مل کر، ریڈ نوٹس کے تحت مطلوب کبہ والا مصطفیٰ کو کامیابی کے ساتھ ہندوستان واپس لائی ہے۔ ممبئی پولیس کی چار رکنی ٹیم یکم جولائی کو کبہ والا مصطفیٰ کو واپس لانے کے لیے دبئی گئی تھی۔ ٹیم جمعہ کو ممبئی کے چھترپتی شیواجی مہاراج بین الاقوامی ہوائی اڈے پہنچی۔ سی بی آئی نے انٹرپول کے ذریعے این سی بی-ابوظہبی کے ساتھ سخت کارروائی کے ذریعے مجرم کا پہلے ہی متحدہ عرب امارات میں سراغ لگا لیا تھا۔ مہاراشٹر کے سانگلی میں مصنوعی منشیات بنانے والی فیکٹری چلانے کے الزام میں ممبئی کے کوکرلا پولیس اسٹیشن، میں درج ایک ایف آئی آر کے تحت کبہ والا مصطفیٰ ممبئی پولیس کو مطلوب تھا۔ کبہ والا مصطفیٰ اور دیگر سے منسلک مذکورہ فیکٹری سے 126.141 کلوگرام میفیڈرون منشیات برآمد کر کے ضبط کی گئی۔ کبہ والا مصطفیٰ کے خلاف چارج شیٹ دائر کر دی گئی ہے اور عدالت نے اس کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کر دیے ہیں۔ ممبئی پولیس کی درخواست پر سی بی آئی نے گزشتہ سال نومبر میں انٹرپول کے ذریعے اس معاملے میں ریڈ نوٹس جاری کرایا تھا۔ انٹرپول کی طرف سے شائع کردہ ریڈ نوٹس دنیا بھر میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مطلوب مجرموں کا سراغ لگانے کے لیے بھیجے جاتے ہیں۔

ایران نہ جانے کے لیے نئی ٹریول ایڈوائزری جاری

اگرچہ بمباری رک گئی ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہاں سفر کرنا محفوظ ہے: امریکی محکمہ خارجہ

واشنگٹن، 11 جولائی (ایجنسی) امریکہ نے اپنے شہریوں کے لیے ایران کا سفر نہ کرنے کے لیے نئی ٹریول ایڈوائزری جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگرچہ بمباری رک گئی ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہاں سفر کرنا محفوظ ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ نے ایک نئی آگاہی مہم شروع کی ہے جس میں اپنے شہریوں بالخصوص ایرانی نژاد افراد کو ایران کے سفر کے سنگین خطرات سے آگاہ کیا گیا ہے۔ محکمہ خارجہ کی ترجمان ٹیمی بروس نے ایرانی نسل کے لوگوں پر زور دیا ہے کہ وہ ایران کا سفر کرنے سے گریز کریں۔ یہ ایڈوائزری امریکہ کی جانب سے ایرانی حکومت کی جانب سے تیل کی غیر قانونی تجارت میں ملوث کثیر الجہتی نیٹ ورک سے منسلک 22 اداروں پر پابندیاں عائد کرنے کے ایک دن بعد سامنے آئی ہے۔ ایک پریس بریفنگ میں، محترمہ بروس نے زور دے کر کہا کہ ایرانی حکومت دوہری شہریت کو قبول نہیں کرتی اور زیر حراست امریکی شہریوں تک قونصلر رسائی سے معمول کے مطابق انکار کرتی ہے۔ محکمہ امریکیوں، خاص طور پر ایرانی نژاد امریکیوں کو ایران کے سفر کے بڑھتے ہوئے سنگین خطرات کے بارے میں خبردار کرنے کے لیے ایک نئی آگاہی مہم کا اعلان کر رہا ہے۔ ایرانی حکومت دوہری شہریت کو تسلیم نہیں کرتی ہے اور حراست میں لیے گئے امریکی شہریوں کو قونصلر خدمات سے معمول کے مطابق انکار کرتی ہے۔ اگرچہ بم دھماکے رک گئے ہیں، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایران کا سفر کرنا محفوظ ہے۔ ہم ایک نئی ویب سائٹ بھی شروع کر رہے ہیں تاکہ آپ ایران کے خلاف جنگ میں آسانی سے تلاش کر سکیں۔" آپ محکمہ کی آفیشل ویب سائٹ پر جائیں اور اسے تلاش کریں"۔ قابل ذکر ہے کہ محکمہ خزانہ کے دفتر برائے غیر ملکی اثاثہ جات (او ایف اے سی) نے ہانگ کانگ، متحدہ عرب امارات (یو اے ای) اور ترکی میں مقیم 22 اداروں کو ایرانی تیل کی فروخت میں کردار ادا کرنے پر پابندی عائد کی ہے جس سے اسلامی انقلابی گارڈ کور قدس فورس (آئی آر جی سی۔ کیو ایف) کو فائدہ پہنچا۔ آئی آر جی سی۔ کیو ایف ایران کی سب سے طاقتور نیم فوجی فورس اور ایک اعلان کردہ غیر ملکی دہشت گرد تنظیم (ایف ٹی او) ہے۔ دریں اثنا، ٹریژری سکریٹری اسکاٹ بیسنٹ نے کہا، "ایرانی حکومت ایرانی عوام کے فائدے کے بجائے اپنے غیر مستحکم جوہری اور بیلسٹک میزائل ہتھیاروں کے پروگراموں کی مالی اعانت کے لیے اپنے شیڈو بینکنگ سسٹم پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہے۔ ہمارا محکمہ اس شیڈو بینکنگ ڈھانچے کو ختم کرنے پر مرکوز ہے جو ایران کو امریکہ اور ہمارے اتحادیوں کو خطے میں غیر ملکی کمپنیوں کو فنڈز فراہم کرنے کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ آئی آر جی سی۔ کیو ایف اور ایران کی دہشت گرد کارروائیاں جو بین الاقوامی امن اور سلامتی کو نقصان پہنچاتی ہیں، وہ ایران کے بیلسٹک میزائل پروگراموں کی بھی حمایت کرتے ہیں۔ دریں اثنا، امریکی محکمہ خارجہ نے ایک پریس بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ اس نیٹ ورک کے ایک حصے کے طور پر، ایران ہانگ کانگ، متحدہ عرب امارات اور ترکی میں قائم شیل کمپنیوں کو ایرانی حکومتی اداروں پر پابندی کے لیے استعمال کرتا ہے۔ یہ ادارے امریکہ کی طرف سے منظور شدہ پیٹرول اور دیگر اشیاء کی فروخت سے آمدنی حاصل کرنے میں ملوث ہیں۔ ایران کے شیڈو بینکنگ نیٹ ورک کے خلاف یہ کارروائی قومی سلامتی کے صدارتی میمورنڈم۔2 پر عمل درآمد کے لیے 4 فروری کو لگائی گئی سابقہ پابندیوں کی بنیاد ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ جب تک ایران اپنی عدم استحکام کی سرگرمیاں جاری رکھے گا، امریکہ ایران کو مالیاتی نیٹ ورکس اور عالمی بینکنگ سسٹم تک رسائی سے انکار کرتا رہے گا۔

ایران کی دوبارہ مذاکرات شروع کرنے پر مشروط آمادگی

تہران، 11 جولائی (یو این آئی) ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے امریکہ سے دوبارہ مذاکرات کے لیے مشروط آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ فرانسیسی اخبار کو دیے گئے انٹرویو میں عباس عراقچی نے کہا کہ ہم امریکہ کے ساتھ باہمی احترام کی بنیاد پر مذاکرات شروع کرنے کے لیے آمادہ ہیں تاہم امریکہ کو مذاکرات کے دوران ایران پر حملے نہ کرنے کی ضمانت دینا ہوگی اور امریکہ غلطیوں کا ازالہ کرے تو مذاکرات دوبارہ شروع ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے ہی مذاکرات توڑ کر کارروائی کا آغاز کیا، اس لیے اب ضروری ہے کہ امریکہ اپنی غلطیوں کی ذمہ داری قبول کرے، امریکہ کے حالیہ حملوں سے ایران کی جوہری تنصیبات کو نقصان پہنچا ہے، ایران کو جوہری تنصیبات پر نقصان کے تخمینے کے بعد معاوضہ طلب کرنے کا حق حاصل ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ کا کہنا تھا کہ یہ سمجھنا کہ ایران کو پر امن جوہری منصوبہ ترک کرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے درحقیقت یہ ایک سنگین غلط فہمی ہے، ایرانی جوہری پروگرام ایسا قومی سرمایہ ہے جسے آسانی سے ختم نہیں کیا جا سکتا۔

نیتن یاہو نے غزہ میں مستقل جنگ بندی کی شرائط مقرر کردیں

تل ابیب، 11 جولائی (یو این آئی) اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے کہا ہے کہ ان کا ملک غزہ میں جنگ کے مستقل خاتمے کے لیے مذاکرات کے لیے تیار ہے، لیکن صرف اس صورت میں جب حماس اپنے ہتھیار ڈال دے اور علاقے میں اپنی حکومتی اتھارٹی سے دستبردار ہو جائے۔ واشنگٹن سے جاری کردہ ایک ویڈیو بیان میں نیتن یاہو نے کہا، "اگر یہ مسئلہ مذاکرات کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے تو بہت خوب۔ اگر یہ 60 دن کے اندر مذاکرات کے ذریعے حاصل نہیں کیا جا سکتا، تو ہمیں اپنے دیگر ذرائع یعنی ہماری بہادر فوج کی طاقت کے ذریعے حاصل کرنا ہوگا۔ یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ فلسطینی مزاحمتی گروپ کے ساتھ 60 دن کی جنگ بندی کے لیے کوششیں کر رہے ہیں۔ قطر میں دونوں فریقوں کے درمیان مذاکرات جاری ہیں، جہاں ثالث مختصر عرصے میں کسی پیش رفت کی کوشش کر رہے ہیں۔ نیتن یاہو نے کہا کہ مقصد عارضی جنگ بندی کے دوران معاہدہ حاصل کرنا ہے، لیکن انہوں نے خبردار کیا کہ اسرائیل کی شرائط پوری نہ ہونے کی صورت میں خونریزی جاری رہے گی۔ اسرائیلی وزیر خارجہ گدعون سعار کے مطابق کچھ پیش رفت ضرور ہوئی ہے، تاہم بڑے اختلافات اب بھی موجود ہیں۔ آسٹروی روزنامہ دی پریسے سے انٹرویو میں سعار نے کہا کہ فریقین کو اب بھی ان فلسطینی قیدیوں کی تعداد پر اتفاق کرنا ہوگا جنہیں یرغمالیوں کے بدلے رہا کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا، "ابتدائی طور پر آٹھ یرغمالیوں کو رہا کیا جائے گا، اس کے بعد پچاسویں دن مزید دو کو رہا کیا جائے گا۔" انہوں نے مزید کہا کہ حماس نے 18 یرغمالیوں کی لاشیں واپس کرنے پر بھی اتفاق کیا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا حماس کے رہنماؤں کو جلاوطنی میں محفوظ راستہ دیا جا سکتا ہے، تو سعار نے کہا، "ہاں، ہم یہ پیشکش کریں گے۔" دوسری طرف، حماس نے اسرائیلی فوج کے مکمل انخلا، انسانی امداد کی آزادانہ ترسیل، اور پائیدار امن کے لیے "حقیقی ضمانتوں" پر زور دیا ہے۔ حماس کے سینئر عہدیدار باسم نعیم نے اے ایف پی نیوز ایجنسی کو بتایا کہ گروپ غزہ پر اسرائیلی کنٹرول کو مسترد کرتا ہے اور فلسطینیوں کے لیے الگ تھلگ علاقوں" کی تخلیق کی مخالفت کرتا ہے۔ انہوں نے بفر زونز کے استعمال کی مذمت کی اور موجودہ امریکی اور اسرائیلی حمایت یافتہ امدادی نظام کے خاتمے کا مطالبہ کیا، جس کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ اس کے نتیجے میں شہری ہلاکتیں ہوئی ہیں۔

امریکی ریاست ٹیکساس میں تباہ کن سیلاب، 120 افراد ہلاک، 170 سے زائد لاپتہ

امریکی ریاست ٹیکساس میں حالیہ تباہ کن سیلاب نے لوگوں کو شدید صدمے سے دوچار کر دیا ہے۔ 4 جولائی کو آنے والے اس ہولناک سیلاب میں اب تک 120 افراد جان کی بازی ہار چکے ہیں، جبکہ 170 سے زائد افراد تاحال لاپتہ ہیں۔ ریاست بھر میں سوگ کی فضا ہے اور مقامی، ریاستی اور وفاقی سطح پر امدادی ٹیمیں مسلسل کام کر رہی ہیں۔ یہ قدرتی آفت اس وقت آئی جب گواڈالوپ ندی میں اچانک پانی کی سطح بلند ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے آس پاس کے علاقوں میں پانی بھر گیا۔ گاؤں، قصبے اور کیمپ متاثر ہوئے، سڑکیں، پل، گھر اور موبائل ہاؤسز بہہ گئے۔ اس تباہی کے بعد ٹیکساس میں ایک بحران کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ حکام کے مطابق، سب سے زیادہ تباہی کیر کاؤنٹی میں ہوئی ہے، جہاں سے اب تک 100 سے زائد لاشیں برآمد کی گئی ہیں۔ ندی کے کناروں پر دور دور تک پھیلا ہوا ملبہ، درختوں کے ٹوٹے ہوئے تنے اور بہہ کر آئے موبائل ہاؤسز کے ڈھانچے اس تباہی کی ہولناکی کو بیان کرتے ہیں۔ حکام نے بتایا کہ لاپتہ افراد کی فہرست کی بار بار تصدیق کی جا رہی ہے، لیکن ایسے حالات میں درست تعداد کا پتہ لگانا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔

کینیڈا پر 35 فیصد درآمداتی ٹیکس عائد کردیا

واشنگٹن، 11 جولائی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کینیڈا سے درآمد کی جانے والی اشیاء پر یکم اگست سے 35 فیصد نیا ٹیرف عائد کرنے کا اعلان کر دیا، جس سے امریکہ اور کینیڈا کے درمیان تجارتی کشیدگی مزید بڑھ گئی ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دیگر ممالک کو بھی متنبہ کیا کہ وہ امریکی برآمدات پر اگر رعایتیں نہیں دیتے تو انہیں بھی دوگنا ٹیرف دینا پڑے گا، ہم دیگر تمام ممالک پر بھی 15 سے 20 فیصد کے درمیان عمومی ٹیرف عائد کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ امریکی صدر نے دنیا کے متعدد ممالک کو خطوط بھیجے جس میں انہیں کہا گیا ہے کہ اگر وہ یکم اگست سے پہلے امریکہ کے ساتھ تجارتی معاہدہ نہیں کرتے تو ان پر نئی شرح سے ٹیرف لاگو کر دیا جائے گا۔ رپورٹس کے مطابق ان خطوط میں سب سے اہم خط کینیڈا کو بھیجا گیا جو امریکہ کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے، دونوں ممالک کے درمیان معاہدہ طے کرنے کے لیے 21 جولائی کی ڈیڈ لائن مقرر کی گئی ہے۔ ٹرمپ نے خط کے آخر میں لکھا کہ اگر کینیڈا فینٹانائل کی روک تھام میں ہمارے ساتھ تعاون کرے گا تو ہم اس خط میں دی گئی ٹیرف پالیسی پر نظر ثانی کر سکتے ہیں، یہ ٹیرف ہمارے باہمی تعلقات کی بنیاد پر اوپر نیچے ہو سکتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق کینیڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی کی جانب سے فی الحال کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا، تاہم کینیڈا کی حزب اختلاف کے رہنما پیئر پولیور نے ان ٹیرف کو کینیڈا کی معیشت پر ایک اور بلا جواز حملہ قرار دیا ہے۔

زیلنسکی نے روس کے خلاف سخت عالمی پابندیوں کا مطالبہ کیا

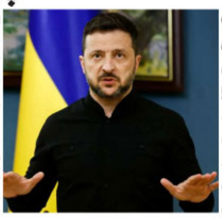

کیف/روم، 11 جولائی (یو این آئی) یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے عالمی برادری سے روس پر سخت پابندیاں عائد کرنے اور یوکرین کی تعمیر نو کے لیے تعاون بڑھانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مسٹر زیلنسکی نے یہ بات اپنے دورہ اٹلی کے دوران یہاں یوکرین بازآبادکاری کانفرنس میں کہی۔ انہوں نے روسی حملوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ملک کی فضائی دفاعی صلاحیتوں کو بڑھانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے یوکرین کی معیشت اور بنیادی ڈھانچے کی تعمیر نو کے لیے مارشل پلان کی بنیاد پر ایک جامع تعمیر نو کے اقدام پر بھی زور دیا۔" بازآبادکاری اور تعمیر نو کے لیے ایک اتحاد بنانے پر کام کر رہے ہیں۔ مسٹر زیلنسکی نے کہا" اس اتحاد کو ملک کی تعمیر نو کے لیے دوسرے ممالک، رہنماؤں اور کاروباری افراد کے ساتھ مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے"۔ اٹلی اور یوکرین کی مشترکہ میزبانی میں منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں یورپی کمیشن کی صدر ارسولا وان ڈیر لیین، جرمنی، پولینڈ، یونان، البانیہ کے رہنماؤں اور امریکہ کے خصوصی ایلچی سمیت متعدد اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ اس تقریب میں اطالوی وزیر اعظم جارجیا میلونی نے کہا کہ شریک ممالک نے یوکرین کی تعمیر نو کے لیے مجموعی طور پر 10 بلین یورو دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ملاقات کے موقع پر، محترمہ میلونی نے کہا کہ یوکرین میں سرمایہ کاری کرنا اپنے آپ میں سرمایہ کاری کرنا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک مشترکہ مقصد کے لیے اپنا کردار ادا کرنے کے لیے حاضر ہے: ایک آزاد اور خوشحال یوکرین۔" قابل ذکر ہے کہ یہ اجلاس روس کے یوکرین پر بڑھتے ہوئے ڈرون حملوں کے پیش نظر منعقد کیا گیا ہے۔ مسٹر زیلنسکی نے دوسرے اتحادیوں پر زور دیا کہ وہ یوکرین میں سرمایہ کاری کریں اور روس کی فوجی صلاحیتوں کو محدود کرنے کے لیے ہتھیاروں کی پیداوار میں اضافہ کریں۔ دورے کے دوران مسٹر زیلنسکی نے اطالوی صدر سرجیو میٹاریلا اور پوپ لیو (XIV) سے بھی بات چیت کی۔

کوئٹہ: دہشت گردوں نے 9 مسافروں کو اغوا کر کے شہید کردیا

کوئٹہ، 11 جولائی (یو این آئی) دہشت گردوں نے کوئٹہ سے پنجاب جانے والی 2 مسافر بسوں سے 9 مسافروں کو شناخت کے بعد اغوا کر کے شہید کر دیا۔ ڈان اخبار میں شائع رپورٹ کے مطابق جمعرات کی رات بلوچستان ضلع کے ژوب اور لورالائی کی سرحد پر واقع سورڈکئی کے علاقے میں دہشت گردوں نے کوئٹہ سے لاہور جانے والی 2 کوچز میں سوار کم از کم 9 مسافروں کو اغوا کرنے کے بعد قتل کر دیا۔ ژوب کے اسسٹنٹ کمشنر نوید عالم نے بتایا کہ دونوں کوچز سے اغوا کیے گئے 9 افراد کو قتل کر دیا گیا ہے اور ان کی لاشیں برآمد ہو چکی ہیں، ان کا مزید کہنا تھا کہ لاشوں کو راکھنی منتقل کیا جا رہا ہے تاکہ انہیں پنجاب میں ان کے آبائی علاقوں کو بھجوایا جا سکے۔ ترجمان بلوچستان حکومت شاہد رند نے بتایا کہ دہشت گردوں نے 9 مسافروں کو شناخت کے بعد بسوں سے اتار کر شہید کیا، بے گناہ شہریوں کو بہیمانہ طریقے سے قتل کرنا دہشت گردوں کی کھلی درندگی ہے۔ انہوں نے کہا کہ واقعے کی اطلاع ملتے ہی سیکیورٹی فورسز نے فوری ردعمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے جائے وقوع پر پہنچ کر دہشت گردوں کا تعاقب کیا۔ ترجمان بلوچستان حکومت کے مطابق دہشت گرد رات کی تاریکی میں فرار ہوئے، تعاقب جاری ہے، سیکیورٹی فورسز کا متاثرہ علاقے میں بھرپور سرچ آپریشن جاری ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ پاکستان کے امن اور یکجہتی پر حملہ ہے، دشمن کی چال ناکام بنائیں گے، بلوچستان کے عوام دشمن کے ناپاک عزائم کے سامنے سیسہ پلائی دیوار ہیں، ریاست دشمن عناصر کو عبرتناک انجام تک پہنچایا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق پنجاب جانے والی 2 مسافر کوچز کو سورڈکئی کے علاقے میں این۔70 ہائی وے کے قریب ڈب کے مقام پر روکا گیا۔ مسلح افراد کوچز میں سوار ہوئے، مسافروں کے شناختی کارڈ چیک کیے اور 10 افراد کو زبردستی گاڑیوں سے اتار لیا۔

ایک زندہ بچ جانے والے مسافر نے لیویز کو بتایا کہ 'انہوں نے ایک کوچ سے 7 افراد اور دوسری کوچ سے 3 افراد کو نکالا اور نامعلوم مقام پر لے گئے، مجھے نہیں معلوم انہوں نے ان کے ساتھ کیا کیا، لیکن ہم جیسے ہی وہاں سے نکلے، میں نے گولیاں چلنے کی آواز سنی'۔ دہشت گردوں نے 9 مسافروں کو اغوا کرنے کے بعد دونوں کوچز کو وہاں سے جانے کی اجازت دے دی۔ سیکیورٹی فورسز نے شاہراہ پر ٹریفک معطل کر دی اور حملہ آوروں کی تلاش کے لیے بڑے پیمانے پر سرچ آپریشن شروع کر دیا۔

جلد ہی افرادی قوت میں کمی کی جائے گی: امریکی امور خارجہ

واشنگٹن، 11 جولائی (یو این آئی) امریکی امور خارجہ نے کہا ہے کہ وہ جلد ہی اپنی افرادی قوت میں کمی کے منصوبے پر عمل درآمد کرے گا کیونکہ عدالت عالیہ نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے بڑے پیمانے پر ملازمتوں سے برطرفی کا راستہ ہموار کر دیا ہے۔ نائب وزیر خارجہ برائے انتظامیہ و افرادی قوت مائیکل ریگاس نے جمعرات کو ایک بیان میں کہا کہ مئی میں وزیر خارجہ نے بیوروز کی جانب سے پیش کیے گئے سوچ سمجھ کر پیش کیے گئے منصوبوں کا جائزہ لیا اور ان کی منظوری دی جس میں گھریلو افرادی قوت میں ہدف کی کمی بھی شامل ہے۔ ریگاس نے کہا کہ جلد ہی محکمہ فورس میں کمی سے متاثر ہونے والے افراد کے ساتھ بات چیت کرے گا۔ امریکی امور خارجہ کے ایک سینئر عہدیدار نے صحافیوں کو بتایا کہ ای میل کے ذریعے جاری کیے جانے والے نوٹیفکیشن ایک دن میں بھیجے جائیں گے۔ امور خارجہ کی جانب سے یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب دو روز قبل ہی عدالت عالیہ نے ایک ذیلی عدالت کی جانب سے ٹرمپ کے ہزاروں سرکاری ملازمین کو ممکنہ طور پر فارغ کرنے کے منصوبے پر عائد پابندی ختم کر دی تھی۔ ریگاس نے یہ واضح نہیں کیا کہ کتنے ملازمین کی کٹوتی کی جائے گی لیکن جب ان سے پوچھا گیا کہ اس سال کے اوائل میں کانگریس کو جاری کردہ ایک نوٹیفکیشن کے مطابق یہ تعداد 1800 کے اعداد و شمار سے کیسے موازنہ کرتی ہے، تو امور خارجہ کے سینئر عہدیدار نے کہا کہ میں کہوں گا کہ یہ بہت قریب ہے۔ عہدیدار نے یہ بھی کہا کہ صرف امریکی سرزمین پر موجود اہلکار متاثر ہوں گے اور اس وقت بیرون ملک عملے کی تعداد میں کمی کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ ایک فیکٹ شیٹ کے مطابق، محکمہ نے گزشتہ سال دنیا بھر میں 80،000 سے زیادہ افراد کو ملازمت دی، جن میں سے تقریباً 17،700 گھریلو کرداروں میں تھے۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے اپریل کے آخر میں سوشل میڈیا سائٹ ایکس پر ایک مضمون شیئر کرتے ہوئے اپنے محکمے کی بڑی تنظیم نو کا اعلان کیا تھا جس میں 15 فیصد ملازمین کی کٹوتی کا منصوبہ تجویز کیا گیا تھا۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ کٹوتی کے پیمانے سے عالمی سطح پر امریکی اثر و رسوخ کم ہو جائے گا اور بہت سے محکموں کے لیے اپنے مشن کو انجام دینا مشکل ہو جائے گا۔ جنوری کے اواخر میں وائٹ ہاؤس واپس آنے کے بعد سے ٹرمپ نے وفاقی افرادی قوت کو کم کرنے کو اپنی اولین ترجیحات میں سے ایک بنا لیا ہے، جس میں سرکاری کارکردگی کے محکمے (ڈی او جی ای) کے ذریعے ملازمتوں اور اخراجات میں زبردست کٹوتی کی جا رہی ہے، جس کی سربراہی پہلے ان کے سابق قریبی مشیر ایلون مسک کر رہے تھے۔

کیف میں دن دہاڑے یوکرینی خفیہ کرنل قتل، حملہ آور فرار

کیف، 11 جولائی (یو این آئی) یوکرین کے دارالحکومت کیف میں دن دہاڑے ایک سینئر خفیہ افسر کو گولیاں مار کر قتل کر دیا گیا، حکام کے مطابق حملہ آور موقع سے فرار ہو گیا جبکہ واقعے کی تحقیقات جاری ہیں۔ سیکیورٹی سروس آف یوکرین سے تعلق رکھنے والے افسر کو ایک پارکنگ ایریا میں گولیوں کا نشانہ بنایا گیا، سوشل میڈیا پر گردش کرتی سی سی ٹی وی ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ حملہ آور نے اچانک آ کر افسر پر کئی گولیاں چلائیں اور موقع سے فرار ہو گیا۔ اگرچہ ایس بی یو نے مقتول کی شناخت ظاہر نہیں کی، لیکن یوکرینی میڈیا نے انہیں کرنل ایوان ورونوچ کے نام سے شناخت کیا ہے۔ کیف پولیس کا کہنا ہے کہ جائے وقوعہ پر پہنچنے پر ایک شخص کی لاش ملی جس پر گولیوں کے نشانات تھے، پولیس کا کہنا ہے کہ حملہ آور کی شناخت اور گرفتاری کے لیے اقدامات جاری ہیں۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی رائٹرز نے سی سی ٹی وی ویڈیو کی تصدیق کی ہے جس میں ایک شخص کو صبح 09:00 بجے کے قریب (مقامی وقت) ہولوسیوفسکی ضلع میں ایک عمارت سے نکلتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک پلاسٹک بیگ اور ایک سادہ بیگ ہے، جبکہ اسی وقت ایک دوسرا شخص اچانک دوڑتا ہوا اس کی طرف آتا ہے۔ واضح رہے کہ ایس بی یو کا کام برطانیہ کی ایم آئی فائیو کی طرح اندرونی سلامتی اور انسداد جاسوسی پر مبنی ہوتا ہے۔

بنگلہ دیش: سابق اعلیٰ پولیس افسر کا انسانیت کے خلاف جرائم کا اعتراف

ڈھاکہ، 11 جولائی (یو این آئی) بنگلہ دیش میں سابق انسپکٹر جنرل پولیس چوہدری عبداللہ مامون نے گزشتہ سال مظاہروں کے خلاف کارروائی کے دوران انسانیت کے خلاف جرائم کا اعتراف کر لیا، جب کہ سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ پر بھی باضابطہ طور پر فرد جرم عائد کر دی گئی۔ ڈان میں شائع خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق، بنگلہ دیش کے سابق انسپکٹر جنرل پولیس (آئی جی پی) نے گزشتہ سال مظاہروں کے خلاف کارروائی کے دوران انسانیت کے خلاف جرائم کا اعتراف کر لیا، جب کہ سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ پر باضابطہ طور پر فرد جرم عائد کر دی گئی، استغاثہ کے مطابق یہ پیش رفت جمعرات کو مقدمے کی دوبارہ سماعت کے دوران سامنے آئی۔ اقوام متحدہ کے مطابق، جولائی سے اگست 2024 کے دوران شیخ حسینہ کی حکومت کی جانب سے طلبہ کی قیادت میں ہونے والی بغاوت کو کچلنے کی کوشش کے دوران تقریباً ایک ہزار 400 افراد ہلاک ہوئے۔ بنگلہ دیش کی انٹرنیشنل کرائمز ٹریبونل (آئی سی ٹی) حسینہ کی معزول حکومت اور ان کی اب ممنوعہ جماعت عوامی لیگ سے وابستہ سابق اعلیٰ حکام کے خلاف مقدمات چلا رہی ہے۔ چیف پراسیکیوٹر محمد تاج الاسلام نے صحافیوں کو بتایا کہ سابق آئی جی پی چوہدری عبداللہ مامون نے انسانیت کے خلاف جرائم کا اعتراف کر لیا ہے۔ تاج الاسلام کے مطابق، مامون نے عدالت کو تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے اور کہا ہے کہ وہ جولائی اور اگست کی بغاوت کے دوران کیے گئے جرائم کے بارے میں اپنی تمام معلومات فراہم کریں گے۔ عدالت نے مامون کی سیکیورٹی کے لیے علیحدہ رہائش کی منظوری بھی دے دی ہے۔ جمعرات کو ٹریبونل نے حسینہ اور ان کے وزیر داخلہ اسد الزمان خان کمال کے خلاف الزامات ختم کرنے کی وکلا کی درخواست مسترد کر دی۔ دونوں پر اسی مقدمے میں باضابطہ طور پر فرد جرم عائد کی گئی ہے۔ حسینہ اور کمال کے لیے مقرر سرکاری وکیل عامر حسین نے امید ظاہر کی کہ مقدمہ ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے اور اس میں کئی مزید مراحل باقی ہیں۔ 77 سالہ حسینہ واجد مظاہروں کے بعد ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہندوستان فرار ہو گئی تھیں۔

برطانیہ میں ایم کیو ایم کے بانی الطاف حسین شدید بیمار، ہسپتال میں داخل

لندن، 11 جولائی (یو این آئی) متحدہ قومی موومنٹ (ایم کیو ایم) کے بانی الطاف حسین شدید علیل اور لندن کے ہسپتال میں داخل ہیں، جہاں ان کے مختلف ٹیسٹ کئے گئے۔ واضح رہے کہ الطاف حسین ایم کیو ایم کے بانی ہیں، جسے پہلے مہاجر قومی موومنٹ کے نام سے جانا جاتا تھا، انہوں نے اردو بولنے والوں کی نمائندگی کے لیے ایک سیاسی جماعت کا آغاز کیا، الطاف حسین اس وقت لندن میں مقیم ہیں، جہاں وہ 1992 سے خود ساختہ جلاوطنی کاٹ رہے ہیں، بعد ازاں انہیں برطانوی شہریت مل گئی تھی، لندن سے الطاف حسین نے سیاست میں فعال کردار ادا کیا، وہ باقاعدگی سے کراچی میں اپنے کارکنان سے خطاب کرتے تھے۔ لندن میں مقیم ایم کیو ایم کے سینئر رہنما مصطفیٰ عزیز آبادی نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر بتایا کہ 'ایم کیو ایم کے بانی و قائد الطاف حسین کو شدید علالت کے باعث لندن کے ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے جہاں ان کے مختلف ٹیسٹ کیے گئے ہیں'۔ انہوں نے عوام سے ایم کیو ایم کے بانی کی صحتیابی کے لیے دعا کی اپیل کی۔ دریں اثنا، ایک ویڈیو پیغام میں ان کا کہنا تھا کہ الطاف حسین کی طبیعت گزشتہ رات بگڑی اور ڈاکٹر کے معائنے اور سفارش پر انہیں ہسپتال میں داخل کرایا گیا، ڈاکٹروں نے مختلف ٹیسٹ کروائے۔ ڈان ڈیجیٹل کے ساتھ گفتگو میں مصطفیٰ عزیز آبادی نے کہا کہ بانی ایم کیو ایم الطاف حسین زیر علاج ہیں اور 'امید ہے کہ یہ کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے'۔ یاد رہے کہ الطاف حسین فروری 2021 میں بظاہر کووڈ 19 سے متاثر ہونے کے بعد برطانیہ کے ایک ہسپتال میں انتہائی نگہداشت یونٹ (آئی سی یو) میں زیر علاج رہے تھے۔ 17 ستمبر 1953 کو کراچی میں پیدا ہونے والے الطاف حسین نے اپنی ابتدائی تعلیم شہر قائد کے عزیز آباد محلے کے ایک سرکاری اسکول میں حاصل کی، جو کراچی میں ایک متوسط علاقہ ہے، بعد ازاں، انہوں نے فارمیسی کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے جامعہ کراچی میں داخلہ لیا اور 1979 میں اس پروگرام سے گریجویشن کیا۔ ان کے سیاسی کیریئر کا آغاز کراچی یونیورسٹی میں طالب علمی کے زمانے میں ہوا، جب انہوں نے عظیم احمد طارق کے ساتھ مل کر آل پاکستان مہاجر اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن (اے پی ایم ایس او) کی بنیاد رکھی۔ 1978 میں تشکیل کردہ اے پی ایم ایس او کو مختصر عرصے کے اندر ہی بڑے پیمانے پر پذیرائی حاصل ہوئی۔ الطاف حسین کی قیادت میں ایم کیو ایم نے سندھ کے شہری علاقوں میں 1988 کے انتخابات میں کلین سوئپ کیا، اور ملک کی تیسری بڑی جماعت بن کر ابھری۔ حکومت کی جانب سے کراچی آپریشن شروع کرنے کے بعد 1990 کی دہائی کے اوائل میں ایم کیو ایم کے سربراہ جلاوطنی اختیار کر گئے۔ الطاف حسین کی قیادت میں ایم کیو ایم پر سیاسی اقتدار حاصل کرنے اور اسے برقرار رکھنے کے لیے پرتشدد ہتھکنڈے استعمال کرنے کا الزام تھا، اس کے برعکس بانی ایم کیو ایم نے کہا تھا کہ ریاست اور دیگر سیاسی جماعتوں نے ایم کیو ایم اور اس کے کارکنوں کو اس کے قیام کے بعد سے ہی نشانہ بنایا ہے۔ لندن سے کراچی کو کنٹرول کرنے والے شخص کے طور پر دیکھے جانے والے الطاف حسین مئی 2013 میں پاکستان بھر میں ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والی اپنی تقریر کی وجہ سے تنقید کی زد میں آ گئے تھے، جس میں انہوں نے مبینہ طور پر مطالبہ کیا تھا کہ اگر ان کی پارٹی کا عوامی مینڈیٹ 'اسٹیبلشمنٹ' کے لیے قابل قبول نہیں تو کراچی کو باقی پاکستان سے الگ کیا جائے، تاہم ان کی جماعت نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ اسے سیاق و سباق سے ہٹ کر لیا گیا ہے۔

خواتین کومویشیوں پر مبنی کاروبار سے منسلک کرنے کیلئے پروگرام کی ضرورت

اتر پردیش گاؤ سیوا آیوگ آڈیٹوریم، لکھنؤ میں ایک اہم مشترکہ میٹنگ کا انعقاد کیا گیا

لکھنؤ: 11 جولائی۔اتر پردیش گاؤ سیوا آیوگ آڈیٹوریم، لکھنؤ میں ایک اہم مشترکہ میٹنگ کا انعقاد کیا گیا، جس میں اتر پردیش گاؤ سیوا آیوگ اور اتر پردیش درج فہرست ذات/قبائلی کمیشن کے نمائندوں نے شرکت کی۔ پراوردھا فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر مسٹر پی ایس۔ اس میٹنگ میں اوجھا بھی بطور خاص مدعو موجود تھے۔ میٹنگ کا مقصد گائے کی بنیاد پر اسکیموں کے ذریعے درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کی سماجی اور اقتصادی بااختیار بنانے کے لیے موثر منصوبہ بندی کرنا تھا۔عزت مآب شری شیام بہاری گپتا جی، گاؤ سیوا آیوگ کے چیئرمین اور شیڈول کاسٹ/ٹرائب کمیشن کے چیئرمین جناب بیجناتھ راوت، وائس چیئرمین شری بیچن رام اور وائس چیئرمین (2) شری جیت سنگھ کھروار نے شرکت کی۔عہدیداروں نے واضح طور پر کہا کہ گائے پر مبنی معیشت میں سماجی انصاف کے نئے امکانات ہیں، خاص طور پر ان طبقات کے لیے جو طویل عرصے سے پسماندہ ہیں۔ شری پی ایس پررودھ فاؤنڈیشن کے اوجھا جی، جو گائے کی مصنوعات پر مبنی سماجی اور اقتصادی بحالی کے لیے مسلسل کام کر رہے ہیں، اس موقع پر ایس سی/ایس ٹی زمرے کے نوجوانوں اور خواتین کو گائے کی بنیاد پر کاروبار سے جوڑنے کے لیے جامع تربیتی پروگراموں، مارکیٹنگ کے انتظامات اور مالی امداد کی ضرورت پر زور دیا۔میٹنگ میں تجاویز دی گئیں کہ اسکیم کے آغاز میں، ہر ایک "ورہاد گاؤ سنرکشن کیندر" کو مرکز کے طور پر دیکھتے ہوئے، اس کے قریبی گاؤں کی درج فہرست ذات اور قبائل کی خواتین کو جوڑنے کی تجویز ہے۔ مستقبل میں ضرورت کے مطابق اس گروپ کے خواہشمند مرد ممبران کو بھی شامل کیا جائے گا۔ میٹنگ میں اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ منتخب گاؤں میں گائے کی بنیاد پر ذریعہ معاش کے ماڈل کے ذریعے خواتین کو بااختیار بنایا جائے۔ گوشالوں کو تربیت، پیداوار اور مارکیٹنگ کے مراکز کے طور پر تیار کیا جانا چاہیے۔ تربیتی ماڈیولز، برانڈنگ، حکومتی اسکیموں کی ہم آہنگی (Bhavdamatuhamdabam) اور کمیونٹی کی شرکت کے ذریعے خود انحصاری کے لیے کام کیا جانا چاہیے۔ پائیدار آمدنی پیدا کرنے کے مواقع گائے پر مبنی مصنوعات جیسے گائے کے گوبر سے بنی اشیاء، بائیو گیس، پنچگاویہ، گائے کے پیشاب کی تھراپی وغیرہ کے ذریعے فراہم کیے جانے چاہئیں۔ کچھ اضلاع میں پائلٹ پروجیکٹوں کے ذریعے جلد شروع کرنے کی تجویز دی جانی چاہیے۔گؤ سیوا آیوگ اور درج فہرست ذات/قبائلی آیوگ کے ذریعہ مشترکہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ اسکیم اگلے تین مہینوں میں پائلٹ ماڈل کے طور پر کچھ اضلاع میں شروع کی جائے گی، جس میں گوشالہ پر مرکوز سماجی شمولیت اور روزی روٹی کو فروغ دینے کو ترجیح دی جائے گی۔ یہ میٹنگ سماجی انصاف، معاشی شمولیت اور گائے پر مبنی روایتی طرز زندگی کی جدید تبدیلی کی جانب ایک مضبوط اور عملی قدم ثابت ہوگی۔

یوپی: حکومت نےMRO رہنما خطوط کومنظوری دی

ریاست میں سرمایہ کاری اور صنعتی بنیاد کوفروغ دیا جائے گا

لکھنؤ: 11 جولائی۔ریاست میں ہوائی جہاز کی دیکھ بھال، مرمت اور اوور ہال (MRO) سہولیات کی مناسب ترقی کے لیے ایک اہم پالیسی فیصلہ لیتے ہوئے، اتر پردیش حکومت نے شہری ہوا بازی کے محکمے، اتر پردیش کی طرف سے پیش کردہ MRO رہنما خطوط اور عمل درآمد کے طریقہ کار کو باضابطہ طور پر منظوری دے دی ہے، جو ریاست میں سرمایہ کاری کو راغب کرنے میں سنگ میل ثابت ہوں گے اور شہری ہوابازی کے شعبے کو بنیادی سہولیات فراہم کریں گے۔اس سلسلے میں ایڈیشنل چیف سکریٹری جناب اے ایس پی گوئل نے 30 جون 2025 کو ڈائریکٹر سول ایوی ایشن کو ضروری ہدایات دی ہیں۔ یہ فیصلہ اس جامع حکمت عملی کا حصہ ہے جس کے تحت اتر پردیش کو ملک کا ایک اہم ہوا بازی کا مرکز بنانے کا تصور کیا گیا ہے۔ سال 2022 میں گورنمنٹ آرڈر نمبر 50 / 2022 کے ذریعے اعلان کردہ ایم آر او پالیسی کے تحت، ریاستی حکومت نے پہلے ہی 24 جنوری 2024 کو کیپٹل انویسٹمنٹ سبسڈی کے انتظامات اور "ایم آر او کیپٹل انویسٹمنٹ سبسڈی درخواست فارم" کے فارمیٹ کی منظوری دے دی تھی، جب کہ سرمایہ کاروں کی سہولت کے لیے اب آخری تاریخ 31 دسمبر 2026 تک بڑھا دی گئی ہے۔ تازہ ترین رہنما خطوط کی منظوری کے ساتھ اب ریاست میں ایم آر او سرگرمیاں قائم کرنے کے لیے زمینی سطح پر پالیسی کے موثر نفاذ کے لیے راہ ہموار ہو جائے گی۔ ان رہنما خطوط کے تحت سرمایہ کاروں کو زمین کی الاٹمنٹ، بنیادی ڈھانچے کی سہولیات، سنگل ونڈو کلیئرنس، بجلی اور پانی جیسی ضروری خدمات میں ترجیح اور مقررہ وقت کی اجازت کے عمل جیسی سہولیات فراہم کی جائیں گی، جس سے نجی شعبے کو راغب کرنے میں مدد ملے گی۔اس اقدام سے ریاست کے نوجوانوں کے لیے تکنیکی تربیت، ہنرمندی کے نئے پروگرام اور روزگار کے وسیع مواقع پیدا ہوں گے، جس سے اتر پردیش کے تکنیکی اداروں کو ہوا بازی کے شعبے سے براہ راست جوڑنے کا امکان بھی بڑھے گا۔ اس کے علاوہ، علاقائی ہوائی اڈوں کے قریب جدید MRO حب تیار کرنے کا امکان بھی مقامی ترقی کو فروغ دے گا۔حکومت کا یہ فیصلہ نہ صرف اتر پردیش کو ہوابازی کی خدمات میں خود انحصار بنائے گا بلکہ ہندوستان اور بیرون ملک کی ہوابازی کمپنیوں کو ایک موثر، قابل رسائی اور حوصلہ افزا ماحولیاتی نظام فراہم کر کے ریاست کو قومی اور عالمی ہوابازی کے نقشے پر ایک نمایاں مقام دلانے کی طرف ایک مضبوط بنیاد رکھے گا۔ یہ پالیسی چیف منسٹر کے "انٹر پرینیور اتر پردیش" کے تصورات کو عملی جامہ پہنانے میں فیصلہ کن رول ادا کرے گی، جس سے ریاست کی معیشت کو طویل مدتی فوائد حاصل ہوں گے اور شہریوں کو براہ راست فائدہ پہنچے گا۔

یوپی کے ہنرمند نوجوان اپنی کامیابی کی کہانیاں شیئر کریں گے

پی ایم مودی کے اسکل انڈیا ریزولوشن اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں یووا کوشل چوپال' کا انعقاد

15 اور 16 جولائی کو لکھنؤ میں دوروزہ پروگرام ہوگا

لکھنؤ: 11 جولائی۔اس بار اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں ورلڈ یوتھ اسکلز ڈے پر ایک خاص پہل کی جا رہی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے اسکل انڈیا-سپر پاور انڈیا' ریزولوشن کے تحت اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی رہنمائی میں پہلی بار دو روزہ "یووا کوشل چوپال" کا انعقاد کیا جا رہا ہے، جس میں وہ نوجوان جو تربیت حاصل کر کے خود انحصار ہو گئے ہیں، اپنی زندگی کی بدلی ہوئی کہانی کو عوام کے ساتھ شیئر کریں گے۔ 15 اور 16 جولائی کو ہونے والے اس پروگرام میں اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن سے تربیت یافتہ سینکڑوں نوجوان موجود ہوں گے، لیکن اسٹیج پر بولنے کا موقع ان 11 نوجوانوں کو ملے گا، جنہوں نے نہ صرف ہنر کی بنیاد پر روزگار حاصل کیا، بلکہ خود کئی لوگوں کے لیے روزگار کا ذریعہ بھی بنے۔ ان نوجوانوں کو چوپال میں "اسکل یوتھ آئیکون" کے طور پر اعزاز سے نوازا جائے گا۔اس تقریب کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے اسکل ڈیولپمنٹ کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) کپل دیو اگروال نے کہا کہ یہ پلیٹ فارم اسکل انڈیا کے وژن کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک طاقتور ذریعہ بنے گا۔ اس سے ہر گاؤں، ہر شہر کے نوجوانوں کو یہ پیغام ملے گا کہ ہنر ہی اصل طاقت ہے اور یہ خود انحصاری کی طرف بڑھنے میں مدد کر سکتی ہے۔ یووا کوشل چوپال صرف ایک پروگرام نہیں ہوگا بلکہ نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کی تحریک ہوگی، جہاں حقیقی ہیرو وہ نوجوان ہوں گے جو کبھی بے روزگار تھے اور آج خود دوسروں کو روزگار فراہم کر رہے ہیں۔تربیت کے بعد، کچھ نے موبائل ریپئرنگ سینٹر، کسی نے بیوٹی پارلر یا ڈیجیٹل اسٹوڈیو شروع کیا۔ کچھ کو ہوٹل میں نوکری مل گئی، جب کہ کچھ نے اپنی کیفے چین شروع کی۔مشن ڈائریکٹر پلکت کھرے نے کہا کہ اس پروگرام میں، مشن کے ذریعے گزشتہ تین سال میں تربیت یافتہ اور ملازمت کرنے والے ہزاروں نوجوانوں میں سے منتخب 11 بہترین نوجوان مردوں/خواتین کو ایک پلیٹ فارم دیا جائے گا، جو چوپال میں نوجوان مقررین کے طور پر اپنے تجربات کا اشتراک کریں گے۔ یہ پلیٹ فارم نہ صرف ان کے اعتماد میں اضافہ کرے گا بلکہ مہارت پر مبنی کامیابی کی سماجی قبولیت کو بھی مضبوط کرے گا۔ ان تمام باصلاحیت ملازمت پیشہ نوجوانوں کو خصوصی طور پر "کوشل یوتھ آئیکون" کے طور پر بھی نوازا جائے گا۔ یہ اعزاز ریاست کے لاکھوں نوجوانوں کو یہ پیغام دے گا کہ کوئی شخص ہنر حاصل کر کے خود انحصار بن سکتا ہے۔ یہ تقریب نہ صرف ان نوجوانوں کے اعتماد اور شناخت کو مضبوط کرے گی بلکہ مہارت کی بنیاد پر کامیابی کی سماجی قبولیت کو بھی ایک نئی بلندی دے گی۔

لکھنؤ سے معید رہبر لکھنوی اور دہلی سے محمد علی علوی کا اعزاز

میرا روڈ پر غلام نبی فاروقی کے یوم پیدائش پر مشاعرے کا انعقاد

تھانے کے میرا روڈ واقع اسٹار بینکیٹ ہال میں بزم ابر سنبھل (اتر پردیش) اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (NCP) کے زیر اہتمام غلام نبی فاروقی (ضلع ورکنگ صدر) کے یوم پیدائش پر شاندار آل انڈیا مشاعرہ منعقد کیا گیا جس میں مقامی شعراء کے علاوہ بیرونی شعراء نے بھی شرکت کی اور اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا اور خوب داد و تحسین حاصل کی مشاعرے میں (ڈاکٹر منور تابش سنبھلی صدر بزم ابر سنبھل) اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی شرد چندرا پوار) کی جانب سے ہنر رسول پوری، اشتیاق سعید، محترمہ آشو شرما، اور محمد حسین ساحل کو شیلڈ اور شال سے نوازا گیا ان کے ساتھ ساتھ تمام شعراء کا استقبال شال اور پرفیوم دیکر کیا گیا اس موقع پر پرواز فاؤنڈیشن کی طرف سے بلڈ ڈونیشن کیمپ بھی لگایا گیا جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے بلڈ ڈونیٹ کیا وہیں ویمن ایمپاورمینٹ کی طرف سے خواتین کو سرٹیفکیٹ اور شیلڈ دیکر نوازا گیا آخر میں پرواز فاؤنڈیشن، چاندنی فاؤنڈیشن، اور وومین ایمپاورمنٹ کی جانب سے کھانا تقسیم کیا گیا ڈاکٹر آصف شیخ کی طرف سے پرفیوم بھی تقسیم کیے گئے ہزاروں لوگوں نے غلام نبی فاروقی کو یوم پیدائش کی مبارک باد پیش کی آخر میں تمام چاہنے والوں کی طرف سے کیک کاٹے گئے مشاعرے کی سرپرستی عارف محمود آبادی نے کی اور ایڈوکیٹ وکرم تارے پاٹل مہمان خصوصی رہے جب کے خصوصی شاعر جبار حسین خان راجن رامپوری رہے صدارت ہنر رسول پوری نے فرمائی نظامت ڈاکٹر علی فاضل نے کی مشاعرہ دوپہر 2 بجے سے شام 6 بجے تک چلا مشاعرے میں ثانی اسلم،، محشر فیض آبادی،، رشید بشر،، حبیب الہ بادی،،، معید رہبر لکھنوی، محمد علی علوی، ہیمنت شرما،، ہیرا لال یادو،، محترمہ ریما سنگھ،، محترمہ ارچنا ورما،، تاج محمد تاج،، انل گوڑ،، راجیش اناوی،، وفا جھالوی،، عرفان شیخ،، محترمہ مریم شیخ،، محترمہ مبشرہ پٹیل،، محترمہ شمی خان،، محترمہ قمر شیخ،، محمد عامر،، محمد انجم،، محمد یوسف شیخ،، زہیب ملا،، جامی انصاری،، عالم شیخ،، سلمان احمد وکی،، سبور خان نیازی،، محمد ثاقب،، محترمہ منیشا سنگھ،، بھگیشری راجبھر،، وکرانت رانا،، اور ان کے علاوہ سیکڑوں لوگ شامل رہے آخر میں غلام نبی فاروقی اور مشاعرہ کنوینر نظام نوشاہی نے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا

پرانا توپ خانہ بالا گنج میں خمسہ مجالس آج سے

لکھنو۔ پرانا توپ خانہ بالا گنج میں غلام حسین بلگرامی کے عزاخانے میں 16 محرم سے 21 محرم تک شروع ہونے والے خمسہ مجالس کو حجت الاسلام مولانا سید فیروز حسین صاحب قبلہ قرآن کی روشنی میں "ایمان کے اثرات" کے عنوان سے 9 بجے شب میں خطاب کرینگے مجلس کا آغاز 8.30 بجے شب میں تلاوت کلام پاک سے حافظ قاری منظور عالم کرینگے۔21 محرم کو آخری مجلس کے بعد جلوس کی شکل میں تبرکات برآمد ہوگا جس میں مقامی و بیرونی انجمنیں نوحہ و ماتم کرینگی۔

بزم زینت مرثیہ کے زیراہتمام عشرہ مجالس مرثیہ خوانی

لکھنؤ۔۱۱رجولائی ۔ ۱۴رمحرم الحرام مطابق ۱۰رجولائی، ۲۰۲۵ء سے ۲۳رمحرم الحرام مطابق ۱۹رجولائی، ۲۰۲۵ءتک مسجد اختر حسین مرحوم ٹاپے والی گلی، کاظمین روڈ، لکھنؤ میں بپابندی وقت ۹ربجے شب کو مجالس مرثیہ خوانی منعقد ہوں گی، جن میں بالترتیب ۱۴رمحرم(۱۰رجولائی) کو حامد علی خاں عرف عزو بھائی، ۱۵رمحرم (۱۱رجولائی) کو پرویز شکوہ صاحب، ۱۶رمحرم (۱۲رجولائی) کو عابد نظر، ۱۷رمحرم (۱۳رجولائی) کو افسر دبیری، ۱۸رمحرم (۱۴رجولائی) کو کیپٹن جعفر رضا صاحب، ۱۹رمحرم (۱۵رجولائی) کو سید ہادی حسن رضوی، ۲۰رمحرم (۱۶رجولائی) کو قاضی محمد اسد صاحب، ۲۱رمحرم (۱۷رجولائی) کو سید علی امام زیدی گوہر لکھنوی اپنے مخصوص انداز میں مرثیہ پیش کریں گے۔ روزانہ تلاوت کلام پاک سے جناب قاری فرقان مرزا صاحب مجلس کا آغاز کریں گے اور شعرائے کرام پیش خوانی فرمائیں گے۔ یہ اطلاع بزم زینت مرثیہ کے جنرل سکریٹری خورشید رضا فتح پوری نے دی ہے۔

مسلم خواتین کے لئے اجلاس میں آر بی ٹی سی چارٹس ویژنری روڈ میپ

لکھنؤ، 11 جولائی۔The Rising Beyond The Ceiling (RBTC)) کے اجتماع نے آج صبح لکھنؤ میں جدید سیاق و سباق میں خواتین کی تعلیم کو فروغ دینا کے عنوان سے ایک فکر انگیز سیشن کی میزبانی کی، جس نے پورے اتر پردیش میں خواتین کو بااختیار بنانے کے راستے پر نظر ثانی کرنے کے لیے معزز مخیر حضرات، ماہرین تعلیم اور کمیونٹی لیڈروں کو متحد کیا۔صبیحہ احمد*، RBTC UP کی صدر اور ممبر، UP ریاستی سنی وقف بورڈ کی صدارت میں، اس سیشن میں *ڈاکٹر فائزہ عباسی*، ڈائرکٹر، UGC مالاویہ مشن ٹیچر ٹریننگ سینٹر (HRDC) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور کمیونٹی سے چلنے والی تعلیم کے لیے ایک سرکردہ وکیل نے ایک پرکشش خطاب پیش کیا۔ ڈاکٹر عباسی کا تعارف *ماہم عباسی* نے کروایا، جو ایک ماہر تعلیم، سماجی کارکن، اور یارک یونیورسٹی، کینیڈا اور اے ایم یو سے پوسٹ گریجویٹ ہیں، جنہوں نے منزل کھولنے سے پہلے اپنے شاندار کام پر روشنی ڈالی۔سیشن نے بھی خیر مقدم کیا* پروفیسر۔صابرہ حبیب*، ایک وسیع عالمی تدریسی کیریئر کے ساتھ لکھنؤ یونیورسٹی میں روسی زبان کی سابق پروفیسر، اور وزارت HRD کے تحت NCMERT کی سابق چیئر پرسن۔ *فرح سروش*، دماغی صحت اور جذباتی ذہانت کو آگے بڑھانے والی بین الاقوامی تنظیم Nurture Life کی بانی اور سی ای او نے بھی اہم نقطہ نظر کا اشتراک کیا۔ *فریال فاطمہ*، سماجی کارکن اور اقوام متحدہ کے پاپولیشن فنڈ سے وابستہ کاروباری، نے تعلیم اور نچلی سطح پر اثرات کو جوڑنے کے بارے میں بصیرت کا اضافہ کیا۔ دیگر قابل ذکر آوازوں میں *ریشمین اختر* اور *حنا طالب* شامل تھیں، جنہوں نے اجتماعی کارروائی کے لیے خیالات کا اظہار کیا۔اس دن کی بحث کا مرکز ایک *Muslim Women Multiversity* کے قیام کا تصور تھا-ایک مستقبل کی طرف، لچکدار سیکھنے کا ایکو سسٹم جو شمالی ہندوستان میں مسلم خواتین کے لیے تعلیمی رسائی اور بامعنی اقتصادی شراکت کے درمیان مستقل فرق کو ختم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ڈاکٹر عباسی نے نشاندہی کی کہ جب کہ ہندوستان میں 1,200 سے زیادہ یونیورسٹیاں ہیں، صرف چند ایک ہی حقیقی طور پر مسلم خواتین کی منفرد سماجی و ثقافتی حقیقتوں کو بیان کرتی ہیں۔ "150 سالوں میں، ہم نے صرف ایک اقلیتی یونیورسٹی بنائی ہے۔اب وقت آ گیا ہے کہ اس وراثت کو مزید آگے بڑھایا جائے، انھوں نے نوٹ کیا۔

مہدی گھاٹ اور کاظمین روڈ میں مجالس کا آغاز

لکھنؤ: پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت امام حسین علیہ السلام اور اُن کے جانثار ساتھیوں کی دردناک شہادت کی یاد میں مہدی گھاٹ پیپے والا پُل پر جمعہ سے پانچ روزہ مجالس کا آغاز ہو گیا۔ مفتی گنج کی بنی ہاشم ہوائز کمیٹی کے زیر اہتمام پہلی مجلس سے مولانا کلب جواد نے خطاب کیا۔ مولانا نے فرمایا کہ اگر کسی کو نجات حاصل کرنی ہے تو اسے "سفینۂ نجات" میں شامل ہونا ہوگا اور یہ سفینۂ نجات امام حسین علیہ السلام ہیں جن کے بارے میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "بے شک میرا حسین (ع) ہدایت کا چراغ اور نجات کی کشتی ہے، جو اس میں داخل ہوا وہ نجات پا گیا۔" مجلس کا آغاز قاری ریاض علی نے تلاوت قرآن سے کیا۔ مجلس کے بعد "انجمن گلزار اہل بیت" نے نوحہ خوانی کی۔ روضۂ کاظمین میں "حسینی اکیڈمی" کی جانب سے بھی جمعہ سے پانچ روزہ مجالس کا آغاز ہو چکا ہے۔ مجلس کی ابتدا قاری ندیم نجفی نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے کی، جب کہ مجلس سے مولانا عباس ارشاد نے خطاب کیا۔ انہوں نے "فرشِ عزا" کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ فرشِ عزا ہمارے لیے اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہے، جہاں ہمیں انسانیت کا پیغام ملتا ہے۔ چھوٹا امام باڑہ حسین آباد میں آج تیسری مجلس سے مولانا جاوید عباس مصطفوی نے خطاب کیا۔ جبکہ "جمال منزل بنیاد ہلاغ" میں مولانا انتخاب عالم کاظمی نے مجلس سے خطاب کیا۔

مختلف اضلاع کیلئے 04 کروڑ 59 لاکھ 64 ہزار روپے جاری

لکھنؤ: 11 جولائی۔ریاستی سڑک فنڈ اسکیم کے تحت، اتر پردیش حکومت نے بقیہ روپے کی رقم جاری کر دی ہے۔ مختلف ڈویژن کے مختلف اضلاع میں کل 42 سڑکوں کے منظور شدہ اور جاری کاموں کے لیے 4 کروڑ 59 لاکھ 64 ہزار روپے۔ ان 42 جاری کاموں میں سیتا پور ضلع سے 09، جونپور سے 07، کانپور نگر سے 06، وارانسی سے 04، لکھنؤ سے 03، کانپور دیہات اور چندولی سے 02 اور ہردوئی، رائے بریلی، سلطان پور، امیٹھی، فرخ آباد، کنواجیہ، ایوانجی، اے سے 01 کام شامل ہیں۔

اردو شاعری پر دوروزہ بین الاقوامی کانفرنس کا کامیاب انعقاد

روایت، جدت اور عصری تقاضے: ماہرین کی بصیرت افروز گفتگو، پروفیسر خواجہ اکرام کا فکر انگیز کلیدی خطبہ

لکھن، (ابوشحمہ انصاری): گورنمنٹ ڈگری کالج (جی ڈی سی) گاندربل کے شعبۂ اردو کے زیر اہتمام 9 اور 10 جولائی کو اردو شاعری روایت، جدت اور عصری تقاضے" کے عنوان سے دوروزہ بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں ملک و بیرونِ ملک سے تعلق رکھنے والے ممتاز اساتذہ، محققین اور شعرا نے شرکت کی۔ کانفرنس میں اردو شاعری کے فکری، فنی، ثقافتی اور عصری پہلوؤں پر سیر حاصل گفتگو کی گئی۔ تقریب کا آغاز پروفیسر نصرت نبی (اسسٹنٹ پروفیسر، اردو) کی خوش اسلوب نظامت سے ہوا، جب کہ ڈاکٹر جمشیدہ اختر (صدر شعبۂ اردو و آرگنائزنگ سیکریٹری) نے کانفرنس کا تعارف پیش کرتے ہوئے اس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ پرنسپل پروفیسر فوزیہ فاطمہ نے شرکاء کا پرجوش خیر مقدم کیا اور ادارے کی علمی وابستگی و سنجیدگی کو نمایاں کیا۔ شری شانت منو (آئی اے ایس، فائنانشل کمشنر، محکمہ اعلیٰ تعلیم، جموں و کشمیر) مہمانِ خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے اردو کو محض زبان نہیں بلکہ تہذیب، شعور اور جذبات کا پیکر قرار دیا اور کانفرنس کو ایک اہم ادبی و تعلیمی سنگ میل کہا۔ کلیدی خطبہ پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین (جے این یو، نئی دہلی) نے پیش کیا، جس میں انہوں نے اردو شاعری کی روایت، جدید رجحانات اور بدلتے سماجی و سیاسی منظرنامے سے متعلق اہم نکات بیان کیے۔ بین الاقوامی خطبہ ازبکستان کی تاشقند یونیورسٹی کے معروف اردو اسکالر پروفیسر محسیبو عبدالاحموف نے آن لائن پیش کیا، جس میں اردو شاعری کی عالمی اپیل پر گفتگو کی گئی۔ اس موقع پر کانفرنس کے خلاصہ جات پر مشتمل کتاب اور کالج کا سالانہ نیوز لیٹر "سندھ" بھی شائع کیا گیا۔ ڈاکٹر الفت (اسسٹنٹ پروفیسر، نفسیات) نے اختتامی کلمات میں تمام مہمانوں، شرکاء اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ کانفرنس کے دوران تین تکنیکی اجلاس منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس میں اردو کے ممتاز شعرا جیسے غالب، اقبال، اکبر الہٰ آبادی اور شہر خاص (سری نگر) کے شعرا پر تحقیقی مقالات پیش کیے گئے۔ اجلاس کی صدارت پروفیسر خواجہ اکرام نے کی، جب کہ ڈاکٹر ہاجر قدری (الازہر یونیورسٹی، مصر) نے آن لائن لیکچر میں احمد راہی کی فلمی شاعری پر اظہار خیال کیا۔ دوسرے اجلاس میں اردو شاعری میں نسائیت، سیاسی و سماجی شعور، فطرت، بالی ووڈ اور ڈیجیٹل عہد کے اثرات جیسے موضوعات پر 35 مقالات پیش کیے گئے۔ صدارت ڈاکٹر طیب علی خرابادی (نیو کالج، چینئی) نے کی، جب کہ ڈاکٹر لیاقت علی (اگنوں) مبصر رہے۔ تیسرے اجلاس کا موضوع "اردو شاعری میں جدید رجحانات" رہا، جس میں اقبال، ناصر کاظمی، سردار جعفری، حفیظ جالندھری اور دیگر شعرا کی تخلیقات پر مکالمہ ہوا۔ صدارت ڈاکٹر مشتاق احمد گانی (اقبال انسٹی ٹیوٹ، کشمیر یونیورسٹی) نے کی۔ اختتامی اجلاس میں پروفیسر خواجہ اکرام، پروفیسر فوزیہ فاطمہ، ڈاکٹر مشتاق گانی، ڈاکٹر قاسم اختر، ڈاکٹر لیاقت علی اور دیگر معززین نے شرکت کی۔ اس موقع پر ممتاز مقالہ نگاروں کو بہترین مقالے کے اعزاز سے نوازا گیا۔

اتر ریلوے

اوپن ٹینڈر نوٹس (ای۔ٹینڈر)

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ڈویژنل ریل منیجر (انجینئرنگ) شمالی ریلوے، لکھنؤ کے ذریعہ درج ذیل کام کیلئے ای۔ٹینڈر سسٹم کے ذریعہ جس کی آخری ٹینڈر تاریخ 01.08.2025 کو 15.00 بجے تک طلب کی جاتی ہے۔اس ٹینڈر کے مینوول آفر منظور نہیں کئے جائیں گے اگر کوئی مینوول آفر آتا ہے تو اس پر غور نہیں کیا جائے گا۔ٹینڈر روہندہ ٹینڈر فارم و قیمت و زر پیشگی رقم کی ادائیگی صرف ireps پورٹل پر دستیاب آن لائن ادائیگی سسٹم میں نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کیا جائے گا۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکر چیک، ڈپازٹ رسید ایف ڈی آر کے ذریعہ ادائیگی منظور نہیں کی جائیں گی۔

1	ٹینڈر نوٹس نمبر 08302025 تاریخ 10.07.2025
2	ٹینڈر نمبر: (1) 19-Sr-DEN-VI-LKO-2025-26 (2) 20-Sr-DEN-VI-LKO-2025-26
3	کام کا نام: (1) معاون ڈویژنل انجینئر۔ پریاگ کے ایس، ایس، ای/ اور کس/ پریاگ کے سیکشن میں کراسنگوں اور پانی سپلائی سسٹم کی مرمت، اسٹاف کوارٹروں، نالیوں، سیوروں اور سڑکوں کی مرمت، اے آر سی لائن، اے ایف لائن اور اے جے لائن میں مختلف کالونیوں کی سفیدی اور پینٹنگ اور اسٹیشن اور دیگر سروس بلڈنگوں کی سالانہ مرمت، سفیدی اور پینٹنگ کے منصوبہ کا کام۔ (2) معاون ڈویژنل انجینئر۔اناؤ کے تحت ایس، ایس، ای/ اور کس/ اناؤ کے سیکشن میں کراسنگوں اور پانی سپلائی سسٹم کی مرمت اور سالانہ مرمت، سفیدی، پینٹنگ، مختلف کالونیوں اور سڑکوں کی واٹر ڈرینیز اور اسٹیشن اور دیگر سروس بلڈنگوں میں سالانہ مرمت، سفیدی اور پینٹنگ کے منصوبہ کا کام۔
4	تخمینہ لاگت: (1) روپے 3,99,99,601.52 (2) روپے 3,99,99,555.39
5	زر پیشگی رقم: (1) روپے 3,50,000.00 (2) روپے 3,50,000.00
6	کام تکمیل کی مدت: (1) منظوری لیٹر جاری کرنے کی تاریخ سے بارہ ماہ۔ (2) منظوری لیٹر جاری کرنے کی تاریخ سے بارہ ماہ۔
7	ٹینڈر ڈالنے کی شروعات: 18.07.2025
8	ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت: 01.08.2025 کو 15.00 بجے
9	ویب سائٹ www.ireps.gov.in

نوٹ: 1: ٹینڈر سے متعلق دیگر مفصل تفصیل درج بالا ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔ 2095/2025

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اودھ نامہ

ہم نسل کشی جاری رکھیں گے

خبروں کے مطابق فلسطینی کی مزاحمتی تنظیم حماس نے سات اکتوبر 2023 کو اسرائیل پر اچانک حملہ کروای تھا اور اس کے کئی فوجی اور شہریوں کو یرغمال بنالیا تھا۔ اس حملہ میں بعض خبروں کے مطابق 200 سے ڈھائی سو کے درمیان افراد مارے بھی گئے تھے، اس کے علاوہ اسرائیل کو کافی نقصان پہونچا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس حملہ کا بدلہ تو لینا ہی تھا اور پھر اسرائیل جیسی طاقت کے سامنے حماس کی کیا اوقات ہو سکتی تھی۔ چنانچہ اورائیل نے احماس کو مٹا دینے کے عزم سے جوابی کاروائی شروع کر دی جو آج تک جاری ہے۔ اس حملہ کے نتیجے میں موجودہ دور نے انسان کا انسان پر جو ظلم دیکھا اس سے بڑا ظلم تاریخ نے نہ دیکھا ہوگا کہ ننھے اور معصوم بچوں کو ان کی ماؤں کی گود میں ہلاک کر دیا جائے۔ جہاں جہاں پناہ لی جائے ان پناہ گاہوں پر حملہ کر دیا جائے۔ جہاں جہاں علاج کرانے جائیں ان اسپتالوں پر حملہ کر دیا جائے۔ اپنے خدا کے سامنے سربسجود ہو کر دعائیں مانگیں تو عبادتگاہوں پر حملہ کر دیا جائے۔ اور جب یہ بھوکے پیاسے لوگ کھانا لینے کے لئے لائن میں لگے ہوں اس وقت ان پر بمباری کر دی جائے۔ اور پھر فخر سے کہا جائے کہ ہم فلاں بات کا انتقام لے رہے ہیں۔ چلئے مان لیا کہ آپ انتقام لے رہے ہیں لیکن چند سو لوگوں کا انتقام کئی لاکھ لوگوں کی جانوں سے لیا جا چکا۔ اب نسلوں کو ختم کیا جا رہا ہے۔ اور اس انتقام کی کوئی حد نہیں مقرر کی گئی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ آپ ہی وکیل ہیں اور آپ ہی جج بھی ہیں آپ ہی ظالم بھی ہیں اور آپ ہی مظلوم بھی ہیں اور دنیا کے ھیکیدار بھی آپ کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ ایک طرف تو وہ دنیا میں ہو رہی ج نگوں کو بند کرانے کا ڈھندورا پیٹ رہے ہیں لیکن جب جب فلسطین اور اسرائیل کی بات کی جاتی ہے تو ج ناب اسرائیل کے حق میں ویٹو کر دیتے ہیں۔ اس سے ان کی انصاف پسندی امن پسندی کی قلعی کھل جاتی ہے، لیکن صاحب اپ کے پاس طاقت ہے اور اسی طاقت کا نشہ میں اپ جو چاہیں کر گزرنا چاہتے ہیں۔

اب غزہ میں کچھ بچا ہی نہیں ہے، نہ رہنے کو گھر ہے نہ کھانے کو روٹی نہ پہننے کو کپڑا، نہ بیمار کے لئے دوا۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے کہا ہے کہ غزہ میں فلسطینیوں کو اپنی مرضی سے علاقہ چھوڑنے کی آزادی ہونی چاہیے۔ انہوں نے اس بات سے انکار کیا کہ اسرائیل یا امریکہ انہیں زبردستی منتقل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیپیٹل ہل میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے نیتن یاہو نے میڈیا کی ان خبروں کی تردید کی جن میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ وہ اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ غزہ سے فلسطینیوں کو بے دخل کرنے کے منصوبوں کو فروغ دے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ امریکی صدر اور میرا ایک مشترکہ مقصد ہے۔ نیتن یاہو نے اس مشترکہ مقصد کا ذکر کیا جس میں اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی، حماس کی حکومت کا خاتمہ اور اس بات کو یقینی بنانا شامل ہے کہ غزہ اب اسرائیل کے لیے خطرہ نہ رہے۔ انہوں نے کہا کہ اس مشترکہ مقصد کے حصول کے لیے ہماری مشترکہ حکمت عملی ہے۔ اس میں دباؤ شامل نہیں ہے، اس میں جبر شامل نہیں ہے۔ اس میں مکمل ہم آہنگی شامل ہے، یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب چند روز پہلے ٹرمپ نے نیتن یاہو کی وائٹ ہاؤس میں میزبانی کی تھی، جہاں انہوں نے جنگ بندی کی کوششوں اور غزہ کے مستقبل سمیت علاقائی امور پر تبادلہ خیال کیا تھا۔ ملاقات کے دوران ٹرمپ سے پوچھا گیا کہ کیا فلسطینیوں کی منتقلی کا منصوبہ اب بھی زیر غور ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکہ کو فلسطینیوں کو قبول کرنے کے لیے تیار ہمسایہ ممالک کی جانب سے زبردست تعاون حاصل ہے۔ نیتن یاہو نے مزید کہا کہ وہ "کئی ممالک کو تلاش کرنے کے قریب پہنچ رہے ہیں" اور اس بات پر زور دیا کہ جو فلسطینی غزہ چھوڑنا چاہتے ہیں انہیں یہ موقع دیا جانا چاہئے۔ نیتن یاہو نے کہا کہ ہم کسی کو باہر نہیں نکال رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ فلسطینیوں کو انتخاب کی آزادی ہونی چاہیے۔

ایک طرف جنگ بندی کے معاہدے کی باتیں ہو رہی ہیں تو دوسری طرف اسرائیل لگاتار غزہ پر بمباری کر رہا ہے اور روزانہ 50 سے 100 فلسطینیوں کو قتل کر رہا ہے۔ یا اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو کے دورہ واشنگٹن کے دوران بات کرتے ہوئے ایک عہدیدار نے کہا کہ اگر دونوں فریق مجوزہ 60 روزہ جنگ بندی پر راضی ہو جاتے ہیں تو اسرائیل مستقل جنگ بندی کی پیش کش کا سوچ سکتا ہے جس کے لئے فلسطینی مزاحمتی گروپ کو غیر مسلح ہونا پڑے گا۔ عہدیدار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ اگر حماس انکار کرتی ہے تو ہم نسل کشی جاری رکھیں گے۔ یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے کہ جب امریکہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ ناکہ بندی والے علاقے میں جنگ بندی کے معاہدے کو قبول کریں۔ اس سے پہلے اسرائیل کے حزب اختلاف کے مرکزی رہنما یائر لاپید نے جنوبی غزہ میں نام نہاد موراگ محور کو جنگ بندی کی راہ میں رکاوٹ قرار دینے پر نیتن یاہو کو تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔ سرکاری نشریاتی ادارے کے اے این کو دیے گئے ایک ریڈیو انٹرویو میں لاپید نے کہا کہ نیتن یاہو ایک معاہدے کے سامنے رکاوٹیں کھڑی کر رہے ہیں۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ اب اچانک موراگ محور ہمارے وجود کی نئی بنیاد بن گیا ہے۔ اسرائیل نے 7 اکتوبر 2023 سے اب تک محصور غزہ میں 57,500 سے زائد فلسطینیوں کو ہلاک کیا ہے جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل ہیں۔ اور یہ قتل عام جاری ہے۔

ہندوستانی فلموں کا سفر۔ محبت سے نفرت تک

اختر جمال عثمانی

ہندوستانی فلم انڈسٹری جسے عام طور پر "بالی وڈ" کہا جاتا ہے دنیا کی سب سے بڑی فلمی صنعتوں میں سے ایک ہے۔ فلمیں تفریح کا ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ ملک و قوم کے جذبات، تہذیب اور سماج کا آئینہ بھی رہیں۔ فلموں میں صرف کہانیاں نہیں ہوتی وہ لوگوں کے دلوں کی دھڑکن اور جذبات واحساسات کی ترجمان بھی ہوتی ہیں۔ ایک صدی سے زیادہ طویل فلمی سفر میں اگر کوئی نمایاں اور مستقل جذبہ رہا ہے تو وہ محبت کا جذبہ رہا ہے۔ وہ لیلیٰ مجنوں، ہیر رانجھا یا شیریں فرہاد کے قصے ہوں یا مغلِ اعظم اور انارکلی جیسی داستانیں۔ محبت ہی ہندوستانی فلموں کی روح رہی ہے۔ لیکن گزشتہ ایک دہائی میں ہندوستانی سنیما کے منظرنامے میں ایک ایسی تبدیلی آئی ہے جو تشویشناک تو ہے ہی خوفناک بھی ہے۔ اب محبت کے بجائے نفرت، ہم آہنگی کے بجائے تقسیم اور تعصب کی عکاسی زیادہ ہونے لگی ہے۔ مذہبی داستانوں پر فلمیں بنتی رہی ہیں ہندی کی 1913 میں بننے والی پہلی فلم ہی راجہ ہریش چند تھی ان فلموں نے عوام کو مذہبی تعلیمات، روایات اور اخلاقی قدروں سے روشناس کرایا۔ ان کے علاوہ بھکت پرہلاد، سنت تکا رام، میرا بائی، جے سنتوشی ماں اور رام راجیہ، جیسی مذہبی داستانوں پر مبنی فلمیں آئیں۔ رام راجیہ رام چندر جی کی زندگی کے پسِ منظر میں بنی فلم تھی جسے مہاتما گاندھی نے بھی دیکھی تھی۔ فلموں میں محبت کے اعلیٰ جذبے کو بیان کیا جاتا رہا ہے۔ سماج کو جوڑنے کا کام کیا جاتا رہا ہے۔ ان میں مذہب ذات پات، نسل اور علاقائیت کی تفریق کو مٹا کر انسانیت کا درس دیا جاتا رہا ہے۔

ایک زمانے تک محبت کا درس دیتے رہنے کے بعد اب صورت حال تبدیل ہوتی جا رہی ہے۔ محبت اور بھائی چارے کی جگہ نفرت اور تعصب نے لے لی ہے۔ قرونِ وسطیٰ کی تاریخ کو مسخ کر کے نفرت انگیز بیانیہ اختیار کرنا فیشن بن گیا ہے۔ ایک مخصوص ایجنڈے کے تحت تاریخی حقائق کو تبدیل کر کے یکطرفہ انداز میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ان فلموں کے ذریعہ مسلمانوں کے خلاف منظم نفرت کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ ان فلموں کا اصل مقصد لوگوں میں خوف، اور ایک مخصوص طبقے کے خلاف بیزاری پیدا کرنا ہے۔ ان فلموں کو اظہار رائے کی آزادی یا سچ دکھانے کے نام پر لایا جا رہا ہے۔ اس طرح کی نفرت انگیز فلمیں بننا بغیر حکومت کی سرپرستی کے ممکن نہیں ہے۔ ان کی تشہیر میں حکمراں پارٹی کے لیڈر پیش پیش رہتے ہیں۔ اکثر ایسی فلمیں ٹیکس فری قرار دے دی جاتی ہیں انہیں سیاسی جلسوں اور تعلیمی اداروں میں دکھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ان سارے عوامل سے ظاہر ہوتا ہے کہ فلمی صنعت اب آزاد تخلیقی ادارہ نہیں بلکہ سیاست کا آلہ کار بنتا جا رہا ہے۔ جمہوریت میں حکومت کا کام عوام کو جوڑنا، نفرت کم کرنا اور سب کی فلاح پر توجہ دینا ہوتا ہے۔ لیکن اگر حکومت ہی کسی طبقے کے خلاف بننے والی فلموں کو نہ صرف جائز بلکہ قابلِ فخر قرار دے تو سوالات اٹھنا فطری ہے۔ اور اس طرح کے سوال ہر ذی فہم شخص کے دل میں اٹھتے ہیں کہ یہ اظہار رائے کی آزادی ہے یا ایک مخصوص نظریے کی تشہیر، یہ حب الوطنی ہے یا قوم کو تقسیم کرنے کی کوشش ہے۔ فلمیں صرف وقت گزاری یا تفریح کا ذریعہ نہیں۔ یہ عوام کی ذہن سازی کرتی ہیں، قدریں سکھاتی ہیں اور ایک بہتر سماج کی تشکیل میں مددگار ہو سکتی ہیں اگر تخلیق کار وں کو ذمہ داری کا احساس ہو اور وہ تجارتی اور سیاسی مفاد کو مقدم رکھنے کے بجائے محبت بھائی چارے اور رواداری کو ترجیح دیں۔ محبت ایک ایسا جذبہ ہے جو لوگوں کو آپس میں جوڑتا ہے۔ ہندوستانی فلموں نے برسوں اس جذبے کو پروان چڑھایا ہے۔ لیکن آج فلمیں نفرت اور تعصب کا میدان بنتی جا رہی ہیں اس سے نہ صرف فلموں کا معیار پست ہوا ہے بلکہ انسانیت کا نقصان بھی ہو رہا ہے۔

پچھلی ایک دہائی کے دوران ہندوستانی فلم انڈسٹری میں ایسی کئی فلمیں سامنے آئی ہیں جو یا تو تاریخ کو مسخ کر کے یا حالیہ واقعات کو اشتعال انگیز انداز میں پیش کر کے ہندو مسلم نفرت کو ہوا دیتی رہی ہیں۔ 2022 میں ایک فلم کشمیری پنڈتوں کی وادی سے ہجرت کو لیکر "دی کشمیر فائلس" کے نام سے آئی اس میں مسلمانوں کو اجتماعی طور پر قاتل، غدار اور دہشتگرد دکھایا گیا تھا۔ فلم میں تاریخ کو بری طرح سے مسخ کیا گیا اور یکطرفہ بیانیہ بنایا گیا تھا۔ 2023 میں "کیرالا اسٹوری" کے نام سے آئی فلم میں خواتین کا اسلام قبول کر کے آئی ایس آئی ایس میں شامل ہونے سے لیکر مسلم نوجوانوں کو لو جہادی بتانے کی دانستہ کوشش کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ پدماوت اور پانی پت جیسی کئی فلمیں بنا کر قرون وسطیٰ کے مسلم حکمرانوں کی کردار کشی کی کوشش کی جاتی رہی ہے اور اس بہانے ملک کے مسلمانوں کو مطعون کیا جاتا رہا ہے۔

نفرتی فلموں کے سلسلے میں تازہ مثال آنے والی تیسری بڑی فلم "ادئے پور فائل" ہے۔ یہ فلم بظاہر قتل کے ایک سنگین واقعہ کو لے کر بنائی گئی ہے لیکن دراصل اس کا مقصد تخلیقی یا تفریحی نہ ہو کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا، سماج میں تقسیم اور نفرت کو فروغ دینا ہے۔ مسلمانوں کو ظالم اور دہشت گرد کے منفی کردار میں دکھا کر اسلاموفوبیا کو بڑھوا دیا گیا ہے۔ اس میں نہ صرف رسول کی توہین کا پہلو نکلتا ہے بلکہ بھاتیہ جنتا پارٹی کی سابق ترجمان نوپور شرما کے توہین آمیز جملے مکالمے کے طور پر شامل کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے 2022 میں نہ صرف ملک میں بلکہ عالمی پیمانے پر شدید ردعمل سامنے آیا تھا اور ملک کو شرمندگی اٹھانی پڑی تھی۔ اس طرح سے یہ فلم مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے اور ملک کے امن وامان کو خطرے میں ڈالنے کی دانستہ کوشش معلوم ہوتی ہے۔ ایک مخصوص نظریہ کے لوگ فنکارانہ آزادی کے بہانے فلموں کے پردے میں نفرت پھیلانے کا مقصد پورا کر رہے ہیں۔ فلم کی ریلیز روکنے کے لئے مسلمانوں کی طرف سے عدالت عالیہ میں درخواست دی گئی۔ سنسر بورڈ کے وکیل کی طرف سے دلیل دی گئی کہ چونکہ فلم کے متنازعہ حصے خارج دئے گئے ہیں اس لئے ریلیز میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اس پر مسلمانو کے وکیل کی طرف سے عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ عدالت عالیہ نے فلم کی اسکریننگ فریقین کے وکلاء کے سامنے کرنے کا حکم دیتے ہوئے ریلیز پر عبوری روک لگا دی۔ فلمسازوں کی طرف سے اس حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا۔ سپریم کورٹ نے فوری سنوائی سے انکار کیا ہے جس کے نتیجے میں یہ فلم آج کل میں نہیں ریلیز ہونے جا رہی ہے۔ اس فلم پر مسلمانوں میں غم وغصہ اور گہری مایوسی ہے۔ اس طرح کی فلمیں محض فلمیں نہیں بلکہ اس نظریاتی مہم کا حصہ ہیں جس کا مقصد ہندوستانی سماج کو مذہب کی بنیاد پر تقسیم کرنا اور مسلمانوں کے خلاف نفرت پیدا کرنا ہے۔ فلم کی دنیا کبھی اخلاقی، سماجی اور روحانی اقدار کی نمائندگی کرتی تھی، فلم کا پردہ محبت کے جذبات اور احساسات کا آئینہ ہوا کرتا تھا فلمیں ایک صدی تک محبت، بھائی چارے اور ہم آہنگی کی داستانیں سناتی رہیں مشترکہ تہذیب کی نمائندگی کرتی رہیں مگر آج یہ سیاسی ایجنڈے کا ہتھیار بنتی جا رہی ہیں۔ ہندوستانی فلم انڈسری میں گزشتہ برسوں میں جو تبدیلی آئی ہے وہ واضح کرتی ہے کہ ہندوستانی فلموں کا محبت سے نفرت کی طرف سفر جاری ہے۔ ضرورت ہے کہ ملک کے انصاف پسند لوگ خواہ کسی مذہب کے ہوں اس نفرت انگیزی کے خلاف متحد ہوں تاکہ ملک میں امن اور باہمی احترام قائم رہ سکے۔

☆☆☆

بارہ بنکی, mb.9450191754

بڑھتی ہوئی آبادی، بقا اور تباہی

غلام علی اخضر

بڑھتی ہوئی آبادی سے آج پوری دنیا کو ایک نیا چیلنج درپیش ہے۔ اس بے تحاشا اضافے، بلکہ یوں کہیے کہ دھماکہ خیز اضافے سے ماحول پر جو اثرات مرتب ہو رہے ہیں، وہ لاینحل صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ ظاہر ہے، جتنی زیادہ آبادی ہوگی اسی قدر قدرتی وسائل کا استعمال بھی بڑھے گا اور مصنوعی اشیا کے استعمال سے فضلات میں اضافہ ہوگا جو کرۂ ارض اور ماحولیاتی نظام پر مضر اثرات مرتب کرے گا۔ یہ نہ صرف صحت کی خرابی کا سبب بن رہا ہے بلکہ قدرتی آفات جیسے زلزلے، سائیکلون اور لینڈ سلائیڈ جیسے واقعات کے بڑھنے کی بھی وجہ بنتا جا رہا ہے۔ انسان روز نیچر سے جنگ کر رہا ہے اور انھی بنیادوں پر آفاتِ ناگہانی میں روز افزوں اضافے کے باعث ان پر قابو پانا پوری دنیا کے لیے ایک پیچیدہ مسئلہ بن چکا ہے۔ کرۂ ارض کی بقا اور اس کی صحت کے لیے آبادی پر کنٹرول بے حد ضروری ہے۔ اس بارے میں ہر فرد کو سنجیدگی سے سوچنا چاہیے؛ اگر وہ واقعی آنے والی نسلوں کو ایک صحت مند دنیا دینا چاہتا ہے۔ مگر افسوس کہ موجودہ حالات کا مشاہدہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہمیں جس قدر اس پر سنجیدہ ہونا چاہیے، ہم بالکل بھی نہیں ہیں۔ ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے کے لیے صرف حکومتی اقدامات کافی نہیں، بلکہ ہر انسان کو انفرادی سطح پر بھی اپنی ذمے داری نبھانی ہوگی۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی سوچ میں تبدیلی لائیں اور زمینی حقائق کا ادراک کرتے ہوئے ایک پائیدار مستقبل کی بنیاد رکھیں۔

ہر سال ۱۱ جولائی کو عالمی یوم آبادی یعنی ورلڈ پاپولیشن ڈے منانے کا مقصد یہ ہے کہ آبادی کے مسائل اور اس کے اثرات کے بارے میں آگاہی پیدا کی جا سکے۔ اس پر سنجیدگی سے کام کرنے کی ضرورت ہے لیکن افسوس کہ ہم اس میں ناکام ہیں۔ خاص طور پر دیہاتوں اور کم تعلیم یافتہ طبقوں میں بیداری پیدا کرنے کی سخت ضرورت ہے جس پر سرکاری وغیر سرکاری سطح پر ہر زاویے سے کام کرنا ہوگا۔ واضح رہے کہ آبادی میں بے تحاشا اضافہ وسائل پر دباؤ ڈال رہا ہے، جس کے اثرات صحت، تعلیم اور روزگار جیسے شعبوں پر بھی نمایاں ہو رہے ہیں۔ ہمیں اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ ہر فرد تک یہ پیغام مؤثر انداز میں پہنچے کہ محدود آبادی خوشحال زندگی کی ضمانت ہے۔ اقوام متحدہ ہر سال اس دن کے حوالے سے ایک موضوع کا انتخاب کرتی ہے۔ اس سال کا موضوع ہے: "خاندانی منصوبہ بندی ایک انسانی حق ہے: تنوع کا احترام، مستقبل کی تشکیل"۔ اس کا مقصد خاندانی منصوبہ بندی تک رسائی کو فروغ دینا، تنوع کا احترام کرنا اور پائیدار مستقبل کے لیے آبادی سے متعلق مسائل کو حل کرنا ہے۔

۱۱ جولائی ۱۹۸۷ کو دنیا کی آبادی ۵ رارب تک پہنچ گئی۔ اس موقع پر عالمی بینک میں کام کرنے والے ایک سینئر ڈیموگرافر ڈاکٹر کے سی زکریا نے عالمی یوم آبادی منانے کی تجویز پیش کی۔ اس کے بعد اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے یونائیٹڈ نیشن ڈیولپمنٹ پروگرام کے ذریعے ۱۱ جولائی ۱۹۹۰ کو پہلا عالمی یوم آبادی منایا گیا۔ اس دن کو منانے کا مقصد آبادی سے پیدا ہونے والے مسائل اور ان کے حل کو اجاگر کرنا ہے، جن میں خاندانی منصوبہ بندی، والدین کی ذمے داریاں، بچوں کی مناسب پرورش اور غربت جیسے امور پر غور وفکر شامل ہیں۔ دنیا کی آبادی میں نمایاں اضافہ صنعتی انقلاب کے بعد شروع ہوا، جب ۱۸ رویں صدی کے آخر میں زرعی اور طبی ترقی نے اموات کی شرح کو کم کر دیا۔ خوراک کی پیداوار میں اضافہ، ویکسینیشن اور صفائی ستھرائی جیسے عوامل نے انسانی عمر میں اضافہ ممکن بنایا۔ ۱۸۰۴ میں دنیا کی آبادی پہلی بار ایک ارب تک پہنچی۔ اس کے بعد زرعی ٹیکنالوجی میں ترقی، جیسے کیمیائی کھادوں کا استعمال اور بہتر آبپاشی نظام، نے غذائی پیداوار کو بڑھایا۔ ابتدائی طبی سہولیات کی بدولت ۱۹۲۷ تک عالمی آبادی ۲ رارب ہوگئی۔ بیسویں صدی کے وسط میں خاص طور پر ۱۹۵۰ سے ۱۹۸۰ کے دوران، آبادی کا دھماکہ رونما ہوا۔ اس عرصے میں ترقی پذیر ممالک میں صحت کی سہولیات میں بہتری، بچوں کی ویکسینیشن اور خوراک کی رسائی میں بہتری نے شرح پیدائش میں زبردست اضافے کا سبب بنایا، جب کہ شرح اموات کم ہوتی گئی۔ نتیجتاً، عالمی آبادی صرف ۲۷ سال میں ۳ رارب (۱۹۶۰) سے بڑھ کر ۵ رارب (۱۹۸۷) تک جا پہنچی اور پھر اس طرح ۲۰۲۲ میں دنیا کی آبادی ۸ رارب کے سنگ میل تک پہنچ گئی، جس میں سب سے زیادہ اضافہ افریقہ اور جنوبی ایشیا میں ہوا۔ اس کے برعکس، ترقی یافتہ ممالک میں آبادی کی شرح نمو کم ہو گئی ہے، بعض جگہوں پر آبادی سکڑنے کے آثار بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔

۲۰۲۵ تک عالمی آبادی کا تخمینہ تقریباً ۲۔۸ ارب لگایا گیا ہے۔ اگرچہ شرح نمو میں عالمی سطح پر کمی آ رہی ہے، لیکن افریقہ جیسے ممالک میں آبادی میں اضافہ تیزی سے جاری ہے۔ اقوام متحدہ کے اندازوں کے مطابق اگر موجودہ رجحانات برقرار رہے تو ۲۰۵۰ تک دنیا کی آبادی ۷۔۹ ارب اور ۲۱۰۰ تک ۴۔۱۰ ارب ہو سکتی ہے۔

چین طویل عرصے تک دنیا کا سب سے زیادہ آبادی والا ملک رہا، لیکن ۲۰۲۳ میں بھارت نے چین کو پیچھے چھوڑ دیا۔ بھارت کی آبادی تقریباً ۴۶۳۔۱ ارب ہے، جب کہ چین کی آبادی تقریباً ۴۱۶۔۱ ارب ہے۔ چین میں ۲۰۲۲ سے آبادی میں کمی کا رجحان شروع ہوا ہے، جو ۱۹۶۱ کے بعد پہلی بار دیکھا گیا، کیوں کہ شرح پیدائش کم ہوئی ہے اور بزرگ آبادی بڑھ رہی ہے۔

بدقسمتی سے بھارت میں بڑھتی آبادی کا الزام اکثر مسلمانوں پر ڈالا جاتا ہے جو کہ کسی طور درست نہیں ہے۔ اس مفروضے کو چینلز پر جھوٹ اور نفرت کے ساتھ خوب بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے، حالاں کہ حقیقت یہ ہے کہ دیہی یا غربت زدہ علاقوں میں ہر طبقے میں کثرتِ اولاد عام ہے۔ اس کا مشاہدہ میں نے خود کیا ہے۔ اس کے باوجود ایک مخصوص طبقے کے خلاف نفرت پھیلانے کے لیے اس جھوٹ کو اتنی بار دہرایا جاتا ہے کہ اسے سچ مان لیا جاتا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پانے کے لیے نفرت سے پاک ایک مؤثر مہم کی ضرورت ہے۔ جس طرح ہم نے چین کو آبادی میں پیچھے چھوڑا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم بہت تیزی سے آبادی بڑھا رہے ہیں اور مستقبل کے لیے مزید مصیبتیں کھڑی کر رہے ہیں۔ اگر ہم اس بحران سے بچنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ "کم بچے اور صحت مند معاشرہ" کے نظریے کو فروغ دیں۔ دو بچوں کے بعد نس بندی کی راہ اختیار کی جائے یا دیگر مانع حمل ذرائع استعمال کیے جائیں تاکہ حمل روکا جا سکے۔

آج دنیا میں ایک اعشاریہ سات ارب ایسے افراد ہیں جو کام نہیں کرتے یا جن کی عمر ۱۵ سال سے کم ہے۔ انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے مطابق، ۲۰۲۴ میں عالمی بے روزگاری کی شرح ۹۔۴ فیصد تھی، جو کہ ۱۸۳ ملین (۳۔۱۸ کروڑ) بے روزگار افراد کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس کے علاوہ، عالمی جابز گیپ یعنی وہ لوگ جو ملازمت چاہتے ہیں لیکن انھیں کام نہیں ملتا، ۴۰۲ ملین (۲۔۴۰ کروڑ) افراد پر مشتمل ہے۔ آبادی میں اضافے کی وجہ سے شہروں کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے، جس کے نتیجے میں زمین کی قلت کا سامنا ہے اور لوگ غیر قانونی طریقے سے راستوں، ندیوں اور ساحلی علاقوں پر قبضے کر رہے ہیں۔ شہری لوگ تنگ جگہوں میں رہنے پر مجبور ہیں۔ ہندوستان کی ایک بڑی آبادی جھوپڑ پٹیوں میں زندگی گزارتی ہے۔ صرف ممبئی میں ۷۰ فیصد خاندان ۱۰ بائی ۱۰ کے کمروں میں رہتے ہیں۔ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ جب غیر قانونی بستیاں بسائی جا رہی ہوتی ہیں تو سرکاری افسران کی نظر کیوں نہیں پڑتی؟ وہی افسران جو چند سال قبل رشوت لے کر ان بستوں کو بسنے دیتے ہیں، کچھ عرصے بعد جب سیاسی ماحول گرم ہوتا ہے تو انھی بستیوں کو مسمار کر دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ ناقابل فہم اور انتہائی افسوسناک ہے۔ حالات دن بدن خراب ہو رہے ہیں۔ ہوش کے ناخن نہیں لیے تو وہ دن دور نہیں جب زمین کے وسائل ختم ہو جائیں گے، زندگی کا توازن بگڑ جائے گا اور انسان خود اپنی بقا کی جنگ میں بے بس نظر آئے گا۔

☆☆☆

جمہوریت یا اندراج کی سیاست؟ سپریم کورٹ کی رہنمائی

سید شاہ واصف حسن واعظی

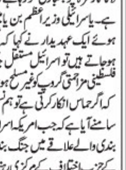

ہندوستان کی سب سے بڑی جمہوریت میں ووٹ دینا محض ایک آئینی حق نہیں، بلکہ شہری وقار اور شراکت کا نشان ہے۔ لیکن حالیہ دنوں بہار میں ووٹر فہرست کی 'خصوصی گہری نظر ثانی' کے نام پر جو عمل شروع کیا گیا، اس نے اس آئینی حق کے گرد شک، خوف اور عدم اعتماد کا ایسا ہالہ بنا دیا جس سے لاکھوں شہریوں کی شناخت پر سوال کھڑے ہو گئے۔ الیکشن کمیشن کی طرف سے ووٹر لسٹ کی مکمل از سر نو جانچ کے حکم نے عام شہریوں کو دستاویزی ثبوت فراہم کرنے کی ایک ایسی بھول بھلیاں میں دھکیل دیا جس میں اکثر وہ لوگ پھنس سکتے ہیں جن کے پاس آج بھی بنیادی دستاویزات نہیں ہیں۔ والدین کی پیدائش کی تفصیل، شہریت کے پرانے ریکارڈ، یا شناختی کاغذات کا مطالبہ بظاہر انتظامی اصلاحات کا حصہ بتایا گیا، لیکن اس کے اثرات عملی طور پر شہریت کی خاموش جانچ میں تبدیل ہو گئے۔ اسی پس منظر میں معاملہ سپریم کورٹ پہنچا۔ جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس جوئے مالا باگچی کی بنچ نے ووٹر فہرست کی اس گہری جانچ پر فوری روک لگانے سے انکار تو کر دیا، لیکن ساتھ ہی ایک اہم رہنمائی بھی جاری کی: آدھار کارڈ، ووٹر کارڈ اور راشن کارڈ کو شناختی دستاویز کے طور پر قبول کیا جائے۔ عدالت نے واضح کیا کہ شہریوں کی شناخت کے عمل میں ان دستاویزات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت نے یہ بھی نشاندہی کی کہ اگر الیکشن کمیشن کو واقعی شہریت کی جانچ کرنی تھی تو یہ کام بروقت ہونا چاہیے تھا، اور شہریت کی تصدیق کا اختیار وزارت داخلہ کے دائرے میں آتا ہے، الیکشن کمیشن کے نہیں۔ یہ بات نہایت اہم ہے کیونکہ اس سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ انتخابی اندراج کا عمل شہری حقوق کے تحفظ کے دائرے میں ہونا چاہیے، نہ کہ مشتبہ جانچ کے ماحول میں۔

عدالت کی اس عبوری ہدایت کو بہار کے لاکھوں ووٹروں کے لیے بڑی راحت تصور کیا جا رہا ہے، کیونکہ ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو دیہی علاقوں، غریب بستیوں، اور اقلیتی برادریوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کے پاس مکمل دستاویزات یا پیدائش کے سرٹیفکیٹ موجود نہیں ہوتے۔ خاص طور پر خواتین، جن کے شناختی دستاویزات اکثر ناقص یا غیر موجود ہوتے ہیں، اس عمل میں سب سے زیادہ متاثر ہو سکتی تھیں۔ عرضی گزاروں میں سے ایک کی طرف سے سینئر وکیل گوپال شنکرنارائنن نے عدالت کو بتایا کہ اس عمل سے تقریباً 7.9 کروڑ ووٹر متاثر ہو سکتے ہیں، کیونکہ محض آدھار یا ووٹر آئی ڈی کو تسلیم نہ کیے جانے سے ایک بڑے طبقے کو ووٹ دینے کے حق سے محروم کر دینے کا خطرہ ہے۔ سپریم کورٹ کی طرف سے شناختی متبادل دستاویزات کو تسلیم کرنے کی ہدایت نے اس خطرے کو وقتی طور پر تو کم کیا ہے، لیکن اصل سوال اب بھی باقی ہے کہ ووٹرز پر اس قدر پیچیدہ تصدیق کا بوجھ کیوں ڈالا جا رہا ہے؟ یہ سوال مزید سنگین ہو جاتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تصدیقی کارروائی کن علاقوں میں زیادہ شدت سے کی جا رہی ہے۔ اطلاعات کے مطابق وہ اضلاع جہاں اقلیتیں، درج فہرست ذاتیں اور پسماندہ طبقات بڑی تعداد میں بستے ہیں، وہاں یہ عمل زیادہ جارحیت سے جاری ہے۔ اگر یہ محض اتفاق ہے تو اسے شفافیت کے اصول کے تحت صاف صاف بیان کیا جانا چاہیے۔ ورنہ یہ تاثر ابھرے گا کہ شناخت کی بنیاد پر سیاسی انجینئرنگ کی جا رہی ہے، نہ کہ ووٹر لسٹ کی درستگی۔ جمہوریت کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ ووٹ کا حق ہر بالغ شہری کو بغیر رکاوٹ حاصل ہو۔ اگر شناخت کی آڑ میں اس حق تک رسائی کو اتنا پیچیدہ، خوفناک اور مشتبہ بنا دیا جائے کہ عام شہری خود کو غیر محفوظ محسوس کرنے لگے، تو یہ صرف جمہوری عمل کی نفی نہیں بلکہ شہری اعتماد کی جڑوں کو کمزور کرنا ہے۔ یہ حقیقت بھی تسلیم کرنی چاہیے کہ ووٹ کی پرچی صرف ایک انتخابی ٹول نہیں، بلکہ ایک شہری شناخت، وقار اور مساوی حقوق کی علامت ہے۔

سیاسی جماعتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس پورے معاملے کو صرف انتخابی مفاد کی عینک سے نہ دیکھیں، بلکہ جمہوریت کی بقا کے لیے عوامی رابطہ، قانونی مدد، اور زمینی سطح پر رہنمائی کو اپنی ترجیح بنائیں۔ بدقسمتی سے آج اکثر جماعتیں ووٹ کو عزیز رکھتی ہیں، ووٹر کو نہیں۔ یہ پہلو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ ہندوستان جیسے جمہوری ملک میں جہاں متنوع زبانیں، ثقافتیں، رسم ورواج اور معاشی حالات موجود ہیں، وہاں کسی بھی ایک جیسے شناختی معیار کو تمام شہریوں پر لاگو کرنا عملی طور پر ممکن نہیں ہوتا۔ خاص طور پر وہ طبقات جو دہائیوں سے نظر انداز کیے گئے ہوں، جنہیں نہ تعلیم ملی، نہ صحت کی سہولتیں، اور نہ ہی انتظامی رسائی، ان کے لیے یہ نئے معیار محض ایک سرکاری رکاوٹ بن جاتے ہیں، نہ کہ کوئی اصلاحی اقدام۔ یہ ایک کھلا سچ ہے کہ ہمارے ملک میں کروڑوں لوگ آج بھی ایسے ہیں جنہوں نے کبھی اسپتال کا منہ نہیں دیکھا، جن کی پیدائش سرکاری ریکارڈ میں درج ہی نہیں ہوئی، جن کے بزرگوں کے نام نہ کبھی اسکول رجسٹر میں لکھے گئے اور نہ ہی کسی سرکاری سروے میں۔ ایسے حالات میں والدین کی پیدائش کی تاریخ اور مقام ثابت کرنے کی شرط رکھنا ایک غیر فطری اور غیر انسانی مطالبہ ہے، جو صرف شہریوں کو خوفزدہ کرنے اور انتخابی عمل سے دور رکھنے کے لیے ہی کافی ہے۔ اس پورے معاملے میں جو چیز سب سے زیادہ تشویشناک ہے وہ یہ کہ یہ ساری مشق انتخابی سال کے آغاز میں کی جا رہی ہے۔ جب ہر جماعت کو اپنی زمین مضبوط کرنی ہے، جب ہر ووٹ کی اہمیت ہے، ایسے وقت میں ووٹ دینے کے اہل شہریوں کو کٹہرے میں کھڑا کر دینا محض ایک انتظامی غفلت نہیں بلکہ سیاسی بدنیتی کا بھی اشارہ دیتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب لوگوں کا اعتماد مضبوط کیا جانا چاہیے، ان کی شمولیت کو بڑھایا جانا چاہیے، نہ کہ ان کی شناخت کو مشتبہ بنا کر انہیں حاشیے پر ڈال دیا جائے۔

مزید یہ کہ شناخت کے ان پیچیدہ تقاضوں کا بوجھ اکثر ان افراد پر بھی پڑ رہا ہے جو روزگار کی تلاش میں ایک ریاست سے دوسری ریاست ہجرت کرتے ہیں۔ مہاجر مزدور، ریہڑی والے، روزانہ کی اجرت پر کام کرنے والے، ان کے پاس اکثر مکمل اور مستند کاغذات نہیں ہوتے۔ ان کی زندگی کا ہر دن ایک نئے چیلنج سے بھرا ہوتا ہے۔ ان کے لیے شناختی ثبوت جمع کرنا اور ضوابط کی پیچیدگیوں کو سمجھنا بھی ایک الگ جنگ ہوتی ہے۔ اگر ایسے شہریوں کو ووٹر لسٹ سے باہر کر دیا جائے، تو یہ نہ صرف ان کے آئینی حق کی خلاف ورزی ہے بلکہ ان کی محنت، ان کی قربانی اور ان کی انسانیت کی بھی توہین ہے۔ یہ بھی ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ ایسے قوانین یا ضوابط اکثر اس نیت سے تو نافذ کیے جاتے ہیں کہ نظام میں شفافیت آئے، لیکن جب ان کا استعمال مخصوص طبقات کو دبانے یا مشتبہ بنانے کے لیے کیا جانے لگے تو یہ انصاف نہیں بلکہ استحصال بن جاتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب کسی قوم کے کمزور طبقے اپنے بنیادی حقوق کے تحفظ سے محروم ہو جاتے ہیں، تو وہ قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ ترقی تبھی ممکن ہے جب ہر فرد کو، خواہ وہ کسی بھی ذات، مذہب، علاقے یا زبان سے ہو، مساوی حق اور احترام ملے۔ یہ نکتہ بھی اہم ہے کہ محض قانونی تقاضے پورے کرنا کافی نہیں، بلکہ ان کا نفاذ کس نیت سے ہو رہا ہے، اس پر بھی نگاہ رکھنا ضروری ہے۔ اگر کسی قانون کا اطلاق لوگوں کے لیے آسانی کے بجائے پریشانی بن جائے، اگر وہ قانون شہری کو سہارا دینے کے بجائے اسے مشتبہ بنانے لگے، تو پھر وہ قانون نہیں رہتا، ایک اوزار بن جاتا ہے۔ سیاسی چالاکی کا اوزار۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر سطح پر بیداری پیدا کی جائے۔ سماجی ادارے، وکلا، انسانی حقوق کی تنظیمیں، تعلیمی ادارے اور سب سے بڑھ کر میڈیا۔ سب کو اس بات کا ادراک ہونا چاہیے کہ ووٹر فہرست سے کسی کا نام کاٹ دینا صرف ایک خانہ پری نہیں، بلکہ ایک شہری کو نظام سے خارج کرنے کا عمل ہے۔ اگر ہم واقعی ایک مضبوط، متحد اور انصاف پسند جمہوریت چاہتے ہیں تو ہمیں ہر شہری کے حق رائے دہی کو مقدس ماننا ہوگا۔ یہ معاملہ صرف بہار کا نہیں ہے۔ آج اگر یہ بہار میں ہو رہا ہے تو کل کسی اور ریاست میں بھی یہی تجربہ دہرایا جا سکتا ہے۔ اس لیے یہ وقت محض تماشائی بن کر بیٹھنے کا نہیں، بلکہ سوال اٹھانے، آواز بلند کرنے، اور ہر شہری کے حق کی حفاظت کے لیے عملی اقدام کرنے کا ہے۔ اگر آج ہم نے چپ سادھ لی تو کل ہمارا اپنا وجود بھی سوالوں کے گھیرے میں ہوگا۔

☆☆☆

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ وارثیہ حسنیہ، لکھنؤ
9235555776

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی- وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

شہیدِ کربلاؑ کی یادگار کا آزادِ ہندوستان سے مطالبہ

یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ کسی شئے کے متعلق حقیقت واقعہ اختلاف حالات سے تبدیل نہیں ہوا کرتی، کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا اس میں کبھی کی لفظ اگر معنی سمیت مستعمل ہے تو اس میں ''تب'' اور ''اب'' کی تفریق غیر ممکن ہے، کروڑوں مردوں اور عورتوں کی تعداد سے اگر کسی مذہب کی مردم شماری سے متعلق ہونے کا تصور پیدا بھی ہوسکتا تو آخر کلام میں غیر مسلم افراد کی ''مساویانہ دلچسپی'' نے ایک مذہب کی خصوصیت باقی نہیں رکھی ہے لہٰذا ملک میں چاہے کوئی بھی حکومت قائم ہو اس یادگار کو کسی ایک مذہب کی رسم قرار دے کر اسے نظرانداز کر دینے کا جواز کبھی نہیں ہوسکتا۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء
سید علی نقی نقوی قبلہ طاب ثراہ

آجانے دیجئے کسی ایسی قوم کو جو طاقت کو حق سمجھتی اور قہر و غلبہ کو اصول حقانیت میں سے قرار دیتی ہو۔ مسلک کے اعتبار سے شہید کربلاؑ کا جہاد اور آپ کی ابدی کامیابی اس جماعت کے اصول کی شکست ہے اور اس لئے واقعۂ کربلا کی یادگار کے قیام میں اس جماعت کے لیے کوئی خاص جاذبیت نہ ہو تو قابل تعجب نہیں۔ ـ بے شک یہ حضرت سید الشہداءؑ کی بے پناہ حقانیت کا زور ہے کہ یہ لوگ بھی کھل کر حضرت کے کارنامہ جاوید کے خلاف کوئی لب کشائی نہیں کرنا چاہتے یا چاہتے ہیں تو ہمت نہیں پاتے، یا ہمت بھی کرتے ہیں تو کامیابی نہیں محسوس کرتے، پھر بھی در پردہ مختلف طرح عزائے حسینؑ کو مٹانے کی کوششیں جن کا مشاہدہ اکثر ہوتا رہتا ہے، اس جماعت کے قلبی تاثرات کی غمازی کے لئے کافی ہیں۔

سیاست کی دنیا میں مغربی اقوام محض طاقت کو حق سمجھنے ہی کی علمبردار رہی ہیں جن سے ان میں کا کوئی بھی مستثنیٰ نہیں ہے۔ یہ اور بات ہے کہ کوئی ''ہٹلر'' ہوکر شمشیر برہنہ بن جائے، اور کوئی اپنی طاقت پرستی پر سیاست کا ملمع چڑھا کر ''طاقت برائے امن عالم'' کا جھنڈا بلند کرے، لیکن ان میں سے ہر ایک کے دل و دماغ میں ہٹلریت اپنے پورے جاہ و جلال کے ساتھ متمکن ہے اور اسی لئے یہ آپس میں لاکھ معاہدے کریں لیکن وہ کبھی امن عالم کے لئے مفید نہیں ہوسکتے اس لئے کہ دو درویش در یک گلیمے بخسپند و دو بادشاہ در یک اقلیمے نگنجند۔ پھر وہ زمانہ اور تھا جب دنیا کا ہر اقلیم ایک الگ احاطہ رکھتا تھا، اب عالم تمام ایک اقلیم کے حکم میں ہے، وہ اگلے بادشاہ تھے جن میں سے دو ایک اقلیم میں نہ رہ سکتے تھے، اور یہ اس زمانہ کے صاحبان اقتدار ہیں، جن مین سے دو ہٹلر در یک عالمی بگنجند، پھر ان ہٹلروں میں باہم کوئی معاہدہ ہو تو اسے قیام و بقا کہاں ہوسکتا ہے۔

یورپ جو عیسائیت کے ادعا کے ساتھ اب زندگی کے ہر شعبہ میں مادہ پرست ہوگیا ہے، کسی ایسی جنگ کا تصور ہی نہیں کرسکتا جس کی بنیاد روحانیت پر قائم ہو۔

اس لئے یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ یورپ کے مصنفین نے جتنی مرعوبیت کے ساتھ مادی طور پر فتح ممالک کرنے والی کسی مسلمان تاریخی شخصیت پر تبصرے کیئے ہیں اتنی اہمیت کے ساتھ کبھی بھی انہوں نے کربلا کے فاتح اعظم کے کارنامہ پر غور نہیں کیا اس لیے کہ ان کے کاسہ ہائے سر میں وہ نگاہ باقی نہیں رہی ہے جو اس عظیم فتح کے خط و خال کو دیکھ سکے، جسے اس بے کسی اور بے بسی کے عالم میں حسینؑ نے اپنے دشمن کے مقابلہ میں حاصل کیا۔

مشرق میں ہندوستان ایسا خطہ ہے، اور ہندوستانی ایسی قوم ہے جس نے ہمیشہ اپنے کو روحانیت کا پرستار ظاہر کیا اور جب کہ دنیا کی قومیں تشدد کی دوڑ میں لگی ہوئی تھیں، یہاں سے پیدا ہونے والے مذاہب اور ان کی پرستار جماعتوں نے عدم تشدد کے حدود میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کی۔ کسی نے اگر آدمی کا خون بہانے سے منع کیا تو انھوں نے جانوروں کی جان کی حفاظت کو اپنا نصب العین قرار دیا کچھ نے اسے فائدہ پہنچانے والے جانوروں تک محدود رکھا تو بعض جماعتوں نے اس کو موذی جانوروں اور کیڑے مکوڑوں تک پہنچا دیا اور کسی بھی جاندار کی جان لینا ان کے نقطۂ نظر سے گناہ قرار پا گیا۔

اب آخر میں گاندھی جی نے تو انگریزوں سے اپنی جنگ کی بنیاد عدم تشدد پر رکھی اور انھوں نے ''حق ایک طاقت ہے'' کے اصول کو بڑی طاقت و قوت کے ساتھ پیش کر کے اسی جھنڈے کے نیچے اپنی صفوں کو مرتب کیا جس میں انھوں نے بالآخر کامیابی حاصل کر کے آزادی ملک کے خواب کو ایک حقیقت بنا دیا، جو آنکھوں کے سامنے ہے، یہاں تک کہ ان کی اس کامیابی سے متاثر ہوکر اب تو کبھی کبھی یورپ والے بھی حق اور اس کی طاقت کا ذکر کرنے لگے ہیں۔

گاندھی جی کے فلسفۂ عدم تشدد کے حدود ہمارے معیار نظر کے لحاظ سے نقطۂ اعتدال سے مختلف سہی پھر بھی وہ اصل جس پر ان کے فلسفۂ عمل کی بنیاد ہے بہت کچھ اہلبیتؑ رسول کے فلسفۂ اسلامی سے متحد ہے جس کو انتہائی نمایاں طریقہ پر عملی طور سے برت کر اور اس کے بے پناہ نتیجہ کو تجربہ کی دنیا میں سامنے لاکر حضرت امام حسینؑ نے پیش کیا تھا۔ پھر یہ اتحاد کوئی اتفاقی توارد نہ تھا بلکہ گاندھی جی نے تصریحاً اس کا اظہار کیا کہ انھوں نے شروع ہی میں واقعۂ کربلا کا مطالعہ کیا تھا اور اس سے متاثر ہوئے تھے۔ انہوں نے بارہا کہا کہ وہ جنگ آزادی میں حسینؑ کو اپنا راہبر جانتے ہیں۔ اسی بناء پر نمک والے میدان میں جانے کے موقع پر انھوں نے اپنے ساتھیوں کی تعداد بہتر قرار دیتے ہوئے اس کا اظہار کیا کہ وہ اس طرح حضرت امام حسینؑ کی پیروی کا ایک مظاہرہ کرنا چاہتے ہیں۔

ایسی صورت میں ملک کے آزاد ہونے کے بعد صرف ہندوستان سے سب سے زیادہ یہ امید وابستہ کی جاسکتی ہے کہ وہ شہید کربلاؑ کی یادگار کو پھلنے پھولنے کا موقع دے، جبکہ ملک کا رجحان اس کے پہلے ہمیشہ عزائے حسینؑ کے موافق رہا ہے جس کے لیئے گوالیار وغیرہ کی عزاداری ایک عملی اور تاریخی ثبوت ہے۔

ہندوؤں کا عزائے حسینؑ میں انہماک کے ساتھ حصہ لینا اس بنیاد پر نہ تھا کہ مسلمان فاتح اور صاحب اقتدار تھے اور مثل مشہور ہے کہ ''الناس علی دین ملوکھم'' مفتوح قوم فاتح کے اثر کو قبول کر ہی لیتی ہے۔ ہرگز ایسا نہیں ہے اس لئے کہ فاتحین کے گروہ میں بہت سی رسمیں ایسی جاری تھیں جو باوجود اپنی دل آویزی کے ہندوؤں میں قطعی کوئی مقبولیت حاصل نہ کرسکیں۔ جیسے قوالی وغیرہ یہاں تک کہ عید اور بقرعید جو مسلمانوں کی ہمہ گیر تقریب اور ان کے مذہبی تقریبات میں سب سے زیادہ نمایاں چیز ہے، اس سے اس دیس کے باشندوں نے کوئی تعلق قائم نہیں کیا۔ بلکہ جہاں تک رسموں کا تعلق ہے خود مسلمانوں نے ہندوؤں کا اثر قبول کرلیا۔ ہندو ان سے قطعاً متاثر نہیں ہوئے، شادی بیاہ اور موت وغیرہ کے تقریبات کا دونوں جماعتوں کا مطالعہ کیجئے اور دیکھ لیجئے کہ اس حیثیت سے کون فاتح نظر آتا ہے اور کون مفتوح۔ مگر عزاداری!

پھر اس پر بھی غور کرنا ہوگا کہ فاتح جماعت کی اکثریت عزاداری کے ساتھ خود کوئی وابستگی رکھتی تھی یا علحدگی؟ میں تو سمجھتا ہوں کہ ان میں سے اکثر نے اس یادگار کے ساتھ کوئی ہمت افزا رویہ کبھی نہیں رکھا، اس سے صاف ظاہر ہے کہ عزائے حسینؑ کا ہندوؤں میں مقبول ہونا ہرگز کسی مادی دباؤ یا اثر کا نتیجہ نہ تھا، بلکہ ملک کا مزاج اس کے موافق تھا اور یہاں کے روایات اس کے ساتھ سازگار تھے ـ اسی بناء پر نہ صرف ان جماعتوں نے جو ظاہر بظاہر مفتوح تھیں بلکہ ان ریاستوں نے بھی جنھوں نے اطاعت قبول نہیں کی، بلکہ وہ مسلمانوں کی سخت ترین حریف ثابت ہوئی تھیں، عزائے مظلوم کا بطوع و رغبت استقبال کیا۔ اب اگر گوالیار میں عزاداری کا انسداد کیا جارہا ہے تو یہ اس دور کے غیر فطری ماحول اور تعصبات کا نتیجہ ہے جو خود اپنے گاندھی ایسے رہنما کو گولی کا نشانہ بنا دینے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

تو اگر عزائے امام حسینؑ کو مٹانے کے درپے ہوں تو کیا تعجب ہے۔ مگر ملک کی معتدل ذہنیت جس نے صحت ور ماحول میں تربیت پائی ہو امام حسینؑ کی عزاداری سے ہرگز کسی بیگانگی کا ثبوت نہیں دے سکتی۔

اب ان بیانات پر نظر ڈالئے جو ہمارے ملک کے مخصوص رہنماؤں کے زبان و قلم پر برابر آتے رہے ہیں۔

۱۳۶۱ھ میں یادگار حسینی لکھنؤ کے جلسہ کے موقع پر ہمارے ملک کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا تھا کہ اس موقع پر ہم اختلافات بھول گئے۔ ہماری دلیلوں کا منھ بند ہوگیا اور ہم سب دوستانہ اور ہمدردانہ طریقہ پر ایک ہوگئے اس لئے کہ ایک بڑی ہستی یا ایک بڑے کارنامہ کی یادگار ساری دنیا کو ایک برادری کے رشتے میں منسلک کر دیتی ہے یہاں تک کہ ماضی کے دھندلکے میں بسنے والی یاد بھی چونکا دیتی ہے''۔

''آج جب کہ ہم بڑے بڑے واقعات کے درمیان اور دامندار تغیرات کی چوکھٹ پر کھڑے ہیں ہمارے لئے یہ مناسب ہے کہ ہم تاریخ کے اہم واقعات کی طرف متوجہ ہوں اور ماضی کے کارہائے نمایاں سے تقویت حاصل کریں''۔

''ظاہر ہے کہ وہ بڑے واقعات اور دامندار تغیرات آج سے دس برس پہلے ممکن ہے کچھ اور ہوں، مگر اس میں شک نہیں ہوسکتا کہ یہ بڑے واقعات اور دامندار تغیرات کی چوکھٹ پر کھڑے ہونے کی حیثیت آج بھی اسی طرح قائم ہے، جیسے اس وقت تھی بلکہ ذمہ داری کے بڑھ جانے کی وجہ سے اس وقت ان واقعات اور تغیرات کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ لہٰذا اعتقاد و ایثار کے ایک ایسے بڑے کارنامہ کی یاد جو آپس کے اختلافات کو بھلا سکتی ہو اور تمام دنیا کو ایک برادری کے رشتہ میں منسلک کرتی ہو، آج جتنی ضروری ہے، اتنی شاید اس وقت نہ ہو جبکہ پنڈت جی نے یہ الفاظ زبان و قلم پر جاری کئے تھے۔''

ایک دوسرے پیغام میں جو آپ نے حسینؑ ڈے کمیٹی بمبئی کو بھیجا تھا لکھا ہے کہ اس شہادت میں ایک عالمگیر پیغام ہے حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا مگر ایک ظالم حکومت کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ انھوں نے یہ خیال نہیں کیا کہ ہماری مادی قوت دشمنوں کے مقابلہ میں کم ہے، ایمان کی قوت ان کے نزدیک سب سے بڑی قوت تھی جو ہر مادی قوت کو ہیچ سمجھتی ہے ـ ہر فرقہ اور قوم کے لئے یہ قربانی شمع راہ ہدایت ہے''۔

اب یہ پیغام جسے پنڈت جی نے عالمگیر بتایا ہے کیا ہندوستان کے لئے اسی وقت تک درکار تھا جب تک کہ وہ غلامی کی زندگی گزار رہا تھا۔ کیا ظالم کے سامنے سر نہ جھکانے کا مطالبہ کسی خاص حالت کے ساتھ مخصوص ہے۔ حقیقت میں ایک حاکم کے لئے بڑی ضرورت ہے کہ وہ ظالم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے پرہیز کرے جس طرح مسند حکومت پر بیٹھے ہوئے کسی یزید کی بیعت سے انکار ضروری ہے اسی طرح گوڈسے کی قسم کے افراد کی کارگذاریوں سے مرعوب نہ ہونے کی حکومت کے لئے بھی سخت ضرورت ہے۔

ہماری آزاد حکومت سے اس وقت خود اس کے ہمدردوں اور دوستوں کو بھی خود ظالم ہونے کی اتنی شکایت نہیں ہے جتنی ظالموں سے چشم پوشی کی شکایت ہے آکشے برہمچاری کا مرن برت اسی ''رضا بہ ظلم'' کے خلاف احتجاج کا بطور خود ایک مظاہرہ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ملک میں غیر معتدل مائل بہ تشدد افراد یا جماعتوں کی کارگزاریوں سے طرح دینے کا بہت کچھ ان قوتوں کی کثرت اور مادی طاقت سے متاثر ہونے ہی سے تعلق ہے۔ اگر ایمان یعنی سچ کو سچ سمجھنے کی قوت پر کچھ بھی بھروسا کیا جائے تو کبھی ظالموں کی اس مطلق العنانی کی ہمت نہ پڑ سکے۔

''غیر مذہبی'' ہندوستان میں یہ اعلان بخط جلی آنکھوں کے سامنے لائے جانے کی ضرورت ہے، کہ ہر فرقہ اور ہر قوم کے لیے یہ قربانی مشعلِ ہدایت ہے ''ہندوستان کی جنتا'' ''غیر مذہبی'' ہونے کے بعد بھی اس ''ہر فرقہ اور ہر قوم کے دائرہ سے باہر نہیں نکل سکتی اس لئے حسینؑ بن علیؑ کی قربانی کی یادگار کا اس آزاد ہندوستان سے ویسا ہی مطالبہ کیا جاسکتا ہے جیسا اس ملک سے جو اپنے کو ''ایک فرقہ اور ایک قوم سے متعلق قرار دیتا ہو۔''

ہمارے اس ملک کے صدر جمہوریہ بابو راجندر پرشاد نے کہا ہے کہ ''کربلا کا واقعہ شہادت انسانی تاریخ کا وہ واقعہ ہے جو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا اور جو دنیا کے کروڑوں مردوں اور عورتوں کی زندگی پر اثر ڈالتا رہے گا۔'' ہندوستان میں اس واقعہ کی یادگار بڑی سنجیدگی سے منائی جاتی ہے جس میں نہ صرف مسلمان حصہ لیتے ہیں بلکہ غیر مسلم افراد بھی مساویانہ دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں''۔

یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ کسی شئے کے متعلق حقیقت واقعہ اختلاف حالات سے تبدیل نہیں ہوا کرتی، کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا اس میں کبھی کی لفظ اگر معنی سمیت مستعمل ہے تو اس میں ''تب'' اور ''اب'' کی تفریق غیر ممکن ہے، کروڑوں مردوں اور عورتوں کی تعداد سے اگر کسی مذہب کی مردم شماری سے متعلق ہونے کا تصور پیدا بھی ہوسکتا تو آخر کلام میں غیر مسلم افراد کی ''مساویانہ دلچسپی'' نے ایک مذہب کی خصوصیت باقی نہیں رکھی ہے لہٰذا ملک میں چاہے کوئی بھی حکومت قائم ہو اس یادگار کو کسی ایک مذہب کی رسم قرار دے کر اسے نظرانداز کر دینے کا جواز کبھی نہیں ہوسکتا۔

سب سے آخر میں ہم جناب پرشوتم داس صاحب ٹنڈن کے الفاظ پر توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ چونکہ آپ کی ذات کو اس وقت قومی حیثیت سے ملک میں کچھ کم اہمیت حاصل نہیں ہے، اور کانگریس کی صدارت کے عہدہ پر منتخب ہونے سے یہ ظاہر ہے کہ رہنمائی ملک کی ذمہ داری کا بار اب آپ کے کاندھے پر ہے۔ اس حیثیت سے بھی آپ کے متعلق خاص طور پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ آپ کے خیالات کو عام طور پر پنڈت نہرو وغیرہ کی ضد سمجھا جاتا ہے، اور ہندو کلچر کے حامی ہونے کی حیثیت سے آپ کو فرقہ وارانہ رجحانات کا حامل خیال کیا جاتا ہے، اس لئے شہید کربلاؑ کے متعلق آپ کے خیالات دیکھے اور سمجھے جانے کے مستحق ہیں۔

آپ نے لکھنؤ کی حسین ڈے کمیٹی کو جو پیغام روانہ کیا تھا وہ حسب ذیل ہے۔

''شہادت حسینی میرے لیئے ہمیشہ ایک المیہ کشش رکھتی تھی اس زمانہ میں بھی جب میں کمسن بچہ تھا میں اس عظیم تاریخی واقعہ کی یادمنانے کی اہمیت کو سمجھتا ہوں، اتنی بلند قربانیوں نے جیسی کہ امام حسینؑ نے پیش کی ہیں انسانیت کو اس کے درجہ سے بلند کر دیا ہے اور ان کی یادگار منانے اور قائم کرنے کے قابل ہے۔''

موصوف کے الفاظ میں اگر وزن سمجھا جائے اور ضرور ان میں وزن ہے تو موصوف کی اس تحریک کے ہوتے ہوئے بھی کہ تمام اہل ملک کو ایک کلچر کا حامل ہونا چاہئے۔ ''شہادت حسینی کی یادگار'' اس مشترک کلچر کا جزو ہونا چاہئے جس میں آپ تمام ملک کو رنگنا چاہتے ہیں، اس لیئے کہ وہ مشترک انسانیت کو بلند کرنے والی ہے اور وہ بلا لحاظ مذہب و ملت منانے اور قائم کرنے کے قابل ہے۔

ٹنڈن جی کا یہ رجحان کہ ہمارے ملک کے قدیم روایات کو واپس آنا چاہئے مزید قوت کے ساتھ اس کی دعوت دیتا ہے کہ حسینی یادگار کو اس ملک میں قائم رہنا چاہئے اس لیے کہ اس ملک کے قدیم روایات میں داخل ہے، ظلم و تشدد سے نفرت اور مظلوم کے ساتھ ہمدردی۔

ان ہی قدیم روایات کا نتیجہ یہ تھا کہ جنھیں سرزمین عرب میں پناہ نہ ملتی تھی وہ بھی ہندوستان آکر پناہ لینے کا ارادہ کرتے تھے۔ لہٰذا ملک کے سابقہ روایات کے ساتھ اس روایت کو حسب دستور قدیم قائم رہنا چاہئے اور اسی لیئے شہید کربلاؑ کی یادگار کا مطالبہ آزاد ہندوستان سے اسی وقت نہیں ہے کہ جب بظاہر کانگریس حکمران ہے، بلکہ اگر کھلم کھلا ہندو مہاسبھا کی حکومت ہوجائے تب بھی یہ مطالبہ قائم رہے گا اور خود ملک کے قدیم روایات اس کے قیام کے متقاضی ہوں گے۔

❁❁❁

مودی اڈیشہ کے جنگلات اور زمین اپنے دوستوں کے حوالے کر رہے ہیں: کانگریس

کانگریس دہلی میں "او بی سی لیڈرشپ پارٹیسپیشن جسٹس کانفرنس" کا انعقاد کرے گی

نئی دہلی، 11 جولائی (یو این آئی) کانگریس کے قومی صدر ملک ارجن کھڑگے اور سابق صدر راہل گاندھی نے الزام لگایا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی صرف اپنے چند صنعتکار دوستوں کے فائدے کے لیے کام کرتے ہیں، اس لیے انھوں نے اڈانی جیسے اپنے چند صنعتکار دوستوں کو اڈیشہ کی زمین اور جنگلات سونپ دیے ہیں مسٹر کھڑگے نے سوشل میڈیا ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ "میں اڈیشہ کے عظیم ہیرو اتکلمنی گوپ بندھوداس جی، بیرسٹر مدھوسدن داس جی اور ریاست کے تمام عظیم مجاہدین آزادی کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ پارا دیپ پورٹ، راوڑ کیلا اسٹیل پلانٹ، ہیرا کنڈ ڈیم، این ٹی پی سی، نالکو، چیلکا نیول اکیڈمی، پنچشور ریل کوچ فیکٹری، کوراپیٹ میں ایچ اے ایل پلانٹ، آرڈیننس فیکٹری یہ سب کانگریس حکومتوں کے دوران قائم کی گئی تھیں۔ انہوں نے کہا، کانگریس کے دور حکومت میں بھونیشور میں ایمس، این آئی ایس ای آر، فزکس انسٹی ٹیوٹ اور بہت سارے دیگر تعلیمی ادارے قائم کیے گئے تھے۔ کالا ہانڈی، بولانگیر اور کوراپیٹ کو اضلاع میں تبدیل کرنے کے منصوبے بنائے گئے تھے لیکن آج کیا ہو رہا ہے۔ مودی جی اڈیشہ کے لوگوں کی محنت کی کمائی تمام سرکاری کمپنیاں اپنے اپنے دوستوں، ارب پتیوں، کھرب پتیوں کے حوالے کر رہے ہیں۔ ہوائی اڈے، جنگلات، زمین، سب کچھ مودی جی کے چند دوستوں کو دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اڈیشہ قدرتی وسائل کے لحاظ سے ہندوستان کی سب سے امیر ریاست ہے، مگر یہاں کے قبائلی طبقے دنیا میں سب سے زیادہ غربت میں کیوں زندگی گزار رہے ہیں؟ مارچ 2000 کے بعد یہاں کانگریس کی حکومت نہیں بنی ہے۔ مسٹر کھڑگے نے الزام لگایا، تمام آئینی ادارے مودی جی کے کنٹرول میں ہیں۔ یہ تمام ادارے ہندوستان کی آئین کے تحت کام نہیں، بی جے پی کے اشارے پر کام کرتے ہیں۔ جو کچھ بھی مودی-شاہ کہتے ہیں، یہ ادارے اور ایجنسیاں وہی کرتی ہیں۔ اسی طرح اب عوام کے ووٹ کے حق پر براہ راست حملہ کیا جا رہا ہے۔ پہلے مہاراشٹر اور اب بہار۔ انتخابات سے پہلے، غریبوں کے ووٹ کا حق چھینا جا رہا ہے، مظلوموں اور پسماندگان کا حق چھینا جا رہا تھا، لیکن سپریم کورٹ نے اس معاملے میں مداخلت کی اور اس نے آدھار کارڈ، ووٹر آئی ڈی اور راشن کارڈ کو دستاویزات کی فہرست میں شامل کرنے کے لیے کہا ہے، جو راحت بخش تجویز ہے۔ اڈیشہ کے لیے بی جے پی کی شراکت کو صفر قرار دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ بی جے پی پہلے وزیر اعلیٰ کا انتخاب کرتی ہے، پھر اڈانی-امبانی جیسے لوگ ان کے پیچھے آجاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کون سی زمین اچھی ہے، کہاں کان کنی کرنی ہے۔ لیکن اب ایسا ہرگز نہیں چلے، ہمیں مل کر ان لوگوں کو سبق سکھانا ہے۔ کانگریس نے 2006 میں جو فارسٹ ایکٹ لایا تھا، آج مودی حکومت اسے کمزور کر رہی ہے۔ یہ ایکٹ غریبوں اور قبائلیوں کے تحفظ کے لیے لایا گیا تھا۔ آپ کو اس کی حفاظت کرنی ہے، اس لیے آپ کو لڑنا ہوگا، کانگریس پارٹی کو مضبوط کرنے کے لیے سب کو اکٹھا ہونا ہوگا۔ مسٹر راہل گاندھی نے کہا، "اڈانی اڈیشہ میں حکومت چلاتے ہیں، اڈانی نریندر مودی کو بھی چلاتے ہیں۔ اڈیشہ ہو یا چھتیس گڑھ، ہر جگہ صرف ایک ہی نام نظر آتا ہے-اڈانی..اڈانی..اڈانی...یعنی اڈانی اڈیشہ کی حکومت چلاتے ہیں، نریندر مودی کو چلاتے ہیں۔ جب اڈیشہ میں جگن ناتھ رتھ یاترا ہوتی ہے، لاکھوں لوگ رتھ کے پیچھے چلتے ہیں اور پھر اڈانی کا ڈرامہ رتھ کے پیچھے ہوتا ہے۔ یہ اڈیشہ کی حکومت نہیں ہے- یہ اڈانی جیسے 5-6 ارب پتیوں کی حکومت ہے۔

مختلف علاقوں میں پسماندہ طبقات کی شراکت بہتر کرنے کا مسئلہ مسلسل اٹھانے والی کانگریس 25 جولائی کو قومی راجدھانی دہلی میں او بی سی لیڈرشپ پارٹیسپیشن جسٹس کانفرنس کا انعقاد کرے گی۔ اس کانفرنس میں پارٹی کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی بھی شرکت کر سکتے ہیں۔ وہ دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کی قائدانہ شمولیت کو فروغ دینے کے لیے ذات پات کی مردم شماری کا مسلسل مطالبہ کر رہے ہیں۔ مسٹر راہل گاندھی کانگریس پارٹی کے اندر پسماندہ طبقات کی سیاسی شمولیت کو بڑھانے کی بات بھی کرتے رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں پارٹی کا او بی سی شعبہ 25 جولائی کو نئی دہلی کے تالکٹورہ اسٹیڈیم میں "او بی سی لیڈرشپ پارٹیسپیشن جسٹس کانفرنس" کا انعقاد کر رہا ہے۔ کانفرنس میں ملک بھر سے کانگریس کے لیڈر اور عہدیدار شرکت کریں گے۔ کانفرنس میں شرکت کرنے والے اہم رہنماؤں میں راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت، چھتیس گڑھ کے سابق وزیر اعلیٰ بھوپیش بگھیل، پارٹی کے جنرل سکریٹری سچن پائلٹ اور متعدد دوسرے رہنما شامل ہیں۔ پارٹی نے پہلے ہی پسماندہ طبقات کی شمولیت کو بڑھانے اور ان کے لیے انصاف کو یقینی بنانے کے لیے کمیٹی تشکیل دی ہے جس کے کوآرڈینیٹر کانگریس او بی سی شعبہ کے چیئرمین انل جے ہند ہیں۔ کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارمیا، اشوک گہلوت، بھوپیش بگھیل اور سچن پائلٹ بھی اس کمیٹی کے اراکین ہیں۔

دہلی میں بنگالی باشندوں کو ہراساں کرنے کا الزام، ممتا بنرجی نے بی جے پی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا

مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے دہلی کے وسنت کنج علاقے کی جے ہند کالونی میں مبینہ ہراسانی کے واقعات پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا ہے کہ وہاں پانی کی فراہمی بند کر دی گئی، بجلی کے میٹر ضبط کیے گئے اور دو روز قبل اچانک بجلی کاٹ دی گئی۔ ان کے مطابق رہائشیوں نے جب خود سے پانی کا بندوبست کیا تو دہلی پولیس اور ریپڈ ایکشن فورس (آر اے ایف) نے ان ٹینکروں کو کالونی میں داخل ہونے سے روک دیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ سب کچھ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے اور اس سے قبل دسمبر میں بھی ایسا ہی واقعہ پیش آچکا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر پانی، بجلی اور رہائش جیسے بنیادی حقوق سے شہریوں کو محروم کیا جائے تو پھر جمہوریہ کہلانے کا کیا مطلب رہ جاتا ہے؟ اپنی ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں ممتا بنرجی نے لکھا کہ جے ہند کالونی میں وہ لوگ آباد ہیں جنھوں نے دہلی کو بنانے میں غیر منظم مزدور کے طور پر کام کیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مغربی بنگال کے ڈیڑھ کروڑ سے زیادہ مہاجر مزدور عزت سے زندگی گزار رہے ہیں، لیکن بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں ایسے لوگوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے۔ ممتا نے الزام لگایا کہ بی جے پی نے جب بنگال میں بنگالیوں کو ان کے حقوق سے محروم کرنے کی کوشش میں ناکامی دیکھی تو اب وہی رویہ ملک کے دیگر حصوں میں اپنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے گجرات، مہاراشٹر، اوڈیشہ اور مدھیہ پردیش سمیت کئی ریاستوں میں ایسے افراد کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اب یہ طرز عمل دہلی تک پہنچ چکا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ وہ اس مسئلے کو ہر فورم پر اٹھائیں گی اور ہر مظلوم کے ساتھ مغربی بنگال کی حکومت کھڑی ہے۔ دوسری جانب انڈین ایکسپریس کے مطابق دہلی پولیس نے ان الزامات کی تردید کی ہے۔ پولیس کے ایک اعلیٰ افسر نے بتایا کہ پولیس وہاں عدالت کے حکم پر بجلی چوری سے متعلق کارروائی کے لیے پہنچی تھی اور صرف دو کنکشن کاٹے گئے۔ ان کے مطابق منگل کے بعد سے وہاں پولیس کی کوئی موجودگی نہیں ہے۔

خواتین اور بچوں کی وزارت کی زونل میٹنگ کل کیوا ڑیا میں

نئی دہلی، 11 جولائی (یو این آئی) خواتین اور بچوں کی وزارتِ اپنی مسلسل کوششوں کے تحت مرکز اور ریاستوں کے درمیان رابطہ مضبوط بنانے اور ترقی وکست بھارت کے وژن کو آگے بڑھانے کے لیے، 12 جولائی 2025 کو گجرات کے کیوڑیا میں زونل میٹنگ منعقد کر رہی ہے۔ یہ میٹنگ خواتین اور بچوں کی مرکزی وزیر محترمہ انپورنا دیوی کی صدارت میں منعقد ہوگا، جس میں خواتین اور بچوں کی وزیر مملکت محترمہ ساوتری ٹھاکر اور گجرات حکومت میں خواتین اور بچوں کی وزیر محترمہ بھانو بین بابڑیا بھی موجود ہوں گی۔ حصہ لینے والی ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں گجرات، مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، راجستھان، گوا اور دادرا و نگر حویلی اور دمن و دیو شامل ہیں۔ ان ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے خواتین اور بچوں کی ترقی کے محکموں کے وزراء اور اعلیٰ افسران شرکت کریں گے۔ میٹنگ میں بہترین عملی مثالیں، جدید ماڈلز، اور کامیاب مداخلتیں پیش کی جائیں گی، جو خطے میں باہمی آموزش اور ان ماڈلز کو دہرانے کی ترغیب دیں گی۔ زونل میٹنگ کو مرکز اور ریاستوں کے درمیان تعمیری مذاکرات اور تعاون کے ایک مؤثر پلیٹ فارم کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جس کا مرکزی ایجنڈا وزارت کی نمایاں اسکیموں مشن شکتی، مشن وتسلیہ اور سکشم آنگن واڑی اور پوشن 2.0 کے نفاذ کو مضبوط بنانا ہے۔ اہم مشاورت میں خدمات کی فراہمی کے پہلو، ڈیجیٹل آلات جیسے پوشن ٹریکر کا انضمام، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی جیسے چہرے کے شناختی نظام (ایف آر ایس) کا استعمال اور نچلی سطح پر ٹیکنالوجی کی مدد سے مربوط اور مؤثر خدمات کی فراہمی کے لیے حکمت عملی شامل ہوں گی۔ پروگرام کے حصے کے طور پر، وزارت 'ایک پیڑ ماں کے نام' مہم کے تحت شجر کاری مہم بھی چلائے گی۔ نمائندگان چلڈرن نیوٹریشن پارک، اسٹیچو آف یونٹی کا دورہ کریں گے اور نرمدا آرتی اور لائٹ اینڈ ساؤنڈ شو میں حصہ لیں گے، جو وزارت کی ثقافتی جڑوں پر مبنی اور مربوط ترقی کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

این ایچ اے آئی نے 'اوپن فاسٹ ٹیگز' کو بلیک لسٹ کرنے کا عمل تیز کیا

نئی دہلی، 11 جولائی (یو این آئی) نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا (این ایچ اے آئی) نے قومی شاہراہوں پر آسانی سے ٹول وصولی کے عمل کو یقینی بنانے کے لیے 'اوپن فاسٹیگ' کو بلیک لسٹ کرنے کے عمل کو تیز کر دیا ہے۔ این ایچ اے آئی کے مطابق، اس سے ٹول وصول کرنے والی ایجنسیوں کو اپنی پالیسی کو مزید ہموار کرنے میں مدد ملے گی اور اوپن فاسٹیگ جسے 'ٹیگ ان ہینڈ' بھی کہا جاتا ہے، فوری طور پر رپورٹ کیا جاسکے گا اور بلیک لسٹ کیا جاسکے گا۔ پاس سسٹم اور ملٹی لین فری فلو ٹولنگ جیسے اقدامات کے پیش نظر، فاسٹیگ کی صداقت اور سسٹم کی اعتباریت کو یقینی بنانے کے لیے اس کا حل ضروری ہے۔ فاسٹیگ کھولنے کا مطلب ہے کہ بعض اوقات گاڑی کے مالکان جان بوجھ کر گاڑی کی ونڈ اسکرین پر فاسٹیگ نہیں لگاتے ہیں۔ اس سے آپریشنل چیلنجز پیدا ہوتے ہیں جس کی وجہ سے لین کی بھیڑ بھاڑ، غلط چارج بیک، بند ٹول سسٹم کا غلط استعمال، الیکٹرانک ٹول وصولی کے نظام میں خلل پڑتا ہے۔ اس کی وجہ سے ٹول پلازا پر غیر ضروری تاخیر ہوتی ہے اور دیگر قومی شاہراہ استعمال کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

ڈاکٹر مفتی تنظیم عالم قاسمی "اصلاح معاشرہ وازالۂ منکرات" کے امیر منتخب

حیدرآباد (راست) مرکزی دفتر دارالافتاء والقضاء للہند مصری گنج حیدرآباد میں ہمہ مسالکی تنظیم اصلاح معاشرہ و ازالۂ منکرات کے ذمہ داران اور ممبران کا ایک اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں بہ اتفاق رائے ڈاکٹر مفتی تنظیم عالم قاسمی (صدر نشین تحفظ شریعت فاؤنڈیشن تلنگانہ وآندھرا پردیش) کو تنظیم اصلاح معاشرہ و ازالۂ منکرات کے حلقہ دیوبند کی نمائندگی کے لیے امیر منتخب کیا گیا۔ واضح رہے کہ یہ جگہ حضرت مولانا میر قطب الدین علی چشتی کے انتقال کی وجہ سے خالی ہوگئی تھی۔ تنظیم کے چیئرمین ایم اے نعیم نے مفتی تنظیم عالم قاسمی (دیوبند) کے نام کو قطعیت دیتے ہوئے ان کی امارت کا اعلان کیا۔ اس موقع پر مولانا مفتی سید صادق محی الدین فہیم (سابق مفتی جامعہ نظامیہ، حیدرآباد) نے ان کے انتخاب پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے مبارک باد پیش کی اور اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جو اس منصب جلیل کا صحیح طور پر مستحق تھا اسے حق ملا اور اس جگہ کے پُر کرنے کے لئے ایک معتبر اور متحرک عالم دین کا انتخاب عمل میں آیا ہے جس سے امید کی جاتی ہے کہ تحریک کا دائرہ مزید وسیع ہوگا اور اس کے کاز کی رفتار بڑھے گی۔ مولانا ڈاکٹر سید آصف عمری (اہلحدیث) نے بھی مبارکباد پیش کی اور کہا کہ ان کے انتخاب سے تحریک اصلاح معاشرہ مزید متحرک اور فعال ہوگی۔ ڈاکٹر مفتی تنظیم عالم قاسمی نے اپنے نام کے انتخاب پر کہا کہ میرا انتخاب عربی کے مشہور مقولہ کبرنی موت الکبار "بڑے لوگوں کی موت نے مجھے بڑا بنا دیا" کا مصداق ہے، تاہم جب میرے دوش ناتواں پر یہ بار گراں ڈالا گیا ہے تو اپنے فرائض منصبی کو بہتر انداز میں انجام دینے کی کوشش کروں گا آپ حضرات اپنی دعا کے ذریعے میری مدد فرمائیں۔ دعا سے قبل ڈاکٹر مفتی تنظیم عالم قاسمی کو شرکاء کی جانب سے گل پوشی کی گئی۔ اس موقع پر مولانا مشاد علی صدیقی، مولانا عبدالرزاق قاسمی، حافظ نظیر احمد، قاضی اعجاز اللہ قادری نظامی اور دیگر موجود تھے۔

مقدمہ چلائے بغیر جیل بھیجنے کی وکالت کرنا انصاف کا قتل ہے

ایس جی تشار مہتا کے بیان پر ایس ڈی پی آئی قومی نائب صدر کی سخت تنقید

نئی دہلی ۔ (پریس ریلیز)۔ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا (SDPI) کے قومی نائب صدر بی ایم کامبلے نے اپنے جاری کردہ اخباری بیان میں سالیسٹر جنرل تشار مہتا کے 9 جولائی 2025 کو دہلی ہائی کورٹ میں 2020 کے دہلی فسادات کے بڑی سازش کیس کی سماعت کے دوران اس بیان کی سخت مذمت کرتے ہیں، جس میں انہوں نے اعلان کیا تھا کہ ملک دشمن کاموں کے ملزمان کو یا تو بری ہونے تک یا تو جیل میں ہی رہنا چاہیے۔ تحقیقات اور قانونی کارروائیوں میں منظم ناانصافیوں کے ساتھ یہ تشویشناک موقف ہندوستان کی آئینی اقدار اور جمہوری اقدار کو مجروح کرتا ہے۔ سال 2020 کے دہلی فسادات میں 53 جانیں گئیں جن میں سے زیادہ تر مسلمان تھے اور 700 سے زیادہ لوگ زخمی ہوئے۔ اس کے باوجود دہلی پولیس کی تحقیقات، خاص طور پر UAPA کے تحت بڑی سازش کیس میں، تعصب اور نااہلی کی نشاندہی کی گئی ہے۔ عمر خالد اور شرجیل امام جیسے کارکنوں نے بغیر کسی مقدمے کے چار سال تک نظر بندی کا سامنا کیا، ان کے آزادی کے حق اور اس قانونی اصول کی خلاف ورزی کی کہ ضمانت اصول ہے، جیل استثناء ہے عدالتوں نے متضاد گواہوں کے بیانات اور قابل اعتراض شواہد جیسے WhatsApp چیٹس کا حوالہ دیتے ہوئے پولیس کو بے رحم اور متعصب تحقیقات پر تنقید کا نشانہ بنایا ہے، جن کا تشدد سے واضح تعلق نہیں ہے۔ بری ہونے کی بلند شرح (757 مقدمات میں سے 183) اور سزا کی کم شرح (47 مقدمات) ان استغاثہ کی نزاکت کو مزید بے نقاب کرتے ہیں۔ سالیسٹر جنرل کی بیان بازی طویل حراستی اور UAPA کے غلط استعمال کو جواز فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہے جس میں سزا کی شرح محض 3 فیصد ہے جسے اے اے مخالف کارکنوں کو نشانہ بنانے کے لیے اور خاص طور پر اقلیتی برادریوں سے تعلق رکھنے والوں کے خلاف اس کا استعمال ہوتا ہے، جبکہ تشدد کو بھڑکانے میں ملوث دوسروں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ یہ منتخب ٹارگٹ اور طویل عدالتی تاخیر سے آزادی اظہار اور انصاف کے نظام پر عوام کا اعتماد ختم ہوتا ہے۔ ایس ڈی پی آئی غیر منصفانہ طور پر حراست میں لیے گئے افراد کا، تیز ٹرائل، تفتیش کے دوران تعصب برتنے کی آزادانہ تحقیقات، اور UAPA میں فوری اصلاحات کا مطالبہ کرتی ہے۔ ہم متاثرین اور غیر قانونی طور پر قید افراد کے ساتھ کھڑے ہیں، اور ہم عدلیہ پر زور دیتے ہیں کہ وہ آئینی حقوق، مناسب عمل اور قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھے۔

عظیم مذہبی، قومی اور تاریخی شخصیات کی شان میں گستاخی کا معاملہ:

مہاراشٹرا اسمبلی میں پرائیویٹ ممبر بل پیش

ممبئی 11 جولائی (یو این آئی) سوشل میڈیا پر پیغمبر اسلام حضرت محمد و دیگر عظیم مذہبی، قومی اور تاریخی شخصیات کی شان میں گستاخی اور نازیبا کلمات استعمال کرنے والوں کے خلاف مکوکا کی طرح سخت ترین قانون بنانے کے لئے سماج وادی پارٹی کے بھیونڈی مشرق سے رکن اسمبلی رئیس شیخ نے آج مہاراشٹرا اسمبلی میں پرائیویٹ ممبر بل پیش کیا جس پر تمام پارٹیوں کے اراکین اسمبلی نے اتفاق کیا اور یہ امید ہے کہ آنے والے دنوں میں اس بل کو حکومت کی طرف سے منظوری حاصل ہوگی۔ رکن اسمبلی رئیس شیخ نے مہاراشٹرا اسمبلی میں پرائیویٹ ممبر بل پیش کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ تین چار برسوں میں ہم نے دیکھا ہے کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر عظیم مذہبی، قومی اور تاریخی شخصیات جیسے نبی کریم، چھترپتی شیواجی مہاراج، بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر، مہاتما پھولے و دیگر شخصیات کی شان میں گستاخی اور نازیبا کلمات استعمال کئے جا رہے ہیں جس سے لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ پیغمبر اسلام نبی کریم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں اور نازیبا کلمات کا استعمال کرتے ہیں جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ شہر اور ریاست کے ماحول میں خلل پڑتا ہے اور لوگ سڑکوں پر اتر کر احتجاج کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان پر جھوٹے مقدمات درج کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس ضمن میں جو قانون موجود ہے اس میں اتنی سخت سزا نہیں ہے جس سے ایسے لوگوں میں قانون کا کوئی ڈر اور خوف پیدا ہو لہٰذا عظیم مذہبی، قومی اور تاریخی شخصیات کی شان میں گستاخی اور نازیبا کلمات کا استعمال کرنے والوں پر قدغن لگانے کے لئے سخت ترین قانون بنانے کی ضرورت ہے۔ رئیس شیخ نے مہاراشٹرا اسمبلی میں اس بابت بل پیش کرتے ہوئے کہا کہ عظیم مذہبی، قومی اور تاریخی شخصیات کی شان میں گستاخی اور نازیبا کلمات کا استعمال کرنے والوں کو کم سے کم دس سال کی سزا کا قانون بنایا جانا چاہئے۔ خاص بات یہ ہے کہ رئیس شیخ کے مہاراشٹر اسمبلی میں پیش کئے گئے اس بل پر تمام پارٹیوں کے اراکین اسمبلی نے اتفاق کیا اور اب اس قانون پر تبادلہ خیال کے بعد امید ہے کہ آنے والے دنوں میں اس بل کو حکومت کی طرف سے منظوری حاصل ہوگی جس سے مہاراشٹر میں گزشتہ تین چار برسوں سے جس طرح سے عظیم مذہبی، قومی اور تاریخی شخصیات کی شان میں گستاخی اور نازیبا کلمات استعمال کرنے کا سلسلہ جاری ہے اس پر نکیل کس سکے گی۔

دہلی والے بی جے پی کو اقتدار سونپ کر افسوس کر رہے ہیں: اے اے پی

نئی دہلی، 11 جولائی (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (اے اے پی) نے کہا ہے کہ دہلی کے لوگوں نے بڑی توقعات وابستہ کر کے اقتدار بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو سونپا تھا، لیکن پانچ ماہ کے اندر اسے اپنے فیصلے پر افسوس ہونے لگا ہے پانی جمع ہونے کے معاملے میں، عاپ کے ریاستی صدر سوربھ بھاردواج نے جمعہ کے روز کہا کہ آج دہلی کے واٹس ایپ، ڈرائنگ روم اور جنوبی دہلی کے کلبوں میں متوسط طبقہ کے لوگوں کے درمیان یہ بحث چل رہی ہے کہ جس میں وہ یہ مان رہے ہیں کہ بی جے پی کو دہلی کے اقتدار میں لانا بڑی غلطی تھی۔ لوگ بھول گئے کہ وہی بی جے پی جو ہریانہ میں پچھلے 14 سالوں سے حکومت چلا رہی ہے اور ہر بار گڑگاؤں میونسپل کارپوریشن جیتتی ہے، اس کے باوجود کروڑوں کے فلیٹ میں رہنے والوں کی کاریں پانی میں ڈوب رہی ہیں۔

دہلی کا فخر اس کے تاریخی ورثے میں ہے: ریکھا

نئی دہلی 11 جولائی (یو این آئی) دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے کہا کہ دارالحکومت کی شان اس کے تاریخی ورثے، متحرک ثقافت اور جدید اقدار میں مضمر ہے۔ مسز گپتا نے جمعہ کو یہاں دہلی حکومت کے محکمۂ سیاحت کی طرف سے منعقدہ ایک پروگرام کے بعد نامہ نگاروں سے کہا، "راجدھانی کی شبیہ کو دوبارہ بنانے کی ضرورت ہے۔ دہلی میں وہ سب کچھ ہے جس کی دنیا کے سیاحوں کو ضرورت ہے، تاریخ، ثقافت، آرٹ اور ورثہ۔ اسے صرف ایک پلیٹ فارم مہیا کرنے کی ضرورت ہے۔" وزیر اعلیٰ نے آج دہلی حکومت کے محکمۂ سیاحت کی طرف سے منعقدہ "ڈیلائٹ فار دہلی" سربراہ کانفرنس میں شرکت کے دوران کہا کہ ان کا یہ یقین پختہ ہوگیا ہے کہ دہلی اب صرف ایک دارالحکومت نہیں ہے بلکہ عالمی سیاحت، ثقافتی دولت اور اختراعات کے لیے پُرکشش مرکز بنتی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سربراہ کانفرنس صرف سیاحت کو فروغ دینے کا ایک پروگرام نہیں ہے بلکہ دہلی کو عالمی سرمایہ کاری، اختراع اور ثقافتی قیادت کی نئی بلندیوں سے جوڑنے کا ایک اسٹریٹجک پلیٹ فارم ہے۔ دارالحکومت کی شان اس کے تاریخی ورثے، متحرک ثقافت اور جدید اقدار میں مضمر ہے، جہاں ایک طرف لال قلعہ اور قطب مینار کی شان و شوکت ہے، تو دوسری طرف اسمارٹ انفراسٹرکچر اور عالمی تقریبات کی میزبانی کی صلاحیت ہے۔ جی 20 سربراہ کانفرنس نے دنیا کے سامنے دہلی کے وقار، کارکردگی اور صلاحیت کا تعارف کرایا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی میں، آج دہلی روایت اور ترقی کا سنگم بن گئی ہے اور "ایک بھارت، شریشٹھ بھارت" کے جذبے کی مضبوطی سے عکاسی کر رہی ہے۔ دہلی حکومت سرمایہ کاروں کے لیے ایک قابل اعتماد شراکت دار ہے۔ ہم تجاویز کو منصوبوں میں تبدیل کرنے اور منصوبوں پر زمین سطح عمل آوری کے لیے پورے عزم اور شفافیت کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

پنشن اسکیم کی رقم میں اضافے سے ضرورت مندوں کو مالی مدد ملے گی: امیش

پٹنہ، 11 جولائی (یو این آئی) بہار جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے صدر امیش سنگھ کشواہا نے آج کہا کہ پنشن اسکیم کی رقم میں اضافہ سے ضرورت مندوں کو مالی مدد ملے گی۔ جمعہ کو پارٹی کے ریاستی دفتر میں منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر کشواہا نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی جانب سے سماجی تحفظ پنشن اسکیم کے تحت بیوہ خواتین، بزرگوں اور معذور افراد کے بینک کھاتوں میں براہ راست بڑھی ہوئی رقم کی منتقلی 'انصاف کے ساتھ ترقی' کی سمت میں ایک تاریخی اور خاص کامیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نتیش حکومت نے پنشن کی رقم 400 روپے سے بڑھا کر 1100 روپے کر کے ایک کروڑ 11 لاکھ سے زیادہ مستحقین کے چہروں پر مسکراہٹ لائی ہے، یہ قدم ضرورت مندوں کو مالی مدد فراہم کرنے میں بہت کارآمد ثابت ہوگا۔ جے ڈی یو کے ریاستی صدر نے کہا کہ مسٹر کمار شروع سے ہی سماج کے کمزور، ضرورت مند اور محروم طبقات کو ترقی کے دھارے میں شامل کرنے کے تئیں حساس رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 20 سال کی حکمرانی ان طبقوں کی فلاح و بہبود کے لیے وقف رہی ہے جس کے مثبت اثرات زمینی سطح پر واضح طور پر نظر آ رہے ہیں۔ مسٹر کمار کے تئیں سماج کے تمام طبقات کا گہرا اعتماد گزشتہ دو دہائیوں کی اچھی حکمرانی کا ثبوت ہے۔ قبل ازیں جے ڈی یو کے ریاستی دفتر میں منعقدہ ایک پروگرام میں کئی سیاسی اور سماجی کارکنان نے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی پالیسیوں سے متاثر ہو کر اور ان کے خیالات پر یقین ظاہر کرتے ہوئے پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔

تلنگانہ کے بی جے پی ایم ایل اے راجہ سنگھ کا پارٹی سے استعفیٰ منظور

نئی دہلی، 11 جولائی (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے تلنگانہ میں گوشا محل سیٹ سے ایم ایل اے راجہ سنگھ لودھ کا استعفیٰ فوری طور پر قبول کر لیا ہے۔ بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری ارون سنگھ نے جمعہ کے روز یہ اطلاع دی۔ انہوں نے نوٹیفکیشن جاری کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی کے قومی صدر جگت پرکاش نڈا نے پارٹی سے ان کا (راجہ سنگھ) استعفیٰ فوری طور پر قبول کر لیا ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں مسٹر راجہ سنگھ لودھ کو خط لکھا ہے، جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ان کی طرف سے پارٹی کی تلنگانہ یونٹ کے صدر جی کشن ریڈی کو 30 جون کو لکھا گیا خط مسٹر جے پی نڈا کو پیش کیا گیا تھا۔

ہمارے اکابر علمائے کرام چراغ نبوی کے علمبردار ہیں

قاری رضی الدین، عبداللہ انجم مظاہری اور مولانا محمد علی نعیم رازی کا تعزیتی اجلاس میں عوام سے خطاب

سہارنپور(احمد رضا) گزشتہ دنوں لکھنؤ میں اکابرین کی رحلت پر ایک پروقار تعزیتی اجلاس معزز علماء کرام کی قیادت میں منعقد ہوا جس میں سیکڑوں افراد نے شرکت فرمائی اس موقع پر علماء کرام نے اپنے اپنے انداز میں اکابرین علمائے کرام کی زندگی اور اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے علمائے کرام کو چراغ نبوی کا علمبردار بتایا! نوجوان نسل اکابر علماء کے نقوش راہ پر گامزن ہوکر ملت اسلامیہ کے لئے کار خیر بنیں اس میں کوئی شک وشبہ نہیں رکھا جائے درحقیقت ہمارے علماء چراغ نبوی کے امین وعلمبردار ہوتے ہیں دنیا میں ہمارے بزرگوں، اکابرین اور علمائے کی موجودگی سماج اور معاشرے کو جہالت کی تاریکیوں سے محفوظ رکھنے میں پورے معاشرے کی اصلاح اور رہنمائی کرتی ہے اسی لئے حضور نے علماء کی وفات کو دنیا سے قبض علم کا ذریعہ بتایا ہے، ماضی قریب میں جس سرعت سے ساتھ اکابر علماء رخصت ہوئے ہیں وہ ایک سانحے سے کم نہیں ہے، لہٰذا ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اکابر علماء کے نقوش راہ پر گامزن ہوکر رضائے الٰہی کے حصول کے لئے سرگرداں ہو اور سماج میں کلیدی کردار ادا کریں اپنے کلیدی خیالات کا اظہار کرتے ہوئے قاری رضی الدین صدیقی ناظم جامعہ حفصہ للبنات لکھنؤ نے کہا کہ اکابر علماء کرام ہر لحاظ سے قابل احترام ہیں قاری رضی الدین تعلیم گاہ لکھنؤ اسلامک اکیڈمی میں منعقد جلسہ برائے ذکر محاسن سے بحیثیت سرپرست خطاب کرتے ہوئے علماء کرام کی اہمیت سے ملت اسلامیہ کو روشناس کرایا اور علماء کرام کی موجودگی کی برکتیں گنائی رحمت چیریٹیبل فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام لکھنؤ اسلامک اکیڈمی میں گزشتہ دنوں رحلت پذیر اکابر علماء محدث کبیر حضرت مولانا سید محمد عاقل مظاہری سابق ناظم و شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور خادم قرآن حضرت مولانا غلام محمد وستانوی مظاہری سابق مہتمم مدرسہ اشاعت العلوم اکل کنواں مہاراشٹر وحضرت مولانا محمد سعیدی صاحب مظاہری سابق ناظم ومتولی مدرسہ مظاہر علوم وقف سہارنپور کی یاد میں مختصر وقتی جلسہ برائے ذکر محاسن کا انعقاد کیا گیا جلسے کے کنوینر اور لکھنؤ اسلامک اکیڈمی کے ڈائریکٹر مولانا محمد علی نعیم رازی مظاہری نے ابتدائی گفتگو میں کہا کہ گزشتہ ڈیڑھ ماہ میں ملت اسلامیہ کے مذکورہ تینوں اکابر کا یکے بعد دیگرے ہم سے رخصت ہوجانا نہایت المناک ہے، اول الذکر مولانا محمد عاقل کی شخصیت علم ،زہد وتقویٰ کی مجسم تھی، وہ بیک وقت اعلی معیار کے محدث، شاندار منتظم، عظیم مصلح وکامیاب مدرس تھے، مظاہر علوم سہارنپور کی مسند حدیث سے آپ نے نصف صدی تک درس دے کر ہزاروں تشنگان علوم کو فیضیاب کیا، خاص طور پر علم حدیث میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں مولانا محمد علی نعیم رازی نے کہا کہ دوسرے بزرگ مولانا غلام محمد وستانوی صرف ایک شخص نہیں تھے بلکہ وہ حقیقت میں ایک تحریک تھے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں تعلیم کے لئے جس درجہ کام کیا وہ سرزمین ہند پر علم کی تاریخ نشر واشاعت کا ایک سنگ میل ہے ،اشاعت العلوم اکل کنواں ان کے خوابوں کی تعبیر ہے جو بیک عصری ودینی علوم کا حسین امتزاج ہے، مولانا وستانوی نے تاحیات قرآن کریم کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ ان کے امتیازی اور منفرد مقام کی مظہر ہیں اور بارگاہ ایزدی میں ان کے لئے رفع درجات کا ذریعہ ہونگی، مولانا وستانوی سادگی اور تواضع کا مجسم تھے، خورد نوازی انکی شخصیت کا عظیم پہلو تھا مولانا رازی نے کہا کہ تیسرے بزرگ مظاہر علوم وقف سہارنپور کے ناظم ومتولی مولانا محمد سعیدی صاحب علم وفضل شخصیت کے مالک تھے، خداترسی ،شہرت ونام وری سے دوری ان کے نمایاں اوصاف تھے، مظاہر علوم جیسے عظیم ادارہ کی نظامت کو انہوں جس حسن انداز سے چلایا وہ اپنے آپ میں ایک شاندار مثال ہے، وہ تدریس ونظامت کے ساتھ عوام وخواص کی اصلاح قلب بھی کیا کرتے تھے اور سلوک وتصوف کی مجالس کے ذریعے تزکیہ نفس کی جانب توجہ دلایا کرتے تھے، عربی ادب اور علم حدیث میں حددرجہ مہارت حاصل تھی، خاندانی نجابت وشرافت سے معمور اور تواضع وانکساری کے مجسم تھے، مولانا محمد علی نعیم رازی نے مولانا سعیدی کے ساتھ اپنی جذباتی وابستگی کو ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ مولانا محمد سعیدی ایک عظیم عالم ہونے کے ساتھ ہی عظیم انسان بھی تھے، خاکسار کے لئے وہ ایک راہنما اور مربی تھے

تبدیلی مذہب معاملہ: اے ٹی ایس چھانگور بابا اور نسرین کو لے کر بلرامپور کوٹھی پہنچی

بلرام پور: 11 جولائی (پی این ایس) اترپردیش کے لکھنؤ سے غیر قانونی تبدیلی مذہب کے الزام گرفتار جلال الدین عرف چھانگور بابا کے کیس کی جانچ جاری ہے۔ اے ٹی ایس نے ان پر غیر قانونی تبدیلی مذہب کا گروہ چلانے اور غیر ملکی فنڈنگ ؟؟ سے بے پناہ دولت بنانے کا الزام لگایا ہے۔ بلڈوزر کارروائی کے ساتھ ہی عدالت نے چھانگور بابا اور ان کے قریبی ساتھی ریتو روہرا عرف نسرین کو جمعرات کو سات دن کے لیے ایس ٹی ایف کی تحویل میں دے دیا۔ ریمانڈ ملنے کے بعد جمعہ کو اے ٹی ایس کی ٹیم چھانگور بابا اور نسرین کے ساتھ بلرام پور کے اترولا پہنچی۔ پولس اور اے ٹی ایس اہلکاروں کی نگرانی میں چھانگور بابا کو اترولا کے مادھو پور میں مسمار شدہ کوٹھی میں لے جایا گیا اور ضروری جانکاری اکٹھی کی گئی۔ دوپہر ایک بجے کے قریب اے ٹی ایس کی ٹیم چھانگور بابا کے ساتھ مادھ پور میں ان کی کوٹھی پر پہنچی، جہاں ضروری دستاویزات اور اہم جانکاریاں اکٹھی کی گئیں۔ اس دوران بڑی تعداد میں فورس موجود تھی۔ قابل ذکر ہے کہ اترپردیش ایس ٹی ایف چیف امیتابھ یش نے پانچ جولائی کو چھانگور بابا پر سنگین الزامات عائد کیے تھے۔ ایس ٹی ایف چیف کے مطابق جمال الدین عرف چھانگور بابا کا اصلی نام کریم اللہ شاہ ہے جو پچھلے تین چار سال سے مادھ پور میں رہ رہے تھے۔ ایس ٹی ایف چیف نے دعویٰ کیا کہ چھانگور بابا نے ممبئی کے سندھی نوین روہرا، نیتو روہرا اور بیٹی سمالے نوین روہرا کی مبینہ برین واشنگ کی اور انہیں اسلام اپنانے کی ترغیب دی۔ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ ان کے گروہ میں شامل لڑکے اپنا نام بدل کر لڑکیوں کو پھنساتے تھے۔ ان کے مطابق لکھنؤ کی گنجا گپتا کو مبینہ طور پر ایک ابو انصاری نام کے لڑکے نے امیت نام سے پھنسایا اور چنگور شاہ کی درگاہ پر لے گیا۔ جہاں مبینہ طور پر لالچ دے کر اسلام قبول کروایا۔ اے ٹی ایس کا دعویٰ ہے کہ بابا نے تبدیلی کے لیے رقم طے کر رکھی تھی۔ برہمن، سردار یا کشتریہ لڑکی کو اسلام قبول کرنے پر 15-16 لاکھ روپے، پسماندہ ذات کی لڑکی کو 10 سے 12 لاکھ روپے اور دوسری ذاتوں کی لڑکیوں کو 8 سے 10 لاکھ روپے دیے گئے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ ہفتے اے ٹی ایس کی ٹیم نے چھانگور بابا اور ان کی مبینہ ساتھی نسرین کو لکھنؤ سے گرفتار کیا تھا۔ بابا پر 50 ہزار روپے انعام کا اعلان کیا گیا۔ اے ٹی ایس اس سے قبل اس کے بیٹے اور نوین روہرا کو گرفتار کر کے جیل بھیج چکی ہے۔ بابا اور ان کے ساتھیوں پر 100 کروڑ روپے کی غیر ملکی فنڈنگ کا بھی الزام ہے، جس کی جانچ ای ڈی کو سونپی گئی ہے۔ اے ٹی ایس کے مطابق چھانگور بابا کی کوٹھی تقریباً ایک ایکڑ پر بنی تھی جس میں مبینہ طور پر دو بسوا زمین سرکاری زمین بھی شامل تھی۔ فی الوقت اس کوٹھی کو گرا دیا گیا ہے۔ اے ٹی ایس نے اس معاملے میں کل 10 لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ جن میں چھانگور بابا، نیتو روہرا کے شوہر نوین روہرا سمیت چار لوگوں کو اب تک گرفتار کیا جا چکا ہے۔ خیال رہے کہ اس معاملے میں تاحال ملزمین کا موقف سامنے نہیں آیا ہے۔ اترپردیش میں اس سے پہلے بھی تبدیلی مذہب کے الزام میں متعدد علما و مبلغین کو گرفتار کیا جا چکا ہے اور کئی لوگ تاحال پابند سلاسل ہیں۔

ہائی کورٹ میں دکانداروں کی درخواست مسترد

نگر پالیکا کو اس بات کا مکمل اختیار ہے کہ بازار کہاں لگایا جائے: عدالت

دیوبند: 11/جولائی (فیروز خان) شہر کے وسط میں شری رام لیلا بھون کے سامنے نزول کی زمین پر کئی دہائیوں سے لگنے والا ہفتہ والا ہفتہ دار بازار بدھ بازار مذکورہ جگہ پر دوبارہ کبھی نہیں لگایا جائے گا، کیوں کہ ہندو تنظیموں کے احتجاج کے بعد تنازعہ میں آنے والے اس بازار کے معاملے کی سماعت کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے دکانداروں کی عرضی کو مسترد کر دیا ہے۔ عدالت کا کہنا ہے کہ نگر پالیکا کو یہ فیصلہ کرنے کا پورا حق ہے کہ بازار کہاں لگانا ہے۔ 17 اپریل کو شری بالا جی دھام مندر کے سامنے گراؤنڈ میں کھیلتے ہوئے کچھ نوجوانوں کے درمیان جھگڑا ہوا تھا جس میں مندر کا ایک نوعمر سیوادار معمولی زخمی ہو گیا تھا۔ اس واقعہ سے ناراض ہندو تنظیموں نے ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ معاملہ بڑھتا دیکھ کر میونسپل انتظامیہ نے نوٹس چسپاں کر کے بازار کو بند کر دیا تھا۔ ہفتہ وار بازار بند ہونے سے بے روزگار ہونے والے محمد ایوب سمیت کچھ دکانداروں نے ہائیکورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔ اس معاملے کی سماعت کرتے ہوئے عدالت نے میونسپل افسر کو طلب کرتے ہوئے معاملہ حل کرنے کا حکم دیا تھا۔ جس کے بعد مقامی انتظامیہ نے مذکورہ بازار کو عارضی طور پر بھائلہ روڈ پر رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ نگر پالیکا پریشد دیوبند کے چیئرمین وپن گرگ نے کہا کہ جلدی زمین کا پتہ لگانے کے بعد وہاں مستقل طور پر بازار قائم کیا جائے گا۔ اس معاملے میں 3 جولائی کو نگر پالیکا دیوبند کے ایڈووکیٹ تابش شیخ نے سختی سے اپنا موقف پیش کیا تھا۔ مذکورہ معاملہ میں سماعت کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے دکانداروں کی طرف سے دائر درخواست کو مسترد کر دیا جس میں مذکورہ جگہ پر ہفتہ وار بازار لگانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ عدالتی حکم میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ نگر پالیکا کو یہ فیصلہ کرنے کا پورا حق حاصل ہے کہ بازار کہاں لگانا ہے۔ عدالت کی جانب سے دکانداروں کی عرضی کو مسترد کئے جانے کے بعد نگر پالیکا چیئرمین وپن گرگ نے کہا کہ وارڈ ممبران اور دیگر ذمہ داروں کی متفقہ رضامندی کے بعد کسی اور جگہ پر مستقل طور پر بازار قائم کیا جائے گا۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت ظلم کے خلاف قیام کا استعارہ ہے: ڈاکٹر سید شمیم الدین منعمی

صابری لیکچر سیریز کا بارھواں اجلاس خانقاہ حضور شیخ العالم میں انعقاد پذیر

ردولی، ایودھیا، (نامہ نگار) خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ میں صابری لیکچر سیریز کا بارھواں روح پرور اجلاس منعقد ہوا۔ یہ اجلاس محرم الحرام کی مناسبت سے امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عظمت اور اہلِ بیتِ اطہار کی محبت کے موضوع پر مرکوز رہا۔ اس علمی و روحانی محفل کی سرپرستی خانقاہ کے سجادہ نشین شاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں نے فرمائی، جبکہ خصوصی خطاب خانقاہ منعمیہ، میتن گھاٹ پٹنہ کے سجادہ نشین، ممتاز عالم دین ڈاکٹر سید شمیم الدین منعمی نے پیش فرمایا۔ محفل کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، اس کے بعد جامعہ چشتیہ کے فاضل استاد مولانا مزمل حسین ثقلینی نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں نعتیہ کلام پیش کیا۔ خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ کے سجادہ نشین حضرت نیر میاں نے اپنے تعارفی خطاب میں صابری لیکچر سیریز کے اغراض و مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ خانقاہ حضور شیخ العالم نے ہمیشہ اعتدال، علم اور محبت کا پیغام دیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اہلِ بیت سے محبت اہلِ سنت کا شعار ہے، لیکن اس محبت کی آڑ میں کسی صحابی کی تنقیص یا گستاخی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ خصوصی خطاب میں ڈاکٹر شمیم الدین منعمی صاحب نے فرمایا کہ قرآن کریم نے اہلِ بیت کو پاک اور مطہر قرار دیا ہے، اور نبی کریم ﷺ نے اپنی رسالت کے بدلے صرف اہلِ بیت کی محبت طلب فرمائی۔ صحابہ کرام کے سوال پر آپ ﷺ نے واضح فرمایا کہ اہلِ بیت میں سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، امام حسن اور امام حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ واقعہ مباہلہ کے موقع پر بھی نبی اکرم ﷺ نے انہی مقدس ہستیوں کو اپنے ساتھ رکھا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی زندگی کو بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر منعمی صاحب نے کہا: "امام حسین وہ ہستی ہیں جنہیں نبی کریم ﷺ اپنی پشت پر سوار کرتے، ان کے لبوں کو چومتے، اور جن کے احترام میں سجدے کو طویل فرما دیتے۔" یزید کے کردار پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا: "یزید ایک فاسق، ظالم اور شریعت شکن شخص تھا۔ اس نے نہ صرف امام حسین کے سرِ مبارک کی توہین کی بلکہ واقعہ حرہ کے ذریعے مدینہ منورہ کی حرمت پامال کی۔ وہ ظلم اور فتنہ کا نمائندہ تھا، جس کے خلاف امام حسین نے کربلا کے میدان میں حق کا علم بلند کیا۔ امام حسین نے فرمایا: 'سر دے سکتا ہوں، مگر ہاتھ کسی بدکردار کے ہاتھ میں نہیں دے سکتا۔'" نظامت کی ذمہ داری جامعہ چشتیہ کے پرنسپل مفتی امجد علی وارثی مصباحی صاحب نے نہایت خوبصورتی سے انجام دی۔ محفل کا اختتام صلاۃ وسلام کے بعد حضرت نیر میاں صاحب قبلہ کی رقت آمیز دعا پر ہوا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں علما، مشائخ، اساتذہ، طلبہ اور عوام الناس نے شرکت کی اور امام عالی مقام کی شہادت سے متعلق بصیرت افروز بیانات سے استفادہ کیا۔

یوم تحصیل میں شکایت کرنے پہنچے فریادی کے ساتھ مار پیٹ

دیوبند: 11/جولائی (فیروز خان) یوم تحصیل میں شکایت کرنے پہنچے فریادی کے ساتھ دو پٹواریوں کے ذریعہ مار پیٹ کئے جانے کا معاملہ روشنی میں آیا ہے، متاثرہ نے پٹواریوں پر بدعنوانی میں ملوث ہوکر غلط رپورٹ لگانے اور مار پیٹ کرنے کا الزام لگا کر ایس ایس پی اور وزیر اعلی سے شکایت کر کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق گاؤں دلہیڑی کے رہنے والے ویر پال سنگھ ولد مہاویر نے نین پور نگلہ گاؤں میں واقع امرت سرو ور کی تعمیر کے دوران حلقہ پٹواری اور ٹھیکیدار پر آپس میں ساز باز کر لاکھوں روپے کی تالاب کی مٹی فروخت کرنے کا الزام لگا کر ڈی ایم سے شکایت کی تھی جس پر ڈی ایم نے معاملہ کی جانچ کر کارروائی کے احکامات جاری کئے تھے۔ مذکورہ معاملہ میں حلقہ پٹواری نے ویر پال کی شکایت کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے تالاب سے مٹی فروخت نہ کرنے کی رپورٹ لگا کر افسران کو بھیج دی تھی جس پر ویر پال دوبارہ شکایت لیکر یوم تحصیل میں پہنچا تھا جہاں پر مذکورہ دونوں پٹواریوں نے اس کے ساتھ گالی گلوچ کرتے ہوئے مار پیٹ کی اور اس کی شکایتی درخواست بھی پھاڑ دی۔ متاثرہ نے ایس ایس پی، ڈی ایم اور وزیر اعلی کو شکایت ارسال کر ملزمان کے خلاف کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ وہیں ملزم پٹواریوں نے ویر پال کے ذریعہ ان پر لگائے گئے تمام الزامات کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔

امبیڈکر نگر نرسنگ ہوم ایسوسی ایشن میں: ڈاکٹرس ڈے کے موقع پر پروگرام کا انعقاد

امبیڈکر نگر نرسنگ ہوم ایسوسی ایشن نے آج مورخہ 2025.07.10 کو ہوٹل سائی پلازہ اکبر پور میں ڈاکٹرس ڈے کے موقع پر ایک پروگرام کا انعقاد کیا ہے۔ جس میں مہمان خصوصی چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر سنجے شیوال امبیڈکر نگر تھے اور مہمان خصوصی سی ایم ایس ڈسٹرکٹ اسپتال امبیڈکر نگر ڈاکٹر پی این۔ یادو اور ڈاکٹر رامانند ایڈیشنل چیف میڈیکل آفیسر، ڈاکٹر اے کے۔ گپتا ایڈیشنل چیف میڈیکل آفیسر۔ پروگرام کی نظامت نائب صدر ڈاکٹر سائی حیدر مہدی اور ڈاکٹر اشوتوش دویدی نے کی۔ پروگرام کا افتتاح چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر سنجے شیوال نے چراغ جلا کر اور ڈاکٹر ودھان چندر رائے کی تصویر پر مالا چڑھا کر کیا۔ اس کے بعد ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر آر سی۔ گپتا نے اپنی تقریر میں ڈاکٹرز ڈے کے بارے میں بات کی اور وہاں موجود تمام سرکاری اور پرائیویٹ ڈاکٹروں سے یہ حلف لینے کی اپیل کی کہ ضلع کے تمام ڈاکٹر ایک خاندان کی طرح زندگی گزاریں گے۔ تمام ڈاکٹرز ایک دوسرے کی خوشی اور غم میں شریک ہوں گے۔ ڈاکٹر مکل ترپاٹھی نے کہا "میں آج کے بعد تمہاری گلیوں میں پاؤں نہیں رکھوں گا"۔ مسز انجو گپتا نے "ساون کا مہینہ پاون کرے شور" گا کر سب کو خوش کر دیا۔ ڈاکٹر امیت پٹیل نے ڈاکٹروں پر ایک میم بنایا اور اسے سنایا۔ ڈاکٹر عرفان احمد نے ایک غزل گائی اور ڈاکٹر آلوک پانڈے نے حب الوطنی کا گیت گا کر سب کا دل جیت لیا۔ ڈاکٹر گیتیکا ورما اور ڈاکٹر سریتا گپتا نے گیت گا کر ایسا ماحول بنایا کہ وہاں موجود تمام ڈاکٹرز پرجوش ہو گئے۔ پروگرام کے درمیان شبھم ساہو نے کھیل کھیل کر لوگوں کو محظوظ کیا اور انعامات تقسیم کئے۔ تمام پروگراموں میں موجود ڈاکٹروں نے بھرپور شرکت کی۔ سب سے اونچے بلاک کی تعمیر میں چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر سنجے شیوال نے سب سے تیزی سے بلاک کی تعمیر کر کے پہلا مقام حاصل کیا۔ پروگرام کے درمیان ڈاکٹر سائی حیدر مہدی نے جادو دکھا کر وہاں موجود ڈاکٹروں کو حیران کر دیا۔ سینئر سرجن ڈاکٹر ظہیر نے اپنے مخصوص انداز میں لطیفے سنا کر وہاں موجود ڈاکٹروں کو ہنسایا۔ میٹنگ کے اختتام پر مہمان خصوصی چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر سنجے شیوال نے کہا کہ ڈاکٹر کا پیشہ سب سے اعلیٰ ہے کیونکہ ایک ڈاکٹر مریض کی جان بچاتا ہے۔ تمام ڈاکٹرز ایمانداری سے کام کریں کامیابی خود بخود آجائے گی۔ تمام ڈاکٹر آپس میں ہم آہنگی برقرار رکھیں۔ میٹنگ کے آخر میں ڈاکٹر سائی حیدر مہدی نے پروگرام میں شرکت کرنے پر موجود تمام ڈاکٹرز کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام میں بنیادی طور پر ایسوسی ایشن کی جنرل سکریٹری مسز کے پی نے شرکت کی۔

آٹھ سالہ بیٹا ماں کو پھانسی کے تختے پر لے آیا

اوریا: 11 جولائی (پی این ایس) ایک سال قبل یوپی کے اوریا میں ایک ماں نے اپنے تین بچوں کو دریا میں ڈبو کر ہلاک کر دیا تھا۔ اس کا چوتھا بچہ سونو ماں کے برے ارادوں سے بچ گیا۔ اب اس کی گواہی نے ماں کو پھانسی کے پھندے تک پہنچا دیا۔ عدالت نے خاتون کو سزائے موت سنائی ہے۔ دراصل 27 جون 2024 کو اوریا کے گاؤں بھنڈ براوا کی رہنے والی پرینکا نے اپنے تین بیٹوں 6 سالہ آدتیہ، 4 سالہ مادھو اور 1.5 سالہ منگل کو سینگور ندی میں ڈبو کر ہلاک کر دیا تھا۔ خاتون نے 8 سالہ چوتھے بیٹے سونو کو بھی پانی میں ڈبو دیا۔ لیکن، سونو نے مرنے کا بہانہ کر کے اپنی جان بچائی۔ اس وقت پوری ریاست میں اس کیس کا چرچا ہوا تھا۔ اس قتل کو انجام دیتے ہوئے پرینکا کا چوتھا بیٹا سونو بچ گیا۔ اسی بیٹے کی گواہی پر تقریباً ایک سال بعد ماں کو ADJ-3 عدالت نے موت کی سزا سنائی ہے۔ سرکاری وکیل ابھیشیک مشرا نے جمعرات کو صحافیوں کو بتایا، ڈسٹرکٹ سیشن جج سیف احمد نے خاتون پرینکا کو موت کی سزا سنائی ہے اور اس کے عاشق (چچازاد دیور) آشیش کو عمر قید کے ساتھ ساتھ ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ 27 جون کو جب پرینکا نے اپنے تین بچوں کا قتل کیا تو چوتھے بیٹے نے گاؤں والوں کو اس معاملے کی اطلاع دی۔ اس کیس میں کل 7 گواہ عدالت میں پیش کیے گئے۔ ٹھوس شواہد کی بنیاد پر ADJ-3 عدالت نے سزا سنائی۔ ضلع سرکاری کے وکیل ابھیشیک مشرا نے کہا، ماں پرینکا اپنے چچازاد دیور آشیش کے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔ خاتون کی شادی اٹاوہ کے بسر یہر کے لوئیا گاؤں کے رہنے والے اونیش سے ہوئی تھی۔ اونیش کی تین سال قبل کرنٹ لگنے سے موت ہوگئی تھی۔ تب سے چچازاد دیور ان کے ساتھ رہ رہا تھا۔

کانوڑ یاترا کو محفوظ اور پرامن تکمیل کے لیے زونل اور سیکٹر مجسٹریٹس تعینات

بلندشہر 11 جولائی (پریس ریلیز) ضلع میں کانوڑ یاترا کو محفوظ اور پرامن طریقے سے انجام دینے کو یقینی بنانے کے لیے ضلع مجسٹریٹ مسز شروتی کی صدارت میں ایل ڈی اے وی انٹر کالج انوپ شہر کے آڈیٹوریم میں متعلقہ محکموں کی جانب سے کیے جانے والے کاموں کی جائزہ میٹنگ طلب کی گئی۔ میٹنگ میں پی پی ٹی کے ذریعے ضلع میں کانوڑ یاترا کے راستوں، شیو مندروں اور گنگا گھاٹوں پر محکموں کی طرف سے کی جا رہی تیاریوں کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی گئی۔ بتایا گیا کہ کانوڑیے ہریدوار، گڑھ، انوپ شہر اور ڈبائی میں گنگا کے گھاٹوں سے پانی لے کر آتے ہیں۔ کانوڑ یاترا کی محفوظ اور پرامن تکمیل کو یقینی بنانے کے لیے زونل اور سیکٹر مجسٹریٹس کے ساتھ عملے کو زون وار تعینات کیا گیا ہے۔ ضلع کے بڑے مندروں میں نظم ونسق برقرار رکھنے کے لیے جہاں بڑی تعداد میں عقیدت مند جمع ہوتے ہیں، 24 گھنٹے شفٹ وار ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ میٹنگ میں ضلع مجسٹریٹ نے ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ آج سے ساون کا مہینہ شروع ہو گیا ہے، کانوڑیے ہریدوار سے گنگا کا پانی لے کر اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ اس لیے تمام ضروری انتظامات کو بروقت مکمل کیا جائے تاکہ ہمارے ضلع میں انہیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ تمام ای اوز کو مندروں میں صفائی کے خصوصی انتظامات کو یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی۔ پی ڈبلیو ڈی کو ہدایت دی گئی کہ کانوڑ روٹ پر خستہ حال سڑکوں کی فوری مرمت کی جائے تاکہ کانوڑیوں کو چلنے میں کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ محکمہ بجلی کو حفاظتی طور پر کانوڑ روٹ پر کھڑے بجلی کے کھمبوں اور ٹرانسفارمروں کو پلاسٹک سے ڈھانپنے کی ہدایت دی۔ زونل اور سیکٹر مجسٹریٹس کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے متعلقہ محکموں کے افسران کی جانب سے کیے جانے والے انتظامات کو دیکھیں۔ اگر کوئی کوتاہی ان کے نوٹس میں آئے تو وہ اس کے بارے میں آگاہ کریں تاکہ اسے بروقت پورا کیا جاسکے۔ یاترا کے دوران شائستگی کا مظاہرہ کریں۔ حکومت کی جانب سے سخت ہدایات پر سو فیصد عمل کیا جائے۔

ڈاکٹرز ڈے پر شاندار تقریب، اتحاد و خلوص کا پیغام

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) نرسنگ ہوم ایسوسی ایشن امبیڈکر نگر کی جانب سے ڈاکٹرز ڈے کے موقع پر ہوٹل سائی پلازہ اکبر پور میں ایک باوقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر سنجے شیوال رہے، جبکہ مہمانِ ذی وقار کی حیثیت سے ضلع اسپتال کے سی ایم ایس ڈاکٹر پی این یادو، ایڈیشنل سی ایم او ڈاکٹر رمانند اور ڈاکٹر اے کے گپتا شامل رہے۔ تقریب کا آغاز ڈاکٹر ودھان چندر رائے کے تصویر کے سامنے چراغ روشن کر کے اور مالا پہنا کر کیا گیا۔ جس کی قیادت سی ایم او ڈاکٹر سنجے شیوال نے کی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر سید حیدر مہدی اور ڈاکٹر آشتوش دویدی نے بحسن وخوبی انجام دی۔ ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر آر سی گپتا نے اپنے خطاب میں ڈاکٹروں کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آج کے دن ہم سب یہ عہد کریں کہ ہم ایک خاندان کی طرح جڑ کر مریضوں کی خدمت کریں گے اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوں گے۔ تقریب کو یادگار بنانے کے لیے مختلف ڈاکٹروں نے ثقافتی پروگرام پیش کیے۔ ڈاکٹر موکول ترپاٹھی نے جذباتی نظم پیش کی۔ محترمہ انجو گپتا نے موسم ساون پر گانا گا کر حاضرین کو لطف اندوز کیا۔ ڈاکٹر امیت پٹیل نے ڈاکٹروں پر دلچسپ میمز سنائے جبکہ ڈاکٹر عرفان احمد نے غزل پیش کی۔ ڈاکٹر آلوک پانڈے نے وطن پرستی پر مبنی نغمہ گایا اور ڈاکٹر گیتیکا ورما اور ڈاکٹر سریتا گپتا نے دل موہ لینے والے نغمات سے سماں باندھ دیا۔ اسی دوران شبھم ساہو نے کھیلوں کا انعقاد کر کے شرکاء کا دل بہلایا اور انعامات تقسیم کیے۔ دلچسپ مقابلے میں بلند و بالا بلاک تعمیر کر کے ڈاکٹر سنجے شیوال نے پہلا مقام حاصل کیا۔ ڈاکٹر سید حیدر مہدی نے حاضرین کو جادو کے مظاہرے سے حیران کر دیا جبکہ سینئر سرجن ڈاکٹر ظہیر احمد نے اپنے خاص انداز میں لطیفے سنا کر محفل کو قہقہوں سے بھر دیا۔

کسان حکومت کی ترجیح میں، ہراسانی قبول نہیں: یوگی

سی ایم ڈیش بورڈ کی رپورٹ میں جالون پھر پہلے نمبر پر

لکھنؤ: 11 جولائی (یواین آئی) وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعہ کو کہا کہ کسان حکومت کی اولین ترجیح میں ہیں۔ ان کی ہراسانی قطعی برداشت نہیں ہے۔ یوگی نے کہا کہ حکومت طے شدہ قیمت (ایم آر پی) پر کسانوں کو معیاری کھاد دستیاب کرانے کے لئے پرعزم ہے۔ کھاد کی تقسیم میں شرپسند عناصر کے ذریعہ کالا بازاری/جمع خوری/اوورریٹنگ/ٹیگنگ وغیرہ سے کسان متاثر نہ ہوں اسبات کا بھی خاص دھیان رکھتے ہوئے کاروائی کی جارہی ہے۔ میعار کھاد کی دستیاب اور مناسب قیمت پر تقسیم کے ضمن میں افسران کے ذریعہ بھی مانیٹرنگ کی جارہی ہے۔ کھاد کے بارے میں مکمل معلومات دیتے ہوئے وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی نے کہا کہ کہیں بھی اس کی کمی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ خریف سیزن میں یوریا کھاد کی کل کھپت 98.18 لاکھ میٹرک ٹن تھی۔ خریف 2025 میں 10 جولائی تک 56.28 لاکھ میٹرک ٹن دستیاب ہیں جبکہ جون تک 52.12 لاکھ میٹرک ٹن کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کی فصلوں کی ضرورت کے مطابق کھاد ریاست کے تمام اضلاع میں کوآپریٹو سوسائیٹیوں اور فروخت مراکز پر دستیاب ہے۔ کسان وقتاً فوقتاً اپنی فصلوں کی ضرورت کے مطابق کھاد خرید کر استعمال کر سکتے ہیں۔ کسی بھی حالت میں کھاد خرید کر اس کی ذخیرہ اندوزی نہ کریں۔

اتر پردیش میں سی ایم ڈیش بورڈ کی جون کی رپورٹ میں جالون نے ریاست میں پہلا مقام حاصل کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی شاہجہاں پور، امبیڈکر نگر، مہاراج گنج اور شراوستی کو ٹاپ 5 اضلاع میں جگہ ملی ہے۔ جالون مسلسل چھ ماہ تک چیف منسٹر کے ڈیش بورڈ پر پہلے نمبر پر رہے۔ سی ایم ڈیش بورڈ سے عوامی سماعت، امن و امان، عوامی بہبود کی اسکیموں اور ریونیو کے کاموں کی نگرانی کی جاتی ہے، جس سے اضلاع کو بہتر انتظامی معیار قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ ہر ماہ اضلاع کے ریونیو کاموں، ترقیاتی کاموں اور امن و امان کی رپورٹ جاری کی جاتی ہے۔ ڈیش بورڈ تمام اضلاع میں 49 محکموں کے 109 پروگراموں کا مختلف پیرامیٹرز پر جائزہ لیتا ہے۔ اس کے بعد اضلاع کی رینکنگ جاری کی جاتی ہے۔ سی ایم ڈیش بورڈ کی جون کی رپورٹ کے مطابق ایک بار پھر جالون نے ریاست میں پہلا مقام حاصل کیا ہے۔ اس رپورٹ میں ان اضلاع کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا ہے جنہوں نے انتظامی کارکردگی، ترقیاتی کاموں اور ریونیو مینجمنٹ میں نمایاں کام کیا ہے۔ سرفہرست پانچ اضلاع نے انتظامی پیرامیٹرز پر خود کو ثابت کیا ہے۔

ای اوڈبلیو نے 49 ہزار کروڑ کی ٹھگی کرنے والے کلیدی ملزم کو گرفتار کیا

لکھنؤ: 11 جولائی (یواین آئی) اترپردیش کے اکنامک افینسیز انوسٹی گیشن برانچ (ای اوڈبلیو) نے 49 ہزار کروڑ روپے کی دھوکہ دھڑی کے ایک معاملے کے کلیدی ملزم کو پنجاب کے روپڑ ضلع سے گرفتار کیا ہے۔ ای اوڈبلیو کے ذرائع نے جمعہ کو بتایا کہ پلرس ایگرو۔ٹیک کارپوریشن لمیٹیڈ (پی اے سی ایل) کے ڈائرکٹر گرنام سنگھ (59) کو جمعرات کو گرفتار کیا گیا۔ اس پر پانچ کروڑ سرمایہ کاروں کے 49 ہزار کروڑ روپے ہڑپنے کا الزام ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گرنام سنگھ نے 13 فروری 1996 کو جے پور میں رجسٹرار آف کمپنیز کے ساتھ گروانت ایگروٹیک لمیٹڈ کے نام سے کمپنی رجسٹر کی تھی، جب کہ 25 اکتوبر 2011 کو اس کا نام بدل کر پرلس ایگروٹیک کارپوریشن لمیٹڈ کر دیا گیا تھا، جس کا صدر دفتر نئی دہلی کے بارہ کھمبا روڈ پر واقع ہے۔ گرنام نے اپنے ساتھی ڈائریکٹرز کی مدد سے دس ریاستوں–اتر پردیش، دہلی، پنجاب، راجستھان، آسام، مدھیہ پردیش، آندھرا پردیش، کیرالہ، بہار اور چھتیس گڑھ میں کمپنی کی شاخیں کھولیں۔ کمپنی نے ریزرو بینک آف انڈیا ایکٹ 1934 کے سیکشن 45 کے تحت این بی ایف سی کے طور پر رجسٹر کیے بغیر بینکنگ کا کام شروع کیا اور مہوبہ، سلطان پور، فرخ آباد، جالون اور اتر پردیش کے دیگر اضلاع میں برانچیں کھولیں اور آر ڈی اور ایف ڈی کی شکل میں عوام سے بھاری رقوم جمع کرائی جس کی بانڈ رسیدیں بھی جاری کی گئیں۔ اس طرح کمپنی نے ملک کی دس ریاستوں میں سرمایہ کاری کے نام پر سرمایہ کاروں سے 49 ہزار کروڑ روپے بٹورے۔ اس کے بعد نہ تو سرمایہ کاروں کو پلاٹ دیئے گئے اور نہ ہی ان کی جمع شدہ رقم واپس کی گئی۔ اس سلسلے میں، شکایات کی جانچ کرنے کے بعد، ای ڈی اور سیبی نے کانپور کے ای ڈبلیو تھانے میں گرنام سنگھ سمیت دس ملزمان کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 471,468,467,420,409 اور 120B کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ اس سنسنی خیز معاملے کے چار ملزمان کو پہلے ہی متعلقہ سی بی آئی کیسوں میں تہاڑ جیل بھیجا جا چکا ہے، جب کہ گرنام کو ای او ڈبلیو نے جمعرات کو پنجاب کے روپڑ سے گرفتار کیا تھا۔ کیس کے دیگر ملزمان کی تلاش جاری ہے۔

یوپی میں قتل، لوٹ اب عام بات: اکھلیش

لکھنؤ: 11 جولائی (یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے جمعہ کو کہا کہ اترپردیش میں جرائم پیشہ افراد بے خوف ہیں جبکہ قتل، لوٹ کی واردات عام ہوچکی ہیں۔ یادو نے یہاں جاری بیان میں کہا کہ اترپردیش حکومت کو دعوی تھا کہ جرائم پیشہ افراد کرائم چھوڑ دیں گے یا پھر ریاست چھوڑ دیں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہاں صرف مجرمین بے خوف ہیں ریاست میں وہی شخص محفوظ ہے جو مجرمین کی نظر سے بچا ہوا ہے۔ بی جے پی حکومت میں پوری ریاست جنگل راج میں تبدیل ہوگئی ہے۔ قتل، لوٹ، ڈکیتی اور عصمت دری تو اب روز کی عام باتیں ہوگئی ہیں۔ پولیس بے لگا ہیں۔ انتظامیہ۔ حکومت گہری نیند میں سویا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی دن تو نہیں جاتا ہے جب راجدھانی لکھنؤ سمیت دیگر اضلاع میں مجرمانہ واردات نہ ہوتی ہوں۔ بی جے پی حکومت میں دلتوں کو سب سے زیادہ ہراسانی جھیلنی پڑتی ہے۔ کہیں دبنگ دلتوں کی بارات میں ڈی جے بجانے پر مار پیٹ پر آمادہ ہوجاتے ہیں تو کہیں دولہے کے گھوڑے پر چڑھنے پر ہنگامہ ہوجاتا ہے۔ تازہ واقعہ بارہ بنکی کا ہے جہاں ایک دلت نوجوان شیلیندر گوتم کو مندر میں داخلے سے روک دیا گیا اور بے رحمی سے اس کی پٹائی کردی گئی۔ یادو نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ اب لوگ دہشت اور خوف میں جارہے ہیں۔ بی جے پی حکومت کی ہر مورچے پر ناکامی کی وجہ ریاست کی دنیا بھر میں بدنامی ہورہی ہے۔ بچیاں اور خواتین رسوا ہورہی ہیں۔ نظم و نسق تو پوری طرح تباہ ہوچکا ہے۔ اس وجہ سے ریاست میں نہ تو کوئی سرمایہ کاری آرہی ہے اور نہ ہی کوئی انڈسٹری لگ رہی ہے۔ بلکہ جو انڈسٹریلیاں لگی ہیں وہ بھی اب باہر جانے کا من بنارہی ہیں۔ وزیر اعلی جو بڑے بڑے دعوی کررہے ہیں لیکن کوئی بھی دعوی زمین پر نہیں اتر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ستم ظریفی ہے کہ ریاست میں بڑے گھوٹالے میں ملوث ایک آئی اے ایس افسر لمبے عرصے سے فرار ہے پولیس انہیں تلاش نہیں کرپارہی ہے۔ تبدیل مذہب کے معاملے میں ہو یا دہشت گردانہ سازشیں ریاست میں ان کو پتہ کبھی نہ کبھی چل ہی جاتا ہے۔ بی جے پی حکومت کی کارگزاری سے عوام عاجز آچکے ہیں۔

مین پور میں بغیر منظوری کے چل رہے 62 اسکولوں پر شکنجہ

مین پوری: 11 جولائی (پی این ایس) اترپردیش کے مین پوری میں تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے لیے بنیادی تعلیم کے محکمے نے بڑی کارروائی کی ہے۔ ضلع میں بغیر منظوری کے چلنے والے 62 نجی اسکولوں کو بند کرنے کا حکم جاری کر دیا گیا ہے۔ ان اسکولوں کو تین دن کے اندر بند کرنا ہوگا۔ یہ فیصلہ مفت اور لازمی تعلیمی حقوق ایکٹ 2009 (آر ٹی ای ایکٹ) کے تحت لیا گیا ہے، جس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ حکومت کی منظوری کے بغیر کوئی بھی اسکول نہیں چلایا جاسکتا۔ اگر ان اسکولوں نے حکم پر عمل نہیں کیا تو انہیں 1 لاکھ روپے تک جرمانہ اور 10 ہزار روپے یومیہ اضافی جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ بیسک ایجوکیشن آفیسر (بی ایس اے) دیپکا گپتا نے جاری کردہ حکم نامے میں کہا کہ یہ کارروائی چائلڈ رائٹس ایکٹ–2009 کے تحت کی جارہی ہے، جس میں واضح انتظام ہے کہ کوئی بھی اسکول حکومت کی منظوری کے بغیر نہیں چلایا جاسکتا۔ بی ایس اے نے بتایا کہ ضلع کے مختلف ترقیاتی بلاکس میں چل رہے اسکولوں کا معائنہ کیا گیا۔ اس دوران پتہ چلا کہ بہت سے اسکول یا تو بغیر کسی درست منظوری کے چل رہے ہیں یا وہ منظوری سے زیادہ کلاسز چلا رہے ہیں۔

مرزاپور: مندروں سے لے کر گاؤں تک پہنچی دیہی سیاحت: جئے ویر سنگھ

لکھنؤ: 11 جولائی (یواین آئی) اپنی ثقافتی وراثت اور قدرتی خوبصورتی کے لئے معروف مرزاپور اب دیہی سیاحت کے شعبے میں ایک نئی شناخت قائم کررہی ہے۔ یہ علاقہ نہ صرف وندھیاسنی کے مشہور مندر کے لئے جانا جاتا ہے بلکہ آس پاس کی قدرتی خوبصورتی سے پُر گاؤں کے لئے بھی مشہور ہے۔ جہاں سیاحت کے لامحدود امکانات روشن ہیں۔ اب ان امکانات کو سامنے لانے اور دیہات کے معاشی منظرنامے کو تبدیل کرنے کے لیے محکمہ سیاحت ایک پرجوش اسکیم شروع کررہا ہے۔ اس اسکیم کے تحت مرزا پور، سو بھدرا اور بھدوہی اضلاع کے منتخب دیہاتوں کو دیہی اور زرعی سیاحت کے مراکز کے طور پر تیار کیا جائے گا۔ ماہرین کی مدد سے اس اسکیم کو پانچ مرحلوں میں نافذ کیا جائے گا، جس میں پہلے مرحلے میں آٹھ گاؤں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ان دیہاتوں میں مقامی ثقافت، دستکاری اور معاش کو فروغ دینے کے لیے سیاحت کو ایک ذریعہ بنایا جائے گا۔ سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے جمعہ کو کہا کہ مرزاپور میں شروع ہونے والی یہ پہل صرف سیاحت نہیں ہے بلکہ ثقافتی نشاۃ ثانیہ ہے۔ یہ ایک جامع سوچ پر مبنی منصوبہ ہے۔ ہر گاؤں میں ایک مقامی کوآرڈینیٹر ہوگا، جسے ضلع اور ریاستی سطح کی ٹیموں کی مدد حاصل ہوگی۔ ان ٹیموں میں سیاحت اور دیہی ترقی کے ماہرین شامل ہوں گے۔ ہر گاؤں میں کم از کم چار ہوم اسٹے بنائے جائیں گے جو جدید سہولیات اور ڈیجیٹل ادائیگی کے نظام سے آراستہ ہوں گے، تاکہ سیاحوں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس سکیم کے تحت مقامی دستکاری کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔ زری زردوزی کڑھائی، مونج گھاس سے بنی اشیاء، لکڑی کے کھلونے اور ون ڈسٹرکٹ ون پروڈکٹ (اوڈی او پی) سے متعلق دیگر دستکاریوں کو نہ صرف ڈسپلے کیا جائے گا بلکہ دیہات میں خصوصی دکانوں کے ذریعے ان کی مارکیٹنگ بھی کی جائے گی۔ جدید لین دین کی سہولت کے لیے ان دکانوں میں پی او ایس مشینیں اور کیو آر کوڈز ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ان دیہات کی کہانیاں دنیا تک پہنچانے کے لیے سوشل میڈیا کا استعمال کیا جائے گا۔ ہر گاؤں کے لیے ایک الگ سوشل میڈیا اکاؤنٹ بنایا جائے گا، جہاں گاؤں کی حقیقی تصاویر، ریلوں اور ویڈیوز کے ذریعے شیئر کی جائے گی۔ ہر تین ماہ بعد تربیت، آگاہی پروگرام اور سیاحت سے متعلق تقریبات کا انعقاد بھی کیا جائے گا تاکہ کمیونٹی کی شرکت برقرار رہے۔ قومی اور مقامی ٹور آپریٹرز کے ساتھ شراکت داری سے، ان گاؤں کو نمایاں طور پر سیاحت کے نقشے پر شامل کیا جائے گا۔ ان گاؤں کی کامیابی کی کہانیوں کو ہندی اور انگریزی زبانوں میں دستاویزی فلموں کے ذریعے شیئر کیا جائے گا، جس سے دیگر ریاستوں اور خطوں میں بھی اس طرح کے اقدامات کی حوصلہ افزائی ہو۔

نوجوانوں کو بااختیار بنانا وقت کی اہم ضرورت: پروفیسر سنجے سنگھ

لینگویج یونیورسٹی میں عالمی یوم آبادی پر خصوصی لیکچر کا انعقاد

لکھنؤ، 11 جولائی 2025: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی، لکھنؤ میں آج عالمی یوم آبادی کے موقع پر ایک بامقصد، بصیرت افروز اور علمی سطح پر زرخیز خصوصی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ یہ تقریب سہ پہر ساڑھے تین بجے یونیورسٹی کی انتظامی عمارت کے کانفرنس ہال میں منعقد ہوئی، جس میں اساتذہ، ریسرچ اسکالرز، اور طلبہ نے شرکت کی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز مہمانانِ گرامی کا خیر مقدم کرتے ہوئے شال اور یادگاری تحائف پیش کرنے سے ہوا۔ پروگرام کی نظامت شعبہ سماجیات کی فعال رکن ڈاکٹر حیدر مہدی نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دی جب کہ تعارفی کلمات ڈاکٹر آستھا سنگھ نے پیش کیے۔ انہوں نے عالمی یوم آبادی کے اغراض و مقاصد، پس منظر اور اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دنیا بھر میں بڑھتی ہوئی آبادی ایک سنگین مسئلہ بنتی جارہی ہے مگر ہندوستان کے تناظر میں یہ ایک موقع بھی ہے کیونکہ یہاں نوجوان آبادی کا تناسب سب سے زیادہ ہے، جسے درست منصوبہ بندی کے ذریعے ایک مثبت قوت میں بدلا جاسکتا ہے۔ اس خصوصی لیکچر کی صدارت وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کی۔ انہوں نے اپنے افتتاحی کلمات میں اس اہم موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ عالمی یوم آبادی جیسے مواقع ہمیں اجتماعی شعور بیدار کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں جس سے نوجوان نسل میں ذمہ داری کا احساس بیدار ہوتا ہے اور وہ سماج کے فعال شہری بننے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔۔ انہوں نے عالمی یوم آبادی کے پس منظر اور اس سال کے تھیم پر مختصر روشنی ڈالتے ہوئے لیکچر کے مقاصد واضح کیے۔ اس موقع پر مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نیشنل لا یونیورسٹی لکھنؤ کے معروف ماہرِ سماجیات پروفیسر سنجے سنگھ نے لیکچر دیا۔ انہوں نے اس سال کے اہم موضوع" تنوع میں پالیسی کی اہمیت" پر مدلل اور معنی خیز گفتگو کی۔ پروفیسر سنگھ نے کہا کہ بڑھتی ہوئی آبادی صرف اعداد وشمار کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ سماجی، معاشی اور ماحولیاتی نظام کو متاثر کرنے والا ایک اہم عنصر ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ متوازن آبادی ترقی کے پائیدار اہداف حاصل کرنے کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آبادی پر کنٹرول کے لیے پالیسی سازی میں تنوع کو مدنظر رکھنا ہوگا کیونکہ ہندوستان جیسا کثیر الثقافتی ملک ایک یکساں ماڈل سے نہیں چلایا جاسکتا۔ کیرالہ ماڈل کو ہر ریاست پر لاگو کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج کے نوجوان کل کے بزرگ ہیں، لہذا انہیں ابھی سے آبادی سے متعلق چیلنجز اور پالیسی امور سے آگاہ کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ آبادی کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے ذات پر مبنی مردم شماری کی اہمیت اور اجتماعی شناخت کے تصور پر بھی روشنی ڈالی۔ پروگرام کے اختتام پر شکریہ کا کلمات ڈین اور کوآرڈینیٹر فیکلٹی آف سوشل سائنسز، پروفیسر چندنا ڈے نے ادا کیے۔ اور اس موقع پر انھوں نے کہا کہ آبادی کنٹرول اور وسائل کی منصفانہ تقسیم ہی ترقی کی کنجی ہے۔ انہوں نے حاضرین سے اپیل کی کہ ہم سب کو باشعور شہری بن کر آنے والی نسلوں کے لیے متوازن، محفوظ اور پائیدار مستقبل کو یقینی بنانا ہوگا۔ اس خصوصی لکچر کا انعقاد شعبہ سماجیات کی جانب سے کیا گیا جس میں شعبے کے اساتذہ ڈاکٹر حیدر مہدی، ڈاکٹر ضیا جعفری اور ڈاکٹر آستھا سنگھ نے اہم کردار ادا کیا۔ اس خصوصی لکچر کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر حیدر مہدی نے کی۔ اس موقع ہ پروفیسر حیدر علی، ڈاکٹر تطہیر فاطمہ، ڈاکٹر چیتنا شرما، ڈاکٹر مرنال جھا کے ساتھ دیگر اساتذہ، اسکالرس اور طلبہ موجود تھے۔

ریلوے اسٹیشن کی لفٹ خراب: دو نوجوان رات کو ڈھائی گھنٹے تک پھنسے رہے

مینکا گاندھی کے فون پر لفٹ توڑ کر باہر نکالا گیا

لکھنو: 11 جولائی (پی این ایس) جمعرات کی رات ریلوے اسٹیشن پر نصب لفٹ میں دو نوجوان پھنس گئے۔ ڈھائی گھنٹے تک لفٹ میں پریشان رہنے والے نوجوانوں نے دہلی میں رہنے والے اپنے والد کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ اس کے بعد انہوں نے سابق رکن پارلیمنٹ مینکا گاندھی کے اوایس ڈی کو اس کی اطلاع دی۔ سابق ایم پی نے مقامی کارکنوں اور سینئر عہدیداروں کو بلایا۔ اس کے بعد محکمہ ریلوے حرکت میں آیا اور نوجوانوں کو باہر نکالنے کا کوئی راستہ نہ ملا تو لفٹ توڑ کر انہیں باہر نکالا گیا۔ اس دوران ایک نوجوان کی ٹرین بھی چھوٹ گئی۔ شہر کے مہوریا کے رہنے والے پردیپ ترپاٹھی آرمی ہیڈکوارٹر دہلی میں نائب صوبیدار ہیں۔ جمعرات کی رات اس کی بیوی اور بیٹے کو مہامنا ایکسپریس سے دہلی جانا تھا۔ بیٹا کشاگرا ترپاٹھی اپنے بھائی آدرش ترپاٹھی اور ماں کو ٹرین میں رخصت کرنے آیا تھا۔ ٹرین پلیٹ فارم نمبر تین پر آنی تھی۔ سب پلیٹ فارم پر بیٹھے ٹرین کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ کافی دیر تک ٹرین نہ آنے پر کشاگرا اور آدرش وقت معلوم کرنے کے لیے پلیٹ فارم نمبر تین پر لفٹ کے ذریعے پلیٹ فارم نمبر ایک پر آرہے تھے۔ نو بجے کے قریب لفٹ درمیان میں رک گئی اور دونوں پریشان ہو گئے۔ باہر نکلنے کے لیے نوجوانوں نے لفٹ توڑنے کی کوشش بھی کی۔ اس کے بعد پریشان نوجوانوں نے اپنے والد پردیپ ترپاٹھی کو اس کی اطلاع دی۔ انہوں نے بتایا کہ اس بارے میں ریلوے حکام کو مطلع کرنے کے لیے کال کی گئی لیکن کسی کا فون نہیں آیا۔ اس سے تنگ آکر اس نے ضلع کی سابق ایم پی مینکا گاندھی کے اوایس ڈی کیلاش کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ اس کے بعد سابق ایم پی مینکا گاندھی نے رات گیارہ بجے بی جے پی لیڈر ششی کانت پانڈے کو فون کیا اور مدد مانگی۔ اس کے بعد انہوں نے ریلوے حکام کو بلایا۔ رات تقریباً ساڑھے گیارہ بجے لفٹ کا دروازہ توڑ کر نوجوانوں کو باہر نکالا گیا۔

زمین تنازعہ میں پھنسانے کے ارادے سے خود کو گولی مارنے والا شخص گرفتار

کاکوری، لکھنؤ۔ کاکوری پولیس نے ایک نوجوان اور اس کے ساتھی کو زمین کے تنازعے میں اپنے رشتہ داروں کو پھسانے کی سازش رچنے اور خود کو گولی مارنے کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے۔ گرفتار ملزم کی شناخت آکاش یادو عرف آریان سنگھ یادو (عمر 25 سال) کے طور پر ہوئی ہے جو مرحوم یوگندر یادو عرف منگلو یادو کا بیٹا اور کاکوری کے موضع مودا کا رہائشی ہے۔ اس کا ساتھی دیوان (عمر 70 سال)، مرحوم کالیکا کا بیٹا ہے، جو اسی گاؤں کا رہنے والا ہے۔ یاد رہے کہ 8 جولائی کو آکاش یادو نے پولیس میں ایک شکایت درج کروائی تھی جس میں اس نے الزام لگایا تھا کہ دو نامعلوم موٹر سائیکل سوار افراد نے اسے پستول سے گولی مار دی۔ کاکوری انسپکٹر ستیش راٹھور کے مطابق موقع واردات کی تفتیش کے دوران کئی تضادات سامنے آئے۔ آکاش یادو نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے باغ کے مختلف حصوں میں گولیاں لگیں، لیکن موقع سے نہ خون کے دھبے ملے اور نہ ہی کوئی کارتوس کا خول برآمد ہوا۔ میڈیکل رپورٹ میں انکشاف ہوا کہ آکاش کو بائیں کندھے پر قریبی فاصلے سے گولی ماری گئی تھی، کیونکہ زخم کے گرد کالے دھبے موجود تھے، جو اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ گولی خود ماری گئی تھی۔ مزید تفتیش کے دوران آکاش کے بیانات میں بھی تضاد پایا گیا۔ جب اسے میڈیکل شواہد سے روبرو کیا گیا تو اس نے اعتراف کرلیا کہ اس نے خود اپنے کندھے پر گولی ماری۔ اس نے بتایا کہ کچھ روز قبل راجو یادو کے بھائی آشش یادو نے اس کی بیوی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی تھی، جس پر اس نے آشش کے خلاف مقدمہ درج کروایا تھا۔ آکاش نے مزید بتایا کہ آشش اور راجو اس کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔

سروجنی نگر اسمبلی: سماجوادی پارٹی کی میٹنگ میں شہری حمایت بڑھانے پر زور

2027 کے انتخابات کی تیاری کا آغاز

لکھنؤ۔ سروجنی نگر اسمبلی حلقے کے ہند نگر وارڈ میں جمعہ کے روز سماجوادی پارٹی (سپا) کی ایک اہم میٹنگ منعقد کی گئی، جس کا مرکزی مقصد شہری علاقوں میں پارٹی کی عوامی حمایت کو بڑھانا تھا۔ اس میٹنگ کا انعقاد سینئر سماجوادی لیڈر ہری شنکر یادو نے کیا۔ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے ضلع صدر جے سنگھ جینت نے 2027 میں ہونے والے اسمبلی انتخابات سے قبل پارٹی کو مضبوط کرنے کے لیے گھر گھر جاکر عوامی رابطہ مہم پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام معزز ساتھیوں کو مل کر پارٹی کو مضبوط بنانے کا کام کرنا ہوگا۔ اس موقع پر ضلع جنرل سکریٹری شبیر احمد خان نے سروجنی نگر اسمبلی حلقے کے تحت آنے والے تمام 26 وارڈز میں عوام سے ذاتی طور پر ملاقات کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ موجودہ حکومت کی ناکامیوں پر عوام سے گفتگو کریں اور سماجوادی حکومت کے کاموں اور پالیسیوں کو عوام تک پہنچائیں۔ شبیر احمد خان نے پی ڈی اے سماج (پسماندہ، دلت، اقلیت) کے ساتھ ساتھ تمام طبقات کو جوڑنے کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔ میٹنگ کی صدارت اسمبلی صدر چندر شیکھر یادو نے کی جبکہ نظامت گیانیندر یادو گیانو نے کی۔

آر ڈی ایس او کے زیر اہتمام گریوینس کیمپ میں ملازمین کے مسائل کا ہوا حل

آر ڈی ایس او نے مورخہ 11 جولائی 2025 کو ملازمین کے مسائل کے حل کے لیے ایک ماہانہ گریوینس کیمپ کا انعقاد نگر انجینئر دفتر، سول ڈائریکٹوریٹ میں کیا۔ اس کیمپ میں ملازمین نے بھرپور شرکت کرتے ہوئے اپنی مختلف شکایات پیش کیں، جنہیں متعلقہ افسران کی موجودگی میں موقع پر ہی حل کر دیا گیا۔ یہ کیمپ آر ڈی ایس او کی جانب سے ملازمین کے مسائل کو بروقت اور موثر طریقے سے سلجھانے کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ آر ڈی ایس او کی طرف سے اس طرح کے کیمپ باقاعدگی سے منعقد کیے جاتے ہیں تاکہ ملازمین کو ایک آسان اور موثر پلیٹ فارم مہیا کیا جا سکے۔